اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

صلح 1403ہش

جنوری 2024ء

منارۃُ المسیح قادیان

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

جلد نمبر 3 صلح 1403 ہش — جنوری 2024ء جمادی الاٰخر۔رجب 1445 ہجری شمارہ نمبر 1

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

دلی محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لیے خرچ کرو

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ
بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(سورۃ البقرہ: 266)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

وَابِلٌ: پورا مینہ

تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ: کسی کے کہنے سُننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکّے ارادے سے ہو۔ پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریا کے لیے نہ ہو۔ احسان نمائی اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دلی محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لیے ہو۔ اب ایک دُنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک باتیں جو رسولوں کی زبان پر دُنیا کو پہنچاتا ہے اس کے نمونے دُنیا میں رکھے ہوتے ہیں۔

رَبْوَةٌ: اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اُونچی جگہ یا ٹیلا کے کیے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربوٰ سے ہے جس کے معنے ہیں بڑھانا۔ پس ربوہ اُس زمین کو بولتے ہیں جس میں سے بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے پُھولے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو "نیائیں" بولتے ہیں اور پہاڑوں کے قریب "بجوہ"۔

ضِعْفَيْنِ: معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسے لَبَّیْکَ۔ سَعْدَیْکَ۔ اِرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ (الملک:5) (ضمیمہ اخبار بدر قادیان، 20 مئی 1909ء)

خرچ کرنے کے یہاں بڑے مواقع ہیں۔ مہمان خانہ ہے۔ لنگر خانہ ہے۔ مدرسہ ہے۔ پھر بعض لوگ آتے ہیں لیکن وہ بے خرچ ہوتے ہیں ان کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہے اور بعض دولت مند بھی آتے ہیں اور مَیں نے اکثر دفعہ لوگوں کو کہا ہے کہ وہ آکر اپنا سامان وغیرہ میرے حوالہ کر کے رسید لے لیا کریں کہ گم نہ ہوا کرے مگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ان کا سامان گم ہو جاتا ہے اور امداد کی ضرورت اُن کو آپڑتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ محض ابتغاءلوجہ اللہ یہاں رہتے ہیں۔ پھر دو اخبار بھی ہیں اگرچہ ان کے مہتمم اپنے فرائض کو کماحقہ بجا نہیں لاتے مگر تاہم ان کا ہونا غنیمت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ تو ان سب اخراجات کو مدِّ نظر رکھنا اور ان موقعوں پر خرچ کرنا چاہیے۔ جو اہم امور ہیں وہاں اہم اور جو اس سے کم ہیں وہاں کم۔ درجہ بدرجہ ہر ایک کا خیال رکھو۔ (الحکم 24 جنوری، 1904ء، صفحہ 14) (حقائق الفرقان، جلد اوّل، صفحات 424-425)

اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ۔۔۔۔1442)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن بھی ایسا نہیں کہ جس میں دو فرشتے جبکہ بندے صبح کو اُٹھتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے: بخیل کا مال رائیگاں جائے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 583، مرتبہ ملک سیف الرحمٰن، اشاعت جنوری 2015ء، فضل عمر پرنٹنگ پریس، قادیان)

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نَصِّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔“ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ آل عمران، صفحہ 178)

”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔۔۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا ... پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 95-96۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)
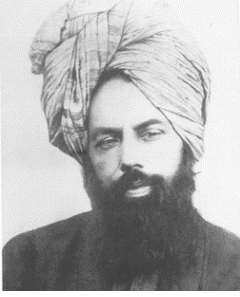
سرائے خام

منتخب اشعار از منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

اُن کے طریق و دَھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے، ہے غضب

دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی

اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام
دنیائے دُوں نماند و نماند بہ کس مدام

(روحانی خزائن جلد 2، سُرمۂ چشمِ آریہ، صفحہ 137، مطبوعہ 1886ء)

چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے

"چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اس مال سے دو جو پاک مال ہو، جو جائز طریقے سے کمایا ہؤا مال ہو۔ دھوکہ دے کر کمایا ہؤا مال نہ ہو۔ ٹیکس بچا کر کمایا ہؤا مال نہ ہو۔ یا کسی بھی طریقے سے غلط رنگ میں کمایا ہؤا مال نہ ہو۔ پس چندے بھی ان لوگوں سے وصول کئے جاتے ہیں جن کے بارے میں کم از کم یہ پتا ہو کہ یہ غلط قسم سے کمایا ہؤا مال نہیں ہے اور اگر ہے تو نظام جماعت چندہ نہیں لیتی۔ اور اگر پھر بھی لیا جاتا ہے تو وہ اگر مجھے پتا لگے تو بہر حال یا تو چندہ واپس کیا جاتا ہے یا ان عہدیداروں کو معطّل کیا جاتا ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ قربانی کر کے دینا اور پاک مال میں سے دینا، تبھی اس میں برکت پڑتی ہے... پس جب تک ہماری نیتیں نیک رہیں گی۔ جب تک ہم پاکیزہ مال کمانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے یقیناً تب ہم انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے اور یہ انقلاب ہمارے سے مقدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ کوئی دنیاوی انقلاب ہم نے نہیں لانا بلکہ روحانی انقلاب لانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔ اور یہ کوئی انسانی باتیں نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھانے کا وعدہ کیا ہؤا ہے جو یہ کام سرانجام دیں گے، جو آپ کے کام کی تکمیل کے لئے ہر قربانی کرنے والے ہوں گے۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 11 / نومبر 2016ء)

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

13 اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	☆…حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی شادی اور اس کی حکمت نیز مشرقِ وسطیٰ میں جاری حالیہ کشیدگی کے پیش نظر دعا کی تحریک۔ ☆…جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو آپؓ کی چھوٹی عمر کے متعلق منافقین یا شریروں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ ☆…حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا نَو سال ہونا تو صرف بے سروپا اقوال ہیں۔ ☆…حضرت عائشہؓ نے مسلمان عورتوں کی تعلیم وتربیت کا وہ کام سرانجام دیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ ☆…اسلام تو جنگی حالات میں بھی عورتوں اور بچوں اور کسی طرح بھی جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ☆…اگر دنیا اسرائیلی عورتوں اور بچوں کو معصوم سمجھتی ہے تو یہ فلسطینی عورتیں اور بچے بھی معصوم ہیں۔ ☆… مسلمان ملکوں کو ہوش سے کام لینا چاہیے اور اپنے اختلافات مٹا کر وحدت قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆…ہمارے پاس تو دعا کا ہتھیار ہے اس لیے ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اس حوالے سے دعا کرنی چاہیے۔ ☆…مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب آف یوکے کا نماز جنازہ حاضر اور مکرمہ وسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شفیق سہگل صاحب (سابق امیر ضلع ملتان) کا جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/10/13/81468/
20 اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)،یوکے	سریہ زید بن حارثہؓ، غزوہ سویق اور مسلمانوں کی پہلی عید الاضحیٰ کے تاریخی واقعات کا بیان نیز مشرق وسطیٰ میں کشیدہ حالات کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک۔ ☆… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی جماعت میں سے کوئی کسی کافر کو پناہ دے تو اُس کا احترام لازم ہے۔ ☆… اسلامی دنیا میں منائی جانے والی عید الاضحیٰ سے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم الشان قربانی کی یاد زندہ رکھی جاتی ہے۔ ☆… حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو باہمی تعلقات اور نسل میں برکت کی دعا دی۔ ☆…اگر دین کو مقدم رکھا جائے اور اس طرح دعا کی جائے اور والدین بھی اپنا کردار اس طرح ادا کریں تو رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔ ☆…حماس اسرائیل جنگ کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک اور مسلم ممالک کو نصیحت۔ httphttps://www.alfazl.com/2023/10/20/82061/

27 اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں کا بیان، غزوۂ بنو قینقاع کی تفصیلات نیز اسرائیل حماس جنگ کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک۔ ☆…راتوں کی دعائیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ کھینچتی ہیں، اور آج کل تو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے ان کی زیادہ ضرورت ہے۔ ☆…یہود میں سے سب سے پہلے جس قبیلے نے معاہدے کی خلاف ورزی کی وہ بنو قینقاع تھے۔ ☆…بنو قینقاع کی سزا ان کے جرم کے مقابلے میں، نیز اس دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بہت نرم سزا تھی جس میں خود حفاظتی کا پہلو پیشِ نظر تھا اور نہ عرب کی خانہ بدوش اقوام میں نقل مکانی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ ☆…اسرائیل حماس جنگ کے پیش نظر دعا کی مکرر تحریک۔ https://www.alfazl.com/2023/10/27/82461/
3 نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے	تحریکِ جدید کے نواسیویں (89) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور نوّے ویں (90) سال کے آغاز کا اعلان۔ ☆ … تحریکِ جدید کے نواسیویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالَم گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 17.20 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7 لاکھ 49 ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ ☆…مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔ ☆…خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں تحریک جدید کے دوسرے جبکہ مجموعی طور پر چھٹے دفتر کے اجرا کا اعلان۔ ☆…مظلوم فلسطینیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ https://www.alfazl.com/2023/11/03/82992/
10 نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے	سنہ دو اور تین ہجری کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ ☆ … عثمان بن مظعونؓ کی وفات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا۔ ☆…غزوہ بنی غطفان کے واقعات میں حضرت رقیہؓ کی وفات اور حضرت ام کلثومؓ کی شادی کا بھی ذکر ہے۔ ☆…اکثر بڑی حکومتیں اور سیاست دان بھی فلسطینیوں کے جانی نقصان کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ ☆…ہمیں مظلوم فلسطینیوں کے لیے بہت دعا کرنی چاہیے۔ ☆…مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ اہلیہ حمید الرحمان خان صاحب اور مکرم چودھری رشید احمد صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/11/11/83498/
17 نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے	سنہ تین ہجری کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ ☆…فرات بن حیان کے قبول اسلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے اور اس بات پر اس کو رہا کر دیا۔

	☆... کعب بن اشرف کی عہد شکنی، فتنہ انگیزی اور اپنے متعلق اُس کی سازش قتل کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے واجب القتل قرار دیا۔ ☆... یہودیوں نے کبھی کعب کے قتل کا مسلمانوں پر الزام قائم نہیں کیا کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔ ☆ ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوئی کہ خدا حضرت حسنؓ کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔ ☆... فلسطین کے مسلمانوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ /https://www.alfazl.com/2023/11/17/83967
24نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے	حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اور زمانہ کو مصلح کی ضرورت۔ ☆... اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانے کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ ☆... عین ضرورت کے وقت پر میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ مَیں خیال نہیں کر سکتا کہ بجز متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔ ☆... آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور لوگوں کا لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ ☆... فلسطین کے مسلمانوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ ☆... مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد قاسم خان صاحب آف کینیڈا، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، میاں رفیق احمد گوندل صاحب اور مکرمہ نسیمہ لئیق صاحبہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/11/24/84398/
یکم دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یوکے	حالت جنگ میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ ☆... جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کی وجہ یہ تھی کہ آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے اصول و قواعد مقرر فرمائے، معاہدوں کا پاس بھی کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل و انصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ انصاف کے متعلق قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہر پہلو پر حاوی اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا تھا۔ ☆... جنگ احد کے پس منظر کا تفصیلی تذکرہ۔ ☆... فلسطین کے معصوم مسلمانوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ /https://www.alfazl.com/2023/12/01/84804

قسط 3

تقویٰ کا پہلا مرحلہ

حسنیٰ مقبول احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہو گا جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز، روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ (الحکم جلد 10، نمبر 24، 10 جولائی 1906ء، صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ کے انعامات سے ناشکری کا انجام

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ: 62)

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ پس ہمارے لئے اپنے ربّ سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اُگاتی ہے از قسم اپنی سبزیوں کے اور اپنی ککڑیوں کے اور اپنی گندم کے اور اپنی دالوں کے اور اپنے پیاز کے۔ اس نے کہا کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اُس سے جو ادنیٰ ہے اُس چیز کو جو بہتر ہے؟ تم کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ یقیناً تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے طلب کیا ہے۔ اور ان پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (ہاں) یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر چلے تو منزل تک پہنچنے سے پہلے ایک لمبے راستے اور وقت پر محیط سفر میں مختلف طرح کے حالات کا اس قوم کو سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء سے بنی اسرائیل چالیس سال تک اس ملک میں رہے جو ملک فلسطین اور بحیرہ قلزم کے درمیان ہے۔ یعنی جنگلوں میں رہے تاکہ ان میں سے ایک لمبے عرصہ تک غلام رہنے کا اثر ختم ہو نیز ان برائیوں سے چھٹکارا مل جائے جو مصر میں رہنے کی وجہ سے ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے فضل سے منّ و سلویٰ نازل فرمایا۔ تفاسیر میں ملتا ہے کہ منّ سے مراد ایسا رزق ہے جو بغیر کسی محنت کے ملے مثلاً کھمبی، ترنجبین اور دیگر جنگل کی اشیاء وغیرہ۔ سلویٰ عربی زبان میں شہد اور چھوٹے پرندوں کو کہا جاتا ہے۔ جنگلی جھاڑیوں پر میٹھی اور طاقتور گوند کثرت سے نکلتی تھی جو سبزیوں کی قائمقام تھی اور وہاں بٹیر غول در غول آتے اور اس طرح پرندوں کا صحت بخش گوشت انہیں میسّر تھا۔ بادلوں کے سایہ اور پانی کی فراوانی کا ذکر بھی گزشتہ آیات میں ملتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس علاقے میں شام اور رات کو جو شبنم اترتی تھی اس میں بھی کئی طرح کے رزق تھے۔ یعنی یہ سب نعمتیں ہجرت کے اس سفر میں بنی اسرائیل کو میسر تھیں۔ اس سفر کے دوران انہیں کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی جانے اور رہائش اختیار کرنے کا موقع ملتا رہا ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ تھا کہ اگر وہ اللہ کی اطاعت میں رہیں گے اور اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے محسنین کو فضائل میں اور بھی بڑھا دے گا۔ اس آیتِ مبارکہ میں بنی اسرائیل کی منّ سلوٰی سے متعلق ایک ناشکری کا ذکر ہے۔ جب انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہمارے لیے ربّ کے حضور دعا کیجیے کہ ہم اب ایک ہی طرح کے کھانے سے تنگ آ چکے ہیں اور ایسے علاقوں میں جا کر رہنا چاہتے ہیں جہاں کھیتی باڑی کر کے سبزیوں کی مختلف اقسام، غلّے، دالیں اور ترکاریاں اُگا سکیں۔ اصل میں وہ شہر میں جا کر آباد ہونا چاہتے تھے۔ یعنی وہ اپنے اصل مقصد سے دور ہوتے ہوئے اور ایک پُرامن زندگی جو انہیں حکومت اور فتح

کے لیے تیار کر رہی تھی کو چھوڑ کر ایک ادنیٰ طرز کی زندگی کا تقاضا کر رہے تھے۔ ان کی طرف سے بے صبری اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ایمان کی کمی اور نبیوں کے مقابلہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے ڈانٹ اور ناراضی کا اظہار ہے۔ یہاں نبیوں کے قتل سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ نبیوں کو تلوار سے قتل کرتے تھے کیونکہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ تک بنی اسرائیل نے کسی نبی کو قتل نہ کیا تھا بلکہ یہاں نبیوں کی تعلیمات سے اختلاف، ان کی تائید میں الٰہی نشانات کا انکار اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو قتل کرنے کا ارادہ، ان سے سخت عداوت اور ان کی تعلیم کے پھیلنے میں روک بننے کے لیے يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ کے الفاظ آئے ہیں۔

اور ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ذلّت اور مسکینی اس قوم کا مقدر بنی۔ حضرت مصلح موعودؓ ان کے انجام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ اس میں یہ بتایا ہے کہ چونکہ انہوں نے زمیندارے کو ترجیح دی اور بادشاہت کے رستوں کو اپنے لیے بند کرنا چاہا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلّت اور مسکنت نازل فرمادی۔ خدا کی قدرت ہے کہ پیشگوئیوں کے ماتحت اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکومت تو ملی لیکن ان کا خدا تعالیٰ کے وعدوں سے بار بار منہ پھیرنا ان کے لیے کچھ ایسا وبالِ جان بن گیا کہ اب دو ہزار سال سے وہ بادشاہت سے محروم ہیں اور تجارت اور زمیندارہ کے سوا اُن کے ہاتھ میں کچھ نہیں... یوں بھی آئندہ زمانہ کے واقعات نے بتادیا کہ بنی اسرائیل کا وطن کنعان ہمیشہ مصائب کی آماجگاہ بنارہا۔"

(تفسیر کبیر، جلد2 صفحہ 135، زیر تفسیر آیت البقرہ:62)

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم کی برکت سے حق کو پہچاننے، بلا تفریق تمام انبیاء پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ گزشتہ اقوام کی برائیوں اور اس کے نتیجے میں ان کو ملنے والے الٰہی غضب کا ادراک ہؤا۔ اور سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیہم گروہ کے راستہ سے بچنے کی دعا اور نصیحت ہم تک پہنچی جس پر ایمان رکھتے ہوئے ہم ہر زمانہ میں ان برائیوں یعنی طعن و تشنیع، نبیوں کی تعلیمات سے بدعہدی اور ناحق انکار، ناشکری، بے صبری اور متکبرانہ مزاج کو نہ صرف پہچان سکتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ان سے بچنے کی کوشش کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔

سبت منانے کے حکم کی نافرمانی

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ (البقرہ: 65-66)

پھر اس کے بعد بھی تم پھر گئے۔ پس اگر اللہ کا (خاص) فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔ اور یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے سَبت کے بارہ میں تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔

گزشتہ آیات کی طرح ان آیات میں بھی بنی اسرائیل کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی اور اور اس کی نتیجہ میں ملنے والی ناکامی، گھاٹا، محرومی اور غضب الٰہی کا ذکر ہے۔ سبت منانے کا حکم بھی ان احکامات میں سے تھا جو طُور کے موقع پر دیئے گئے تھے۔ اسی موقع کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے کلام سے بالمشافہ مشرف کرنے کے لیے بلایا تو وہ زلزلہ کو دیکھ کر ڈر کے پیچھے ہٹ گئے... وہ لوگ بھاگ کر پیچھے چلے گئے اور خدا تعالیٰ کا کلام سُننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو اُس وقت تمہارا نام نبی کی امت میں سے کاٹ دیا جاتا اور تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت تم کو کوئی سزا نہ دی لیکن جیسا کہ استثنا باب 18 آیت 19,18 سے ثابت ہے ان کے کلام الٰہی سُننے سے انکار کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ موسیٰؑ کی مانند جو آئندہ نبی ہو گا وہ ان میں سے نہیں ہو گا بلکہ وہ ان کے بھائیوں بنو اسماعیل میں سے ہو گا۔" (تفسیر کبیر، جلد2، صفحہ 160)

حق کو پہچاننے کے باوجود ہٹ دھرمی کے ساتھ اس کا انکار کرنا نبوت جیسے انعام سے محروم ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

بائبل کے مطابق سبت کے لیے ہفتہ کا دن مختص کیا گیا تھا۔ اس دن غلاموں، ملازموں اور قبیلہ کے لوگوں کے لیے کام کاج سے چھٹی اور آرام اور عبادت کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ یہودیوں میں سبت ہفتہ کو ہی منایا جاتا تھا جیسا کہ مسلمانوں میں جمعہ کے دن کو اجتماعی عبادت کے لحاظ سے بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ ہفتہ کے دن یہودیوں کے سبت منانے کی ایک وجہ بائبل میں یہ بیان ہوئی ہے:

"خداوند اخدا نے چھ دن میں آسمان اور زمین، دریا اور سب کچھ جو اُن میں ہے بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اس لیے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔"

(خروج باب 20، آیت 11 نیز دیکھو پیدائش باب 2، آیت 2 تا 5)

شروع میں تو اس کی کچھ پابندی ہوئی لیکن پھر ذکر ملتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں میں سے کئی جماعتوں نے ہی اس حکم کی نافرمانی کی اور غضبِ الٰہی کے مرتکب ہوئے۔ بموجبِ انذارِ الٰہی وہ ذلیل و خوار ہوئے اور ان کی حالت بندروں،

سؤروں اور کُتّوں کی سی ہوگئی۔ یہ ذکر قرآن کریم میں تین جگہ پر آیا ہے جہاں یہ بات ثابت ہے کہ وہ درحقیقت بندر یا سؤر نہیں بن جاتے تھے بلکہ ذلت کی وجہ سے ان کی حالت اوران کے اخلاق ان جانوروں کے سے ہوگئے تھے اور یہ الفاظ ان کے لیے استعارۃً استعمال ہوئے ہیں۔ قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہے کہ ان میں نیک اور بد دونوں طرح کے لوگ قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اور مختلف امتحانوں کے ذریعہ ان کو نیکی کی طرف واپس لانے کی تدابیر عمل میں آتی رہیں گی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں سورۃ المائدہ آیات 61-62، سورۃ الاعراف آیات 167-169) انہی میں سے کچھ لوگ یا لوگوں کی ایسی جماعت تھی جن پر اللہ نے لعنت کی ہوئی تھی جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں آپؐ کے پاس بھی آکر ایمان لے آنے کا دعویٰ کرتی تھی لیکن درحقیقت وہ منافقین کی جماعت تھی۔

سبت کی بے حرمتی بنی اسرائیل کیسے کرتے تھے؟

"سبت کے معنی ہیں آرام، راحت، آسودگی… اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال، جاہ و جلال، جتھا، صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدودِ الٰہیّہ سے نکل جاتے ہیں۔ سَبت کے ایک اور معنے بھی ہیں۔ وہ ایک دن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے۔ یہودیوں میں بھی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشادِ الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو۔ وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اٹھالاتے اور کہتے آج تو سبت نہیں ہے۔ شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنالیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔" (حقائق الفرقان، سورۃ البقرہ، صفحہ 168)

عیسائی سبت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سبت کے دن کا بہت احترام کرتے تھے لیکن ان کے سینکڑوں سال بعد عیسائیوں نے اپنی مرضی سے اور حضرت موسیٰؑ کی تعلیم کے خلاف سبت کے لیے اتوار کا دن مخصوص کر لیا جیسا کہ ہم جانتے ہیں اتوار کے دن کی اجتماعی عبادت کو فضیلت دی جاتی ہے۔ اتوار کا دن آرین نسلوں کے لیے مقدس دن ہے۔ عیسائیوں نے اس لیے اتوار کے دن سبت منانا شروع کیا تاکہ غیر یہودی اقوام میں ان کی مخالفت نہ ہو۔ ایک اور وجہ بیان کی جاتی ہے کہ اس دن یعنی اتوار کو مسیح مردوں میں سے جی اٹھے تھے۔ وجہ جو بھی ہو اس تبدیلی کی وجہ سے حکمِ الٰہی کی نافرمانی ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

بعض یوروپین اقوام اور بادشاہوں نے جب عیسائیت کی طرف رغبت ظاہر کی تو انہوں نے اپنے عیسائی ہونے کی شرط یہ رکھی کہ چھٹی کا دن اتوار قرار دیا جائے اور ان لوگوں کو عیسائی بنانے کے لالچ میں پادریوں نے ان کی اس دعوت کو قبول کر لیا اور اس طرح سبت کے بے حرمتی میں وہ یہود سے بھی بڑھ گئے کیونکہ یہود تو سبت کے دن کبھی کبھی کوئی فائدے کا کام کر لیا کرتے تھے لیکن عیسائیوں نے ہفتہ کو ہمیشہ کے لیے کام کا دن قرار دے دیا اور آرام کے دن کے لیے اتوار کو چن لیا۔

ہم مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبت یعنی دنیاوی کاموں سے چھٹی کا دن یا وقت جمعہ کی نماز کا وقت رکھا گیا ہے۔

"اسلام نے بھی سبت کا ایک دن مقرر فرمایا ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے… جمعہ کے دن کے لیے یہ خصوصیتیں مقرر فرمائی ہیں۔ اُس دن چھٹی رکھی جائے۔ عبادت زیادہ کی جائے اُسے قومی اجتماع کا دن بنایا جائے۔ نہایا دھویا جائے۔ صفائی کی جائے۔ مریضوں کی عیادت کی جائے۔ اسی طرح اور قومی اور تمدّنی کام کیے جائیں۔ ہاں جمعہ کی نماز سے فراغت کے بعد اجازت دی گئی ہے کہ لوگ اپنے مشاغل میں لگ جائیں مگر زیادہ مناسب اسی کو قرار دیا گیا ہے کہ بعد میں بھی وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔" (تفسیر کبیر، جلد 23، صفحہ 166)

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ جمعہ کے دن عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں ہر طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم سب جمعہ سے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔ جن ملکوں میں جمعہ کی چھٹی نہیں ہے جیسا کہ امریکہ ہے وہاں جماعت میں 'ہمارے بچے اور جمعہ کی نماز' جیسی تحریک سے احمدی مسلمان فائدہ اٹھا رہے ہیں اور بہت سے لوگ کم از کم مہینہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو کوشش کر کے بچوں کو سکولوں سے چھٹی کروا کر نماز جمعہ کے لیے مسجد میں لاتے ہیں تاکہ بچپن سے ہی ان میں جمعہ کی فضیلت کا احساس پیدا کیا جائے۔ مرد حضرات اور خواتین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسبِ ارشاد الٰہی کام کاج کو چھوڑ کر نہا دھو کر بوقتِ نماز جمعہ مساجد کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اسلام کی اس اجتماعی عبادت کو آج بھی یہ فضیلت حاصل ہے اور ان شاء اللہ رہے گی کہ ارشادِ باری کے عین مطابق ہر عاقل و بالغ مسلمان اپنی بساط کے مطابق اس اجتماعی عبادت میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖۤ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا ہُزُوًا … ؕ فَذَبَحُوۡہَا وَمَا کَادُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿﴾ (البقرہ آیات 68تا72)

ان آیات میں بنی اسرائیل کی چند عادات اور مشرکانہ خیالات کا ذکر ہے جو ان میں مصر میں رہنے کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے مثلاً ان کے دلوں میں گائے کی عظمت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ جب حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو ان کی غَیبت میں بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنا کر پوجنا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں انہیں سخت سزائیں برداشت کرنا پڑیں بالآخر توبہ اور ندامت کا اظہار کیا لیکن انہوں نے اس سے عبرت حاصل نہ کی اور پھر کچھ عرصہ بعد ایک شوخ رنگ کے بیل سے متعلق انہوں نے مشرکانہ خیالات رکھنے شروع کر دیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ انہیں گائے کی قربانی کا حکم دیا جائے۔ ان آیات میں انہی واقعات کی طرف اشارہ ہے گو کہ بنی اسرائیل جان گئے تھے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کیا ہے لیکن بجائے اس کے کہ وہ ماضی کے واقعات سے عبرت حاصل کرتے اور فوراً توبہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ کے آگے سر تسلیم خم کرتے انہوں نے آپؑ پر سوالوں کی بھرمار کر دی اور ٹھٹھا کرنے لگے لیکن بالآخر انہیں نہ چاہتے ہوئے بھی گائے کی قربانی کرنی پڑی۔

ان حقائق میں ہمارے لیے یہ نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور تقدیر ہی آخر کار غالب آتی ہے اور ان کا انکار کرنے والوں اور خدا کے فرستادوں سے ٹھٹھا کرنے والوں کو آخر کار ندامت اور ہزیمت اٹھانا پڑتی ہے۔

ایمان کا اصل مقصد اپنے افکار اور اعمال میں اصلاح کرنا ہے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (البقرہ آیت77)

اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے۔ اور جب ان میں سے بعض بعض دوسروں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو وہ (ان سے) کہتے ہیں کہ کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تا کہ انہی باتوں کے ذریعہ وہ تمہارے ربّ کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے۔

اس آیت میں دو طرح کے یہودیوں کا ذکر ہے ایک وہ جو بائبل کا صحیح علم تو نہ رکھتے تھے مگر وہ پیشگوئیاں جو آنحضرت ﷺ کے وجود با وجود میں پوری ہو چکی تھیں اور جن کا ذکر بائبل میں بھی موجود تھا ان کی صداقت کے دل سے قائل ہو چکے تھے اور گو زبانی اظہار سے نہ سہی مگر دل میں آپؐ کو سچا نبی تسلیم کرتے تھے۔ دوسری قسم کے وہ یہودی تھے جو بائبل کے علم میں ماہر تھے اور ان پر آپ ﷺ کی صداقت پوری طرح کھل چکی تھی اور وہ جب مسلمانوں سے ملتے تو ان پیشگوئیوں کو بیان کر کے اس کا اظہار بھی کرتے۔ یہاں پر ان کے اس منافق گروہ کا ذکر ہے یعنی جب وہ ایمان والوں سے ملتے تو کہتے ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ علیحدگی میں آپس میں ملتے تو ایک دوسرے سے کہتے کہ کیا تم مسلمانوں کو بائبل کے وہ راز بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولے ہیں تا کہ وہ ان سے فائدہ اٹھا کر بحثیں کریں۔

حالانکہ خدا ہر ضروری خبر رسولوں کو خود پہنچایا کرتا ہے۔ یہاں اس الزام کا بھی ردّ پیش کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتے تھے یہودیوں سے بائبل یا دین کا علم نہیں لیتے تھے۔

اس سے اگلی آیت میں بھی اللہ کی بھیجی ہوئی تعلیم میں اپنے فائدہ کے مطلب نکالنے کے لیے تحریف کرنا، حق کو چھپانے اور حق کے کھل جانے کے باوجود اس کا انکار کرنے جیسی منافقانہ برائیوں کا ذکر ہے۔ جس کا انجام ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں۔ مزید یہ کہ کسی عقیدہ کو محض مان لینا یا شرعی کتب کو پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس تعلیم کو پرکھ کر اس سے متعلق ایک نور دل میں محسوس کرنا اصل ایمان ہے۔ کسی عقیدہ کو مان لینا نجات کا ضامن نہیں بلکہ اپنے افکار اور اعمال میں اصلاح کرنا آخرت کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

کرسمس کا تہوار کیوں اور کیسے منایا جاتا ہے؟

طاہرہ زرتشت

کرسمس عیسائی مذہب کا ایک مشہور تہوار ہے جسے ہر سال 25 دسمبر کو بالعموم پوری دنیا میں عیسائی مذہب کے ماننے والے حضرت مسیح کے جشنِ ولادت یا عیدِ ولادت المسیح کی تقریب کے طور پر مناتے ہیں اس تہوار کو منانے کا آغاز چوتھی صدی کے اوائل میں ہوُا۔ تاہم کرسمس سے وابستہ کچھ روایات ایسی ہیں جو مسیحیت سے پہلے کی اقوام کی ثقافت کے حصے کے طور پر شروع ہوئی تھیں بعد میں کلیسیا کی طرف سے اُن روایات کو مسیحی رنگ اور نئے معنٰی دیے گئے۔ کرسمس، بڑا دن عیسائیت میں ایسٹر کے بعد سب سے اہم تہوار ہے۔ گریگوری تقویم کے مطابق 24 دسمبر کی رات سے کرسمس کی ابتدا ہوتی ہے اور 25 دسمبر کی شام کو ختم ہوتا ہے۔ جبکہ جولینی تقویم کے پیروکار اہلِ کلیسیا کے ہاں 6 جنوری کی رات سے شروع ہو کر 7 جنوری کی شام ختم ہوتا ہے۔ 25 دسمبر کو دنیا کے بیشتر ممالک میں سرکاری تعطیل قرار دیا گیا ہے۔

کرسمس کے موقع پر مذہبی مجالس منعقد ہوتی ہیں خصوصی عبادتیں کی جاتی ہیں نیز خاندانی اور سماجی تقریبات کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ کرسمس کے درخت کی رسم، تحائف کا لین دین، سانتا کلاز کی آمد قابلِ ذکر امور ہیں۔ اس موقع پر عموماً سبز اور سرخ رنگوں کو استعمال کرتے ہوئے گھروں، گرجا گھروں، سڑکوں، میدانوں، بازاروں اور دیگر مقامات کو خوب سجایا جاتا ہے۔ سونے چاندی کے رنگ کی چیزیں سجاوٹ میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھی دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی رسمیں اور سماجی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ کرسمس کا یہ دن ان چند دنوں میں شمار کیا جاتا ہے جن میں سب سے زیادہ خریداری ہوتی ہے۔ اور ہر سال اس پر کثیر سرمایہ صرف کیا جاتا ہے۔

سبز رنگ کو "ابدی زندگی" کا استعارہ سمجھا جاتا ہے اور ایسے سر سبز درخت بنائے جاتے ہیں جن کے پتے کبھی نہیں جھڑتے جبکہ سرخ رنگ خود یسوع مسیح کا رنگ ہے۔ اس موقع پر آرائش و زیبائش کی تاریخ خاصی پرانی ہے۔ پندرہویں صدی میں خصوصاً لندن میں اس کا آغاز ہوُا اس وقت مختلف طریقوں سے گھروں اور گرجا گھروں کو سجایا جاتا تھا نیز کرسمس کی سجاوٹ میں شجرہ کرسمس کو خاص مقام حاصل ہے کیونکہ ایک طرح سے درخت کو یسوع کی زمین پر آمد کا استعارہ سمجھا جاتا ہے۔ شجرہ کرسمس لبلاب (صنوبر) کے درخت کا بنایا جاتا ہے۔ جس کے سرخ پھول یسوع مسیح کے خون کی، جبکہ اس کے کانٹے اُس کانٹوں بھرے تاج کی یاد دلاتے ہیں جسے عہد نامہ جدید کے مطابق انہوں نے اپنے مقدمے اور صلیب کے دوران پہن رکھا تھا۔ شجرہ کرسمس کے علاوہ تصاویر کے ساتھ بھی منظر کشی کی جاتی ہے۔

سنہ 1923ء میں پادری فرانسس اسیزی نے ولادت مسیح کی حقیقی منظر نگاری پیش کی۔ یعنی یوسف اور مریم کے کردار میں ایک مرد اور عورت کو رکھا جبکہ یسوع کے کردار میں ایک بچہ تھا نیز یسعیاہ کی پیشین گوئی میں موجود گایوں اور گدھوں کو بھی اس منظر میں پیش کیا۔ (لوقا:22-23)

اس منظر نگاری کے بعد یورپ میں اور بعد ازاں پوری دنیا میں یہ روایت چل پڑی۔ شجرہ اور منظر کے ساتھ ساتھ گھنٹیاں، طلائی زنجیریں، سرخ گولے، برف کے گالے، سر سبز ٹہنیوں کے گول ہار، چکر دار شمعیں، فرشتے، گنّے کا میٹھا رس، سرخ موزے اور تارے بیت لحم میں طلوع ہونے والے تارے کی علامت کے طور پر رکھے جاتے ہیں یہ سب اشیاء کرسمس کی روایتی زینت میں بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ (لوقا:24)

نیز ان میں سانتا کلاز اور رین ڈیر کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے عوامی روایات کے مطابق سانتا کلاز گاڑی پر سوار ہو کر آتا ہے جسے رینڈیر چلاتے ہیں۔ ٹہنیوں کے گول ہار عموماً دروازوں اور کھڑکیوں پر رکھے جاتے ہیں جو مسیحیوں کے اس یقین کا اظہار ہے کہ یسوع مسیح دنیا کی روشنی ہیں۔ میکسیکو میں کیکٹس کے پودے اور پوئن سیٹا (Poinsettia) (مقامی پودا) بھی کرسمس کی زینت میں شامل کیے جاتے ہیں۔ (لوقا:25)

علاوہ ازیں سڑکوں، شاہراہوں اور بازاروں میں خصوصی بینر، بجلی کے قمقمے اور نمایاں مقامات پر شجرہ کرسمس لگائے جاتے ہیں۔ الغرض کرسمس کے موقع پر دنیا بھر میں آرائش و زیبائش کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے اور کرسمس کے سامانِ آرائش کے لئے پہلی دکان 1880ء کی دہائی میں جرمنی میں کھلی اور جلد ہی اس قسم کی دکانوں کی بہتات ہو گئی اور کاروباری ادارے ان اشیاء کی تیاری میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرنے لگے (لوقا:26)۔

کرسمس کے لئے سجاوٹ کی ابتدا کی کوئی متعین تاریخ نہیں ہے لیکن عموماً اس آرائش کا آغاز یکم دسمبر سے ہو جاتا ہے جبکہ شجرہ کرسمس 24 دسمبر کی شام کو رکھا جاتا ہے تاہم سب ان تاریخوں کا اہتمام نہیں کرتے۔ 5 جنوری کی شام یہ تمام آرائشیں ختم کر دی جاتی ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کرسمس

امریکہ ایک وسیع و عریض ملک ہے جس میں رنگارنگ ثقافتوں اور تہذیبوں کے حامل لوگ آباد ہیں اس لئے یہاں بھی ساری دنیا اور دیگر ممالک کی طرح کرسمس کا تہوار مختلف انداز سے منایا جاتا ہے۔ مختلف خطوں کے لوگ مختلف رسوم و رواج اپنائے ہوئے ہیں ان کے کھانے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کرسمس کے حوالے سے تمام روایتی کہانیاں اور سانتا کلاز کے بارے میں معلومات بچوں کے لئے تحائف وغیرہ امریکہ میں بھی بالکل اسی طرح ہے جیسے دیگر ممالک میں ہے البتہ کھانے پینے کی اشیاء میں لوگوں کی پسند ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہے لیکن باقی سب کچھ وہی ہے جو ساری دنیا کے دیگر ممالک میں ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی درست تاریخ نامعلوم ہے اس لئے کہ بائبل اس کی پیدائش یا روحُ القدس کی قدرت سے اس کے پیٹ میں پڑنے کی تاریخوں کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کرتی لیکن دوسری صدی عیسوی میں ایک رومی مسیحی تاریخ دان نے جس کا نام سیکسٹس جولیس افریقینس (Sextus Julius Africanus) تھا، اپنے حساب کتاب سے مریم کے روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہونے کے نو ماہ بعد یسوع کی تاریخ پیدائش 25 دسمبر اخذ کی۔

اگرچہ افریقینس کے اس تصور میں کئی ایک مفروضات اور قیاس آرائیاں پائی جاتی ہیں اِس کے باوجود 25 دسمبر کی تاریخ کو بڑے پیمانے پر یسوع کی پیدائش کے دن کے طور پر قبول کیا گیا۔

مسیح کے زمانہ میں رومی ثقافت کے اندر پہلے ہی سے دسمبر میں ایک جشن بنام سیٹرنیلیا (Saturnalia) منایا جاتا تھا۔ یہ جشن زحل دیوتا کی تعظیم میں 17 دسمبر سے قریباً 25 دسمبر تک منایا جاتا تھا۔ بعد میں رومیوں نے سردیوں کے انقلابِ شمسی سے وابستہ سول اِنویکٹِس (Sol Invictus) یا "ناقابلِ تسخیر سورج" کا تہوار منانا شروع کیا اور یہ جشن 25 دسمبر کو منایا جاتا تھا۔

چوتھی صدی میں بالآخر جب روم نے مسیحیت کو سرکاری مذہب کے طور پر رائج کیا تو رومی کلیسیا نے یسوع کی پیدائش کی یاد منانے کے لئے سیٹرنیلیا اور سول انوِیکٹس کو ایک مسیحی چھٹی، یعنی مسیح کے جنم دن کی عید میں تبدیل کر دیا اور اس طرح بت پرستانہ جشن کا ایک مثبت روحانی متبادل مہیا کیا۔ سیٹرنیلیا کے جشن سے منسلک گناہ آلود رسومات اور بے حیائی کو ختم کر دیا اور کچھ مثبت ثقافتی رسومات کو عیدِ ولادت المسیح کے جشن میں شامل کر دیا گیا۔ مسیحیوں نے 25 دسمبر کو بت پرستی سے آزاد کر دیا اور چوتھی صدی سے اسے مسیح کی پیدائش کے طور پر منایا جا رہا ہے۔

عیدِ ولادت المسیح / کرسمس کی قدیم بت پرستانہ کیلنڈر سے وابستگی کو دیکھتے ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب عیدِ ولادت المسیح اور ایک قدیم رومی بت پرستانہ چھٹی کی ایک ہی مشترکہ تاریخ ہے تو کیا مسیحیوں کے لئے اسے منانا قابلِ قبول ہے؟ اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ عیدِ ولادت المسیح، سیٹرنیلیا اور سول انوِیکٹس سبھی الگ الگ چھٹیاں تھیں۔ وہ کبھی بھی ایک دوسرے کے مماثل نہیں تھیں۔ نیز اگرچہ عیدِ ولادتِ المسیح کی تقریبات کے کچھ عناصر (مثلاً گھنٹیاں، موم بتیاں، Yule کہلانے والے درخت کے تنے کی لٹھ کی سجاوٹ) کا ذکر بت پرست مذاہب کی تاریخ میں ملتا ہے لیکن کسی کے گھر میں ایسی اشیاء کا استعمال کسی بھی طرح سے یہ اشارہ نہیں دیتا کہ اُس گھر کے افراد بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ مسیحی صرف نجات دہندہ یسوع مسیح کی پیدائش کو یاد کرنے کے لئے کرسمس مناتے ہیں۔ عیدِ ولادتِ المسیح کو منانے کا انحصار ہر کسی کی ذاتی مرضی پر ہے۔

(رومیوں، باب 14، آیت 5)

پچیس دسمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ پیدائش نہیں

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں لکھا ہے کہ 25 دسمبر مغربی قوموں میں ایک تہوار کے طور پر منایا جاتا تھا لاطینی اُس دن دیوتا کے لئے روزہ رکھا کرتے تھا اور برطانیہ میں اسے Mother Night کہا جاتا تھا۔ یہ رات انگریز عبادت میں گزارتے تھے۔ عیسائیت آنے کے بعد پانچویں صدی عیسوی تک اس بات پر اجماع نہیں ہو سکا کہ کرسمس 6 جنوری، 25 مارچ، 25 دسمبر میں سے کس تاریخ کو منایا جائے۔

بائبل کے شارحین نے تسلیم کیا ہے کہ علماء کے نزدیک اس تاریخ یعنی 25 دسمبر کی ذرہ بھر اہمیت نہیں ہے۔ چنانچہ ولیم جینکس (William Jenks) اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ خیال 527ء تک چلتا رہا حتیٰ کہ Dionysius Exiguus نے یہ فضول تاریخ ایجاد کی جسے متعدد علماء نے بڑی شدت سے رد کیا۔ چنانچہ Fabricius نے ایسا جدول تیار کیا جس میں ولادتِ مسیحؑ کے لئے 136 مختلف آراء بیان کی گئی ہیں اسی طرح یومِ ولادتِ مسیحؑ کا بھی حال ہے۔

مختلف عیسائی فرقوں نے سال کے ہر مہینہ میں مسیحؑ کی ولادت کی مختلف تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ چنانچہ ولیم جینکس ساری بحث کے بعد بالآخر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان حقائق کی بنا پر عیسائیوں کو دسمبر میں یومِ ولادت مسیح منانا ترک کر دینا چاہیے۔
(الفضل انٹرنیشنل لندن 22/12/23، صفحہ 1)

لوقا کی انجیل کے مطابق مسیح کی پیدائش

ولادتِ مسیح کا ذکر دو انجیلوں متی اور لوقا میں آیا ہے لوقا کی انجیل میں نسبتاً مفصل تذکرہ موجود ہے۔ انجیل کی تمام متعلقہ روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

مریمؑ کے پاس جبرائیلؑ کو بھیجا اور انہیں خبر دی کہ وہ روح القدس کی طاقت سے حاملہ ہیں اس حمل سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو ایک عظیم آدمی بنے گا۔اور لوگ اس کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہیں گے۔(لوقا 1/32)جب کنواری مریم نے اپنے منگیتر یوسف نجار کو یہ بات بتائی تو وہ پریشان ہوگیا چنانچہ فرشتہ اس کے خواب میں آیا اور اس نے مریم کے بیان کی تصدیق کی اور اس کی ڈھارس بندھائی(لوقا:11)۔

متی اور لوقا دونوں انجیلیں اس پر متفق ہیں کہ یسوع مسیح کی پیدائش داؤد کے شہر بیت لحم میں ہوئی اور ناصرہ میں ان کی پرورش ہوئی اور یوں جائے ولادت کی سابقہ پیشین گوئیاں پوری ہوئیں۔ان پیشین گوئیوں میں میکاہ نبی کی پیشین گوئی خاصی معروف ہے۔

نیز بیت لحم میں ولادت کا ایک ظاہری سبب یہ تھا کہ اُس وقت اگسطس نے رومی سلطنت کی مردم شماری کا فرمان جاری کیا تھا تاکہ محصولات عائد کئے جائیں۔چنانچہ یوسف مریم کے ساتھ سفر پر نکل پڑا اس دوران مریم یوسف کی بیوی کی حیثیت سے رہیں لیکن دونوں کے درمیان رشتہ زوجیت قائم نہیں ہؤا۔بیت اللحم پہنچے تو قیام کے لئے سرائے میں کوئی جگہ نہیں ملی اور ادھر مریم کا وضع حمل کا وقت ہوگیا۔لوقا کے کی انجیل کے مطابق مریم نے جانوروں کے چارہ رکھنے کی جگہ اپنا پہلوٹھا بچہ جنم دیا اور بچہ کو کپڑے میں لپیٹ کر جانوروں کے باندھنے کی وہ جگہ جہاں گھاس وغیرہ کھاتے ہیں اس میں سلا دیا۔(لوقا:12)اس اثناء میں اس خطے کے چرواہوں نے آسمان کی طرف سے فرشتوں کو ولادتِ مسیح کا اعلان کرتے سُنا انجیل کی اصطلاح کے مطابق فرشتوں کی فوج تھی جو تسبیح پڑھ رہی تھی(لوقا:12/13)۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا مفصل ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ ۚ فِيهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ (سورہ البقرہ:3)

قرآنِ کریم حیّ و قیوم اور ہمیشہ زندہ رہنے والے خدا کی کتاب ہے جو قیامت تک نوعِ انسانی کے لئے ہدایت اور راہنمائی کی دستاویز ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں گزشتہ زمانوں میں ہونے والے واقعات اور آئندہ قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو بھی محفوظ فرمادیا ہے۔مختلف انبیاء کے حالات و واقعات کا ذکر بھی اس میں محفوظ ہے۔اس کتاب کی حفاظت بھی خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اور یہ وہ واحد کتاب ہے جس میں کوئی ایک نقطہ بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔

اس عظیم الشان کتاب قرآن کریم کی سورۃ مریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے حاملہ ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا نہایت تفصیل سے ذکر محفوظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَ قَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ۝ (سورہ مریم: 23 تا 27)

ترجمہ: از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

پس اُسے اس کا حمل ہوگیا اور وہ اُسے لئے ہوئے ایک دُور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی۔پھر دردِ زہ اُسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔اُس نے کہا اے کاش!میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔تب(ایک پُکارنے والے نے)اسے اُس کی زیریں طرف سے پکارا کہ کوئی غم نہ کر۔تیرے ربّ نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔اور کھجور کی ساق کو تُو اپنی سمت جنبش دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔پس تُو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تُو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمان کے لئے روزے کی منّت مانی ہوئی ہے پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔

استدلال

لوقا کی انجیل کے مطابق اگر ہم غور کریں تو بقول لوقا "چھٹے مہینے" فرشتہ حضرت مریم کو خوش خبری دیتا ہے کہ تُو حاملہ ہوگئی ہے اگر ساتواں مہینہ حمل کا پہلا مہینہ گنا جائے تو ولادت اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں ہوگی بعض صورتوں میں حمل دس ماہ کا بھی ہوتا ہے ایک دو ہفتے نو ماہ سے اوپر ہو جانا عام بات ہے اس طرح جون کا آخر یا جولائی کا شروع بنتا ہے یعنی انجیلی بیان کے مطابق بھی 25 دسمبر تاریخ ولادت عیسیٰ غلط ہوگی۔

کرسمس کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ سورہ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس مقام پر ایک بڑی مشکل پیش آجاتی ہے جس کو حل کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ عیسائی تاریخ ہمیں بتاتی ہے حضرت مسیح کی پیدائش 25 دسمبر کو ہوئی اور لوقا کہتا ہے کہ قیصر اگسطس نے اس وقت مردم شماری کا حکم دیا تھا جس کے لئے یوسف اور مریم ناصرہ سے بیت لحم گئے اور وہیں حضرت مسیح کی پیدائش ہوئی گویا 25 دسمبر کو، اُس زمانہ میں جب قیصر اگسطس کے حکم سے یہود یہ میں پہلی مردم شماری ہوئی مسیح بیت لحم میں پیدا ہوئے۔لیکن قرآن بتاتا ہے کہ مسیح اس موسم میں پیدا ہوئے جب کھجور زیادہ پھل دیتی ہے اور کھجور کے زیادہ پھل دینے

کا زمانہ دسمبر نہیں ہوتا بلکہ جولائی اگست ہوتا ہے۔

پس قرآن کریم نے ولادتِ مسیح کے حوالہ سے چشمہ کے بہنے اور کھجوروں کے پکنے کا جو راز منکشف کیا ہے اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قرآن کریم بتاتا ہے کہ مسیح اس موسم میں پیدا ہوئے جس میں کھجور پھل دیتی ہے اور کھجور کے زیادہ پھل دینے کا زمانہ دسمبر نہیں ہوتا، جولائی اگست ہوتا ہے۔ اور پھر جب ہم یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک چشمے کا بھی پتہ بتایا کہ جہاں وہ اپنے بچے کو نہلا سکتی تھیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جولائی اگست کا مہینہ تھا ورنہ سخت سردی کے موسم میں چشمہ کے پانی سے نہانا اور بچے کو غسل دینا خصوصاً ایک پہاڑ پر عرب کے شمال میں عقل کے بالکل خلاف تھا۔" (تفسیرِ کبیر جلد پنجم سورہ مریم صفحہ 179)

نئے عہد نامہ میں موجود چاروں اناجیل میں لوقا کی واحد انجیل ہے جس نے مسیح کی ولادت کے موسم کی بابت لکھا ہے اور اس کا بیان قرآن مجید کے بیان کے بھی مطابق ہے۔ لوقا میں تحریر ہے کہ "جب وہ وہاں (بیت لحم) تھے تو ایسا ہوا کہ اس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا اور اُس کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اس کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔" پھر لکھا ہے اُسی علاقے میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ بانی کی نگہبانی کر رہے تھے۔

(تفسیرِ کبیر جلد پنجم، سورہ مریم، صفحہ 184) (لوقا باب 2 آیت 8)

چنانچہ لوقا کے بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس وقت ایسا موسم تھا کہ بچے کو باہر کھلی جگہ پر چرنی میں رکھا جا سکتا تھا اور اس وقت پالتو جانور باہر کھلے آسمان تلے رات بسر کر سکتے تھے اور رات کے وقت انسان (چرواہے) کھلے میدان میں سو سکتے تھے یعنی سردی کا موسم نہ تھا پس عیسائی دنیا کو کرسمس ڈے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت نہایت ہی قابلِ احترام ہے۔ نہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی اپنا یومِ پیدائش منایا نہ ان کے قریبی ساتھیوں نے منایا۔ اور ان کی سیرت و زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے، ان کی پاک و صاف زندگی کو اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاکیزہ کردار کی شہادت قرآنِ کریم نے دی ہے، جتنی سچائیوں کو قرآن کریم نے بیان کیا ان کی تحریف کردہ کتابوں میں بھی وہ نہیں ہیں۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان لوگوں نے خود ان مبارک ناموں پر اپنی عیش و مستی کو پورا کیا اور اس بے حیائی کے طوفان میں پوری دنیا کو لے جانا چاہتے ہیں۔ دیہاتوں، شہروں، قریوں کے مسلمانوں پر ان کے ایمان لیوا حملے دین سے دور کمزور مسلمانوں کو عیسائیت کے جال میں پھانسنے کی تدبیریں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ حقائق کو بھلا کر کفر و شرک کی دلدل میں انسانوں کو پھنسانے کی کوشش میں مال و دولت کے انبار لٹائے جا رہے ہیں یہی دولت اگر دکھی انسانیت کی خدمت اور بھلائی میں خرچ کی جاتی تو آج دنیا کے حالات اس قدر دردناک نہ ہوتے۔ مسلمانوں کا ان حقائق کو جاننا، سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ ان تمام رسموں اور رواجوں اور تہواروں سے اپنے تئیں بچانا بے حد ضروری ہے۔ ایسی مجالس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کے بھی خلاف ہیں کوئی نبی شرک کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ ان کے نام سے منسوب کی جانے والی تقریبات خود ان کے دین کے بر خلاف اور ناجائز ہیں۔ اس تہوار میں ہونے والی سب تقریبات شرک و بدعت کا شاخسانہ ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم احمدی مسلمان ایسی لغو مجالس سے دور رہیں جس میں شرک اور فسق و فجور کے کام ہوتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جن کی زندگی شرک کو مٹانے اور توحید کو قائم کرنے کے لئے وقف تھی۔ آپؐ کے بعد آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے دنیا کو شرک و بدعات کے اندھیروں سے نکالنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے، ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے۔... یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیوں کر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل و قادر خدا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں میں دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہش مند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رو سے وہ مفلس اور ننگا ہوتا ہے۔ اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا ہے اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 23 تا 24، ایڈیشن 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہمارے سب پیاروں کو بھی ظلمت اور گمراہی کے اندھیروں سے بچائے نیز اس زمانہ کے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

قرآن کریم کے حروفِ مقطعات

زاہدہ رحمٰن

دنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، اگر ان زبانوں پر غور و فکر کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ہر زبان میں کچھ حروف اختصار یعنی مخفف حالت میں لکھے جاتے ہیں جو اس زبان کی اعلٰی حالت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کے اعلٰی معیار کا اندازہ ہم قرآنِ مجید کے مخفف حروف سے لگا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں استعمال کئے گئے یہ حروف کسی خاص مضمون کو واضح کرتے ہیں۔ یہ حروف قرآنی اصطلاح میں مقطعات کہلاتے ہیں۔

مقطعات قَطَعَ سے نکلا ہے جس کا مطلب کاٹنا، منقسم کرنا یا کسی لفظ کا مختصر حالت میں بیان کرنا ہے۔

قرآن کریم میں کل تیس حروفِ مقطعات ہیں جو انتّیس سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں۔ یہ حروف بھی قرآنی وحی کی طرح وحیٔ الٰہی کا ہی حصہ ہیں اس کی احسن دلیل حدیث شریف میں بیان ہوئی ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کریم کا ایک حرف ہی پڑھے وہ جنت کا مستحق ہو گا اور اس کی یہ نیکی 10 گنا ثواب کا مستحق اسے بنادے گی اور میں یہ نہیں کہتا کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الٓمّٓ کا الف ایک مستقل حرف ہے اور لام ایک مستقل حرف ہے اور میم ایک مستقل حرف ہے۔" (بخاری، ترمذی ابواب فضائل القرآن)

بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ حروف مقطعات بے معنی ہیں اور انہیں یوں ہی رکھ دینا چاہیے ان کی خصوصیات اور مخفی معنوں کو سمجھنے سے وہ قاصر ہیں جیسا کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

"یہ حروف مقطعات ہیں اور اسرارِ وحی میں سے ہیں۔ کسی مصلحت سے خدا نے ان کے معنی بندوں پر ظاہر نہیں فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کی تفسیر سے خاموشی اختیار فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ یہ تین حروف ہیں ہر حرف میں دس نیکیاں ہیں۔ وہ جو مفسرین نے ان کے معنی بیان کیے ہیں وہ صرف قیاس ہے۔" (قرآنی حروفِ مقطعات، ص3)

اسی طرح ایک موقع پر ابی عبداللہ تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ یہ حروف جو سورۃ کے اغاز میں آئے ہیں اس بارے میں تاویل کرنے والے احباب نے اختلاف کیا ہے عامر شعبی، سفیان ثوری اور ایک جماعت محدثین نے فرمایا ہے کہ ہر آسمانی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص رموز و اسرار ہوتے ہیں، اس طرح یہ حروف مقطعات قرآن میں اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔ پس یہ ان متشابہات میں سے ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے ہمارے لیے ان پر بحث و گفتگو جائز نہیں لیکن ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہم اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ وہ آئے ہیں۔" (مقالہ قرآنی حروفِ مقطعات از مقصود احمد منصور، صفحہ 3)

درحقیقت حروف مقطعات کی فصاحت و بلاغت اور پُر معارف ہونے کے متعلق عقلی دلیل تو خود حدیث شریف سے بہت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے:

"ابو یاسر بن اخطب (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشہور یہودی علماء سے تھا) کچھ یہود سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھ رہے تھے یعنی الٓمّٓ وہ یہ سن کر اپنے بھائی حیی بن اخطب کے پاس جب کہ وہ یہود کی ایک جماعت کے پاس بیٹھا ہوا تھا آیا اور کہا تم کو کچھ معلوم ہے میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پڑھتے سنا ہے؟ خدا کی قسم! میں نے سنا ہے کہ وہ اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام میں سے یہ کلام پڑھ رہے تھے الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ اس پر حیی نے کہا کیا فی الواقع تم نے یہ کلام سنا ہے؟ اس نے کہا ہاں اس پر حیی اپنے ساتھیوں کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات نہیں کہی جاتی کہ آپ اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام میں سے ایک یہ وحی بھی سناتے ہیں کہ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ؟ آپ نے فرمایا یہ درست ہے اس نے کہا کیا یہ کلام جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں حییؔ نے کہا کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء آئے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے کسی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی حکومت کی مدت اور اس کی قوم کا عرصہ بیان کیا ہو۔ پھر اُس نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کیا اور کہا الف کا ایک، لام کے 30 اور میم کے 40 یعنی کل 71 سال ہوئے۔ کیا تم ایسے نبی کے دین کو قبول کرو گے جس کی حکومت کا عرصہ اور جس کی

مدت کا زمانہ کل 71 سال ہے؟ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہؤا اور پوچھا کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان کے علاوہ اور حرف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الٓمّٓصٓ" اس نے کہا یہ زیادہ گراں ہے اور لمبا عرصہ ہے الف کا ایک، لام کے 30، میم کے 40 اور ص کے 90 کل 161 ہوئے۔ پھر پوچھا کیا ان کے سوا اور حروف بھی آپ پر نازل ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا وہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الٓرٰ" اس نے کہا یہ اس سے بھی زیادہ گراں ہے اور لمبا عرصہ ہے الف کا ایک، لام کے 30، اور را کے 200 کل 231 ہوئے۔ پھر کہنے لگا کیا ان کے علاوہ اور حروف بھی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اور وہ "الٓمّٓرٰ" کے حروف ہیں اس پر وہ بولا کہ یہ تو پہلے سے بھی زیادہ گراں ہے اور لمبا عرصہ ہے الف کا ایک، لام کے 30، میم کے 40 اور را کے 200 کل 271 سال کا عرصہ ہؤا۔ پھر کہنے لگا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا معاملہ ہم پر مشتبہ ہو گیا ہے۔ پتہ نہیں لگتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی عمر عطا ہوئی ہے یا چھوٹی پھر وہ اور اس کے ساتھی اٹھ کر چلے گئے راستہ میں ابو یاسر نے اپنے بھائی اور دوسرے یہودی علماء سے کہا۔ کیا معلوم کہ یہ سب زمانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اکٹھے کر دیے گئے ہوں جن کی میزان 734 سال ہوتی ہے اس پر سب نے کہا کہ معاملہ کچھ مشتبہ ہی ہو گیا ہے۔" (بحوالہ فتح البیان تفسیر سورہ البقرہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں اس حدیث کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے ایک معنی ان حروف (حروف مقطعات) کے یہ بتائے تھے کہ ان کے عدد کے مطابق سالوں کے واقعات کی طرف ان کے بعد کی سورہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ معنی ایک یہودی عالم نے کیے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس نے ان کو دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ ایک رنگ میں تصدیق کی اس لیے یہ معنی بھی قابل غور ضرور ہیں اور تدبر کرنے والوں کے لیے اس تفسیر سے کئی نئے مطالب کی راہ کھل جاتی ہے۔"

(تفسیرِ کبیر جلد اوّل، صفحہ 89)

نیز حدیث شریف سے واضح پتا چلتا ہے کہ عربی زبان اپنے اندر حکمت سے پر معارف نگینوں کو سمیٹے ہوئے ہے جس سے نہ صرف حروف کی خوبصورتی کو مد نظر رکھا گیا ہے بلکہ اس کی خاص ترتیب کو قائم رکھتے ہوئے ان کے مطالب کو خوبصورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اس بات پر مہر لگاتی ہے کہ حروفِ مقطعات بہت معلومات کا خزانہ لئے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربی زبان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میرے پر ظاہر ہو گیا کہ قران ہی پہلی تمام کتابوں کی ماں ہے اور ایسا ہی عربی تمام زبانوں کی ماں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور باقی زبانیں اس کے بیٹے بیٹیوں کی طرح ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ تمام زبانیں اس کی فرزندوں یا خانہ زاد کنیز کوں کی طرح ہیں اور ہر یک اسی کی دیگوں اور اسی کے خوان میں سے کھا رہا ہے اور ہر یک اس کے پھل چکھ رہا ہے اور اسی خوان سے اپنے پیٹ بھر رہے ہیں اور اسی دریا سے پانی پی رہے ہیں اور اسی حُلّہ سے انہوں نے اپنا لباس بنایا ہے اور وہ ان کی مربی ہے جس نے بعاریت ان کو لباس دیا اور اپنی ذات کے لیے مسند اختیار کیا۔"

(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 184)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کے کامل درجہ کی کتاب کہلانے کی وجہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 2 کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب تک کسی کتاب کے عِلَلِ اربعہ کامل نہ ہوں وہ کتاب کامل نہیں کہلا سکتی اس لیے خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قران کریم کے عِلَلِ اربعہ کا ذکر فرمایا دیا ہے اور وہ چار ہیں 1: علت فاعلی 2: علت مادی 3: علت صوری 4: علت غائی اور ہر چہار کامل درجہ ہیں۔ پس الٓمّٓ علت فاعلی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے معنی ہیں انا اللہ اعلم یعنی کہ میں جو خدائے عالم الغیب ہوں میں نے اس کتاب کو اتارا ہے پس چونکہ خدا اس کتاب کی علت فاعلی ہے اس لیے اس کتاب کا فاعل ہر ایک فاعل سے زبردست اور کامل ہے...۔" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 136)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے دیکھ یہ وہی اصحاب الرسول ہیں جن کی نسبت تو نے بکواس کی ہے کہ اصحاب الرسول بھی زور لگا چکے مگر ... ابن جریر۔ معالم التنزیل ابن کثیر۔ تفسیر کبیر۔ در منثور وغیرہ میں لکھا ہے علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور ناس مِن اکثر اصحاب النبی اور ابن عباس کے نزدیک یہ تمام حروف جو سورتوں کی ابتدا میں آئے ہیں اسماءِ الٰہیہ کے پہلے اجزاء ہیں۔ ابن جریر نے بہت بسط سے اس بحث کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ قرآن کریم کھلی عربی میں ہے پس ممکن نہیں کہ اس میں ایسے الفاظ ہوں جو ہدایتِ عامہ کے لیے نہ ہوں پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین کی روایات کا بسط کیا ہے۔ آخر کہا ہے کہ ان مقطعات کو صحابہ کرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسماء الٰہیہ کا جزو مانا ہے اور بعض نے ان پر اسماء الٰہیہ کا اطلاق کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان سے قسم لی گئی ہے ان کو اسماء السور، اسماء القرآن، مفتاح القرآن بھی کہتے ہیں۔ آخر مجاہد کی روایت لی ہے کہ یہ بامعنی الفاظ ہیں اور الربیع بن انس تابعی کا قول نقل کیا ہے کہ ان کے بہت معنی لینے چاہئیں اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ اسماء وافعال کے اجزاء ہیں۔"(حقائق الفرقان، جلد اول، صفحہ 25)

مزید فرماتے ہیں کہ

"الٓمّٓ ۔ اس قسم کے الفاظ قران شریف کی اکثر سورتوں میں آتے ہیں اور ان کا نام عربی زبان میں حروف مقطعات ہیں اور دراصل یہ مختصر نویسی کا ایک طریق ہے انگریزی زبان میں بھی اس کی نظیریں موجود ہیں جیسے ایم۔اے اور بی۔اے اور ایم۔ ڈی وغیرہ۔ ہر ایک محکمہ اور دفتر کی اصطلاح اختصار الگ الگ ہے۔ محدثین نے اس سے کام لیا ہے چنانچہ بخاری کی بجائے لفظ خ لکھتے ہیں طب میں بھی اس سے کام لیتے ہیں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کی جگہ بسملہ کہتے ہیں جس سے مقصود ساری آیت ہوتی ہیں اسی طرح لاحول(کے لیے حَوقَلَ)۔

اسی طرح کا ایک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تھا کہ " یلاش" جس کے معنی ہیں یا من لا شریك لہ غرض ان مقطعات میں باریک اشارات ہوتے ہیں۔"

(البدر 16 ،جنوری 1903۔حقائق الفرقان جلد اول، صفحہ 24)

قرآن شریف ایک ایسا حیرت انگیز معجزہ ہے کہ اس کے ظاہری الفاظ بھی معجزے سے کم نہیں اوران الفاظ کی ترکیب بھی اپنے اندر ایک معجزہ رکھتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔"

(ملفوظات، جلد10، صفحہ 172)

اگر غور کیا جائے حروف مقطعات اپنے اندر خاص عدد کے بارے میں بھی بتاتے ہیں جس کا قدیم زمانے (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود یہود) سے اصل استعمال تاریخ معلوم کرنے سے متعلق ہے۔ اسی طرح قرآن شریف میں موجود حروف بھی اپنی عددی قیمت کے لحاظ سے کسی نہ کسی خاص زمانے کے بارے میں بتاتے ہیں۔

اس کی تشریح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ البقرہ کے حروفِ مقطعات کے پہلے مقطعہ کا حسابِ ابجد کرتے ہوئے بتایا:

"الٓمّٓ حساب ابجد کی رو سے 71 کے اعداد بنتے ہیں پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان اعداد سے مراد اگر اسلامی سال لیں تو اس میں ضرور کوئی خاص بات چھپی ہوئی ہو گی چنانچہ جب آپ نے تاریخ کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور اگر 71 میں سے 13 سال نبوی زمانہ کے جمع کر دیے جائیں تو 60 ہجری گویا 73 ہجری بن گیا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے دو سال قبل یعنی 58 ہجری میں اپنے بیٹے یزید کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ پس گویا 71 سالوں بعد واقعی میں اسلام کو نقصان پہنچا ہے۔" (قرآنی حروف مقطعات، صفحہ 69)

اسی طرح حروف طٰہٰ کے اعداد 14 ہیں جس کا مطلب طیب۔ہادی ہے یعنی اے پاک (رسول) اور ہادیٔ کامل!

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:"چودہ کے عدد کو روحانی تغیر سے بڑی مناسبت ہے چودھویں صدی کا چاند مکمل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ(آل عمران:124) میں اشارہ کیا ہے یعنی ایک بدر تو وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفوں پر فتح پائی اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ ہے۔ بدر میں چودھویں صدی کی طرف اشارہ ہے اس وقت بھی اسلام کی حالت اَذِلَّةٌ کی ہو رہی ہے سو ان سارے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم، صفحہ 363)

حروف مقطعات کی اگر تکرار نہ کی جائے تو بنیادی طور پر کل چودہ مقطعات ہیں

الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓر الٓمّٓر كٓهٰيٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ صٓ يٰسٓ

اور ان حروف کی بنیاد بھی چودہ حروف ہیں

ا ر ہ م ن ل ک ق ع ط ص ی س ح

"قرآن کریم میں موجود 14 حروفِ مقطعات (بلا تکرار) کے اعداد 1709 بنتے ہیں جب ان اعداد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ دیکھا جائے تو اس سے ایک نیا نکتہ پیدا ہوتا ہے۔ 1709 میں سے چودہ صدیاں نکال لی جائیں یعنی 1400 کا عدد 1709 سے منہا کریں یعنی نکال دیں تو 309 کا عدد بچتا ہے۔ پس ان اعداد میں یہ بات چھپی ہوئی ہے کہ چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا، باقی 309 سال کی مدت ان کی فتح کا زمانہ ہو گا۔"

(قرآنی حروف مقطعات، صفحہ 72)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد میں معارف مخفیہ سے خالی نہیں مثلاً سورۃ العصر... اس میں آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دنیا کی تاریخ ابجد کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتلائی گئی ہے۔" (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 422)

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ حساب ابجد ہے کیا؟

حساب سے مراد شمار، گنتی، قیمت یا ارتھمیٹک بھی ہے۔

ابجد سے مراد شروع کیا، ایک حرف، مختلف آوازوں کو پیدا کرنے والے حروف کے کامل مجموعے کو بھی ابجد کہتے ہیں۔

حساب ابجد کو اردو میں علم الاعداد اور انگلش میں Numerology کہتے ہیں۔ ہر ابجد یہ حرف کا ایک خاص عدد یا نمبر ہے جو اس کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ اسکا دوسرا نام حساب جمل بھی ہے جس کا مطلب حروف ابجد کے اعداد کا حساب جس سے مادہ تاریخ نکالتے ہیں لیا جاتا ہے۔

"علم ابجد ایک قدیمی اور الہامی علم ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعہ دنیا کو سکھایا ہے۔ پہلے آدم علیہ السلام کو پھر حضرت ادریس علیہ السلام کو. موجودہ شکل میں حساب ابجد حضرت ادریس علیہ السلام کی بتائی ہوئی ہے۔" (قرآنی حروفِ مقطعات، صفحہ 56)

"حروف کو آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے مثلاً لفظ مالک ہے آپ اگر اس کی حقیقت بیان کرنا چاہیں تو اس کے حروف کو آگے پیچھے کریں تو پھر آپ کو اس میں جو کمالات موجود ہیں نظر آ جائیں گے بالفرض اگر آپ اسے الٹا پڑھیں تو لفظ کلام آپ کے سامنے آئے گا اور اسی لفظ سے لفظ کامل، اکمل اور کمال بن سکتے ہیں۔ یہ طریق اختیار کرنا عددی حساب میں جائز ہے اور محل اعتراض نہیں کیونکہ اس سے مزید معارف حاصل ہوتے ہیں۔ فرض کریں لفظ مالک ہزار سال کے بعد واقع ہوا تو ہم ہزار سال کو حرف "غ" سے تعبیر کریں گے اور جب لفظ مالک اس کے ساتھ لگے گا تو پھر بجائے غمالک کے لفظ غلامک بھی ہم سامنے ہمارے سامنے آ سکتا ہے۔" (معجزات القرآن، صفحہ 55)

اسی طرح "حروف ابجد میں جو اعداد مساوی ہیں وہ ایک دوسرے کے مترادف کہلاتے ہیں مثلا حروف مقطعات میں حرف ص کے اعداد 90 ہیں ایسے ہی سورہ فاتحہ کے لفظ ملک کے اعداد بھی 90 ہیں لہٰذا یہ دونوں مترادف کہلائیں گے۔" (معجزات القرآن، صفحہ 56)

حروف مقطعات پیشگوئیوں کے بارے میں بھی بتاتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے متعلق پیشگوئی فرمائی اور بتایا کہ تین سو سال کے عرصہ میں میری جماعت کو فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے نام کے بارے میں حسابِ ابجد کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے ... چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِأْتَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہو گا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے 1300 ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا، غلام احمد، نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد 3، صفحات 189-190)

حضور علیہ السلام کا نام غلام احمد قادیانی کے اعداد کا حل کچھ اس طرح ہے غ (1000) ایک ہزار، ل (30) تیس، ا (1) ایک، م (40) چالیس، ا (1) ایک، ح (8) آٹھ، م (40) چالیس، د (4) چار، ق (100) سو، ا (1) ایک، د (4) چار، ی (10) دس، ا (1) ایک، ن (50) پچاس، ی (10) دس۔ اس طرح اس کا مجموعہ 1300 بنتا ہے۔ (بحوالہ قرآنی مقطعات، صفحہ 61)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو دہلی کے مشہور صوفی شاعر حضرت میر درد کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اپنے کتابچہ مقطعات قرآنی میں لکھا ہے:

"یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم تھا کہ کچھ مدت گزری کہ ایک دن بجلی کی طرح بلا کسی وقتی غور و خوض کے یہ ایک بالکل نئی بات میرے دل میں پڑی کہ قرآنی مقطعات دراصل سورہ فاتحہ کے ہی ٹکڑے ہیں اور ان کی یہی اصلیت ہے۔ میں نے قرآن کھول کر کچھ توجہ اور مطالعہ کیا تو معلوم ہؤا کہ یہ بات صحیح ہے اور مجھے بعض قرائن اور باتیں ایسی مل گئیں جس سے مجھے انشراح صدر ہو گیا کہ تمام مقطعات صرف سورہ فاتحہ کی آیات اور فاتحہ کے الفاظ کا اختصار ہے۔"

(مقطعات قرآنی، صفحہ 18)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ نے اپنے مضمون مقطعاتِ قرآنی میں بیان کیا کہ تمام قرآنی مقطعات سورہ فاتحہ کے مخفف حروف ہیں جیسا کہ خود قرآن کے فرمودہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ماتحت سارا قرآن مجید خود سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے پس ایک طرف قرآن فاتحہ کی تفسیر ہے دوسری طرف نظر آتا ہے کہ قرآنی سورتیں ان مقطعات کی تفسیر ہیں اس کی واضح دلیل کے طور پر سورہ فاتحہ کا ایک نام السَّبْعَ الْمَثَانِیْ بھی ہے۔ یعنی سات دہرائی جانے والی آیات۔

اس کی مزید وضاحت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"حروف مقطعات اپنے اندر بہت سے راز رکھتے ہیں ان میں سے بعض راز بعض ایسے افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن کا قرآن کریم سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا چاہئے لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ قرآن کریم کے بعض مضامین کے لئے قُفل کا بھی کام دیتے ہیں کوئی پہلے ان کو کھولے تب ان مضامین تک پہنچ سکتا ہے جس حد تک ان کے معنوں کو سمجھتا جائے اسی حد تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا جائے گا ... جب حروف مقطعات بدلتے ہیں تو مضمونِ قرآن جدید ہو جاتا ہے اور جب کسی سورۃ کے پہلے حروف مقطعات استعمال کیے جاتے ہیں تو جس قدر سورتیں اس کے بعد ایسی آتی ہیں جن کے پہلے مقطعات نہیں ہوتے ان میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطعات دہرائے جاتے ہیں وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔"

(تفسیرِ کبیر جلد اول، سورہ البقرہ، صفحہ 92 تا 93)

قرآنی مقطعات جو کہ اسمائے الٰہی کے ٹکڑے ہیں یہ نہ صرف ہمیں خدا تعالیٰ کی کسی خاص صفت کی طرف اشارہ کرتے ہیں بلکہ یہ گزشتہ زمانوں سے لے کر آنے والے زمانوں پر بھی روشنی ڈالتے ہیں جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے..

مقطعات	عدد	سورتوں کے نام	معانی
الٓمّٓ اَنَا اَللّٰہُ اَعْلَمُ	71	الْبَقَرَۃ ،اٰلِ عِمْرٰن، الْعَنْکَبُوْت، الرُّوْم، لُقْمَان ، السَّجْدَۃ	میں اللہ خوب جاننے والا ہوں۔
الٓمّٓصٓ اَنَا اللّٰہُ اَعلَمُ صَادِقُ القَولِ	161	الْاَعْرَاف	میں اللہ ہوں۔ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ قول کا سچا ہوں۔
الٓرٰ اَنَا اللّٰہُ اَرٰی	231	ھُوْدْ ، یُونُس، یُوْسُف ، اِبْرٰھِیْم، الْحِجْر	میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں
الٓمّٓرٰ اَنَا اللّٰہُ اَعلَمُ وَاَرٰی	271	الرَّعْدْ ،	میں اللہ ہوں۔ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔
کٓھٰیٰعٓصٓ اَنتَ کَافٍ وَ ھَادٍ یَا عَالِمُ یَا صَادِقُ	195	مَرْیَمْ	تُو کافی ہے اور ہادی ہے، اے جاننے والے، اے صادق۔
طٰہٰ طَیِّب۔ ھَادِیّ	14	طٰہٰ	اے پاک (رسول) اور ہادیء کامل !
طٰسٓمّٓ طَیِّب سَمِیع عَلِیم	109	الشُّعَرَآء ، الْقَصَص	پاک، بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔
طٰسٓ طَیِّب سَمِیع	69	النَّمْلْ	پاک، بہت سننے والا
یٰسٓ یا سیّد	70	یٰسٓ	اے سردار
صٓ صَادِقُ القَولِ	90	صٓ	قول کا سچا

مقطعات	عدد	سورتوں کے نام	معانی
حٰمٓ حَمِید مَجِید	48	الْمُؤْمِن، حٰمٓ السَّجْدَة، الزُّخْرُف، الدُّخَان ،الْجَاثِيَة، الْاَحْقَاف	صاحب حمد، صاحب مجد
حٰمٓ عٓسٓقٓ حَمِید مَجِید عَلِیم سَمِیع قَدِیر	230	الشُّوْرٰی	صاحبِ حمد، صاحبِ مجد. بہت جاننے والا، بہت سننے والا، کامل قدرت رکھنے والا۔
قٓ قَدِیر	100	قٓ	کامل قدرت رکھنے والا۔
نٓ اَنَا النُّوْرُ	50	الْقَلَمْ	میں نور ہوں۔

اگر اختصار کے ساتھ حروفِ مقطعات کو بیان کیا جائے تو درج ذیل حقائق کا علم حاصل ہوتا ہے۔

حروف مقطعات خدا تعالیٰ کی کسی خاص صفت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس سورہ میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یعنی جو بھی صفات الٰہیہ اس سورہ میں بیان ہوئی ہوں ان کو مخفف طور پر سورہ کے شروع میں لکھ دیا جاتا ہے. مثلاً" الٓمٓ" اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ کا مخفف ہے جس کا مطلب میں اللہ خوب جاننے والا ہوں۔

- رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے متعلق بھی مقطعات پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ طٰہٰ سے مراد طَیِّبْ ھَادِیْ
- حروف مقطعات شہ سرخی کا کام دیتے ہیں یعنی heading کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔
- حروف مقطعات قرآن کے مضامین کے لئے قفل کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں اور ان کے تحت آئی ہوئی سورتیں ان کے لئے چابیوں کا کام دیتی ہیں۔ یعنی مضمون کو سمجھنے سے مقطعات تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- حروف مقطعات بدلنے کے ساتھ مضمونِ قرآن جدید ہو جاتا ہے۔
- یہ قرآن کریم میں موجود پیشگوئیوں اور اعداد کو بھی بیان کرتے ہیں۔

ہم حروف مقطعات کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے اور علمیت کا یہ وسیع خزانہ ہمارے لئے راز و اسرار سے بھرپور شواہد آئے دن پیش کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری روحانی آنکھوں کو کھولنے اور اس کے بیش بہا خزانوں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

غزل

کون کہتا ہے ترے دل میں اتر جاؤں گا — میں تو لمحہ ہوں تجھے چھو کے گزر جاؤں گا
شب کے چہرہ میں کوئی رنگ تو بھر جاؤں گا — چل پڑا ہوں تو میں اب تا بہ سحر جاؤں گا
آسمانوں کی صفیں کاٹ کے پہنچا تھا یہاں — اب تری آنکھ سے ٹوٹا تو کدھر جاؤں گا
اپنی نظروں کا کوئی دائرہ بن کہ مرے گرد — ورنہ ان تیز ہواؤں میں بکھر جاؤں گا

(رشید قیصرانی)

تاریخی جلسہ سالانہ ملائیشیا-100 سالہ پروگرام

13 دسمبر سے 28 دسمبر 2022ء تک قیام کی روداد

لیڈی امۃ الباسط ایاز-لندن

مجھے اپنی یادداشت کے لئے کچھ لکھ کر محفوظ کرنا مقصود ہے۔ آج جبکہ ملائیشیا سے واپس آئے صرف ایک ہفتہ ہی ہؤا ہے سوچا کہ تازہ تازہ یادوں کو جمع کرلوں بعد میں انسان گھر کی مصروفیات میں بہت کچھ بھول جاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے ساتھ ہم نے یہ سفر اتحاد ایئر لائن سے سے شروع کیا جبکہ لندن میں 13 اور ملائیشیا میں موسم کا درجہ حرارت 30 ڈگری تھا۔ اتنا تضاد تھا کہ کچھ نہ پوچھیں۔ مگر وہی کہ "جالپٹ جالہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر"۔ ہم بھی اللہ پہ توکل کر کے خوشی خوشی ملائیشیا روانہ ہوگئے۔ سفر لمبا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب نے ابو ظہبی میں سفر بریک کر کے تین گھنٹے ایئر پورٹ پر ہی قدرے چہل قدمی اور آرام کر لیا۔ جہاز بہت بڑا اور آرام دہ تھا اور کافی Smooth فلائٹ تھی مگر ابو ظہبی سے آگے جب ہم روانہ ہوئے تو الامان والحفیظ والی بات تھی۔ جہاز ایسے ہچکولے کھا رہا تھا گویا ہم Roller Coaster پر بیٹھے ہیں۔ دو گھنٹے مسلسل اچھلتا رہا بلکہ کھانا بھی نہیں دیا۔ Toilet کی بتیاں بھی سرخ کر دیں اور اناؤنس کیا کہ تمام ایئر ہوسٹس بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھی رہیں۔ خیر خدا خدا کر کے یہ خطرہ ٹلا اور ہم سب ذرا حرکت کرنے لگے۔ الحمدللہ۔

ایئر پورٹ پر ہماری جماعت کے بہت سے بہن بھائی آئے ہوئے تھے بلکہ کچھ زیادہ ہی تھے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ پر بھی یہاں آئے ہوئے تھے۔ دوسرے ممالک سے مثلاً انڈونیشیا، کیمرون اور ملائیشیا کی لجنہ کی عاملہ ممبرات بھی جو مجھے پہلے سے ہی جانتی تھیں آئی ہوئی تھیں۔ بڑی محبت اور تپاک سے ملیں۔ ہم بذریعہ کار ہوٹل Siri پہنچ گئے کہ کچھ آرام کرلیں۔

چونکہ افتخار صاحب کو حضور ایدہ اللہ نے بنفس نفیس ازراہ شفقت اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔ ان کو احباب جماعت معائنہ کے لئے لینے آگئے۔ اور مجھے لجنہ کی بہنیں ہوٹل سے مشن ہاؤس لے آئیں کیونکہ ہوٹل میں چھپنویں (56th) منزل پر سارا دن اکیلے رہنا مناسب بھی نہ تھا اور مجھے بھی اپنی پرانی لجنہ کی ممبرات اور پاکستانی بہنوں سے ملنا تھا۔ جو کئی کئی سالوں سے یہاں مقیم تھیں بلکہ کئی بہنوں سے ملنے پر علم ہؤا ان کو تو اب دسواں سال جارہا ہے۔ اس ملک میں کئی نئی آنے والی بہنوں نے جلسہ کے انتظامات کے لئے اپنی ڈیوٹیاں لگا رکھی تھیں۔ مجھے ملنے کے شوق میں صدر صاحبہ جو

ابھی چند ماہ پہلے ہی منتخب ہوئی ہیں انہوں نے مجھے سب سے ملوانے کا انتظام کیا ہؤا تھا کہ باری باری ضیافت، صفائی اور رہائش گاہ کے انتظام کرنے والی بہنیں آتیں اپنا تعارف کرواتیں اور میں بھی ان سے پوچھتی کہ آپ کو یہاں آئے کتنے سال ہوئے ہیں۔ سب بتاتیں کہ بس ہمارے لئے دعا ہی کریں ہم جلد کسی اور ملک چلے جائیں اور کچھ تو رونے بھی لگ جاتیں۔ میں ان کو تسلی دیتی اور کبھی کسی کی مشکلات اور بیماریوں کا علاج نہ ہونے کی وجہ سے پریشان حالت دیکھ کر میرا اپنا دل بھی بھر آتا۔ انہی دنوں میں ایک بہن نے جن کو ابھی صرف تین سال ہی ہوئے تھے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہنے لگیں کہ آنٹی جان (دراصل مجھے ملائیشیا کی کیا لوکل اور کیا پاکستانی سبھی اسی نام سے پیار سے بلاتی تھیں) کہنے لگی کہ آنٹی جان آپ فکر نہ کریں یہ ملئی لوگ بہت اچھے ہیں۔ ہم اپنے عزیزوں کو دور چھوڑ آئے ہیں ہماری ہر تکلیف میں یہی بہنیں ہمارے کام آتی ہیں اور بہت خیال رکھتی ہیں۔ اس پر مجھے ایک قسم کی تقریر کرنے کا موقع مل گیا جو میں چاہتی تھی کہ کوئی مناسب موقع کو پا کر بات ضرور کروں گی اور اپنی پاکستانی اسائیلم (Asylum) لینے والی پاکستانی بہنوں کو نہایت پیار سے سمجھاؤں گی۔ میں نے ساری بہنوں کو مجملہ بھی اور کچھ کو الگ بھی علیحدگی میں یہی سمجھایا کہ آپ کو جو یہ پلیٹ فارم ملا ہے یعنی ملائیشیا میں آکر کچھ وقت گزارنا اللہ کو منظور تھا آپ مایوسی اور گھبراہٹ کے سائے سے دور رہیں صبر اور شکر کا دامن تھامیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنا کر اپنے لئے بھی دعا کریں۔ اور اس جماعت کے لئے بھی جنہوں نے آپ کے لئے اتنے اچھے انتظامات کر رکھے ہیں۔ اور بالخصوص روزانہ دو نفل پڑھ کر خاص الخاص دعا حضور اقدس کے لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کو اور حضرت آپا جان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے جو دن رات آپ کو آرام اور سہولت مہیا کرنے کے لئے تجاویز اور انتظامات فرما رہے ہیں۔ حضور کو آپ کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کا بخوبی علم ہے۔ جبھی تو حضور گاہے بگاہے اپنے نمائندے مرکز سے بھجواتے ہیں کہ یہاں آکر آپ کے حالات کو جانیں اور مزید سہولتیں مہیا کریں آپ کو تو اس فارغ وقت سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ میں سے اکثر مجھے کہتی ہیں کہ ہمیں ان کی بولی نہیں آتی ہم ان سے بات نہیں کر سکتیں اور ان کو اردو نہیں آتی کیا کریں؟ میں نے بڑے پیار سے سب بہنوں کو بھی اور ناصرات کو سمجھایا کہ کوئی بھی

زبان سیکھنے کا فائدہ ہی ہوتا ہے۔ دوسرے کا مافی الضمیر بھی سمجھ جاتے ہیں اور اپنا بھی بتا سکتے ہیں۔ میں نے اپنا بتایا کہ میں احمد نگر سے بیاہی گئی افریقہ گئی تھی جہاں سواحیلی زبان بولی جاتی تھی۔ میں نے صرف تین مہینے میں یہ زبان کچھ پڑھ کر اور کچھ نوکروں سے ٹوٹی پھوٹی بول کر سیکھتی رہی اور صرف تین ماہ میں پوری زبان پر عبور حاصل کر لیا اللہ کے فضل سے جو آج تک کبھی کبھی ضرورت پڑنے پر کام آتی ہے۔ اور نہیں تو آپ انگلش ہی سیکھیں یہ تو انٹر نیشنل زبان ہے آپ جہاں کہیں بھی جائیں گی یہ زبان کام آئے گی اور یہ لوکل لجنہ تو سب ہی انگلش اچھی بولتی اور سمجھتی ہیں۔

اس سلسلہ میں مَیں نے جائزہ لیا اور معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ ایک بہن نے رضاکارانہ طور پر انگلش کلاسز شروع کر رکھیں ہیں۔ ایک نوعمر پاکستانی بچی جس کو اپنی والدہ کے ساتھ یہاں آئے تین سال ہی ہوئے تھے، ابھی یہاں پڑھائی کا سلسلہ شروع نہیں ہوُا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سمجھدار ہے اور انگلش بول سکتی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ روزانہ مشن ہاؤس میں آکر بہنوں کو انگلش سکھائے تا کہ وہ کم از کم ضروری بول چال آسانی سے کر سکیں۔ ڈاکٹر کے پاس جانا ہو یا ہوم آفس جانا ہو اور تمام ضروری جگہوں پر سکول اور کالج میں یا کہیں بھی جاب کے لئے Apply کرنا ہو تو انگلش سیکھنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ میں نے پتہ کروایا تو معلوم ہوا کہ صرف ایک بچی جس کا نام نمرہ ہے سرگودھا سے آئی ہوئی ہے۔ اس نے اس نیک کام کو شروع کیا ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے۔ میں نے اس سلسلہ پر بہت غور کرنے کے بعد ایک اور لڑکی جو پنڈی اسلام آباد سے آئی ہے اور اچھی پڑھی لکھی ہے اس کی والدہ بھی اسلام آباد میں کالج کی پروفیسر تھیں مخالفت کی وجہ سے خطرات درپیش تھے اب یہاں آکر بچی کی پڑھائی ادھوری رہ گئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اگر میں آپ کا نام انگلش کلاسز لینے کے لئے دوں تو عیشہ کیا آپ پڑھا سکو گی؟ بچی کی آنکھوں میں جو چمک میں نے دیکھی وہ بڑی امید افزا تھی اس نے فوراً ہی حامی بھر لی اور کہا کہ ہاں آنٹی جان اگر آپ کہیں گی تو یہ لوکل لجنہ مجھے اس خدمت کے لئے ضرور رکھ لیں گی۔ اسی دوران مجھے ملنے سیکرٹری تربیت تشریف لائیں میں نے لگے ہاتھوں ان سے بھی بات پکی کر لی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ میری خواہش اور ہماری بہنوں اور بچیوں کی ضرورت اور حالات کا تقاضا پورا ہو اور وقت کا صحیح استعمال بھی ہو جو ساری عمران کے کام آئے گا۔ چند ایک ہماری پاکستانی بہنیں جن کو ''اسائیلم سیکر'' کے نام سے لکھنا ہر گز پسند نہیں کرتی یہ تو لیبل لگا دیا جاتا ہے مجبوراً۔ اس نام سے ہی حکومتیں پناہ دیتی ہیں ہاں البتہ یہ بات میں نے بڑے زور دار الفاظ میں اپنی بہنوں کو سمجھائی ہے کہ آپ اپنے گھر، زمینیں اور دوکانیں بیچ کر یا ایسے ہی چھوڑ کر حالات سے مجبور ہو کر اپنے ملک کو چھوڑ کر آئے ہیں کونسا خوشی خوشی یہاں آکر عارضی ٹھکانہ بنا رکھا ہے ویسے تو دنیا ہی عارضی ٹھکانہ ہے۔ آپ گھبرائیں نا بلکہ ایسے ملک کی قدر کریں اور اپنے وقت کو اچھے طریقے سے ذکرِ خدا میں گزاریں اور مفید کاموں میں صرف کریں۔ یہی بات میں بار بار کہتی رہی۔

تھوڑی سی بہنوں کو ملنے کے بعد میں جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی بھی بتا دوں۔ ہم چونکہ جلسہ گاہ سے 60 میل دور تھے اس لئے ذرا جلدی ہوٹل چھوڑ کر جمعہ کی نماز اور جلسہ کے لئے چل پڑے۔ راستہ پہاڑی تھا اور سرسبز بھی مگر تھا پیچدار۔ سر بھی چکرانے لگا مگر خیر اس کی کس کو پرواہ تھی۔ ہم ایک گھنٹہ بعد مقام جلسہ گاہ پہنچ گئے جہاں کے تمام انتظامات نہایت شاندار تھے۔ بڑے بڑے بینر اور جھنڈے لہرا رہے تھے اور خوبصورت پوسٹرز سے جلسہ گاہ کو آویزاں کیا ہوا ماحول نہایت خوشگوار تھا۔ دریا کا کنارہ تھا پتھریلے زمین پر فرش بچھا کر مہمانوں کو آرام دیا گیا تھا۔ اور MTA کی ٹیم برابر ہمارے ساتھ تھی۔ نماز جمعہ کے بعد کھانے کا انتظام مارکی سے باہر کھلی فضا میں یعنی سائبان لگا کر کیا گیا تھا۔ مجلس عاملہ کی ممبرات اور صدر حلقہ جات اور صدر لجنہ سب کی خوب تواضع کی گئی۔ کھانے کے بعد خوبصورت کیک لایا گیا جس پر Centenary Jalsa بہت بڑا اور خوش رنگ لکھا گیا تھا جو سب معزز مہمانوں کو پیش کیا گیا جن کی تعداد قریباً ہچھتر تھی۔ اس کے بعد ہمیں ناریل کا پانی پیش کیا گیا جو بہت لذیذ تھا۔

اس کے بعد امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز احمد کی تقریر تھی۔ ان کے بعد دو ایک اور چھوٹی تقاریر تھیں اور پھر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا، الحمدللہ۔

چونکہ واپسی کے لئے بھی کوچز (Coaches) اور اپنی کاروں کا ہی انتظام تھا ہم سب بھی واپس آگئے۔ اگلی صبح جبکہ ہم ابھی ناشتہ کرنے ہی بیٹھے تھے کہ افتخار صاحب کو مرکز سے فون آیا کہ آج کا جلسہ کینسل ہو گیا ہے۔ ہم دونوں نے فکر مند ہو کر اِنَّالِلّٰہِ ہی پڑھا۔ جلسہ کینسل ہونے کی وجہ معلوم نہ تھی نہ ہی ہمیں بتایا گیا۔ ہم نے بے دلی سے اور افسردہ ہو کر ناشتہ کیا ہی تھا کہ دوبارہ فون آیا کہ ڈاکٹر صاحب اب پروگرام یہ ہے کہ آج ہنگامی صورت حال ہو گئی ہے۔ ہماری جلسہ گاہ سے کچھ ہی فاصلے پر دریا کی دوسری طرف لینڈ سلائیڈنگ (Land Sliding) ہوئی ہے۔ جس میں ہالیڈے ریسارٹ (Holiday Resort) میں آنے والے 25 افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور 9 لوگ ملبے کے نیچے دبے ہیں اور خدشہ ہے کہ دریا کے دوسرے کنارے جہاں آپ کا جلسہ ہو رہا ہے حکومت آپ کو اس خطرے سے مطلع کرتے ہوئے یہی کہے گی کہ آپ فوری طور پر اپنا سب سامان سمیٹ کر کہیں اور شفٹ کر لیں تاکہ کوئی جانی نقصان نہ ہو اس پر ہمارے نوجوان اور بزرگوں نے بھی خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوئے

تمام لوگوں نے آناًفاناً صرف 6 گھنٹوں میں سب کچھ مسجد سلام میں شفٹ کر کے جلسہ کی کارروائی جاری رکھنے کے لئے ساری جماعت کو اطلاعات ہر مقام پر کر دی گئیں ہیں۔ ایم ٹی اے والوں نے احسن طریق سے رابطے کر کے بذریعہ زُوم ZOOM ہر حلقہ ہر گھر اور ہر مجلس میں جلسہ سننے کے لئے مکمل طور پر تسلی بخش انتظام کر کے امیر صاحب کو اطلاع کر دی اور ادھر ضیافت کی ٹیم جس نے اب تک دوپہر کے کھانے کی دیگیں پکالی تھیں ہر علاقے میں بروقت پہنچادیں تا کہ جماعت کی محنت اور خرچ ضائع نہ ہو۔ اس طرح سے بڑے سکون سے جلسہ مسجد سلام میں جاری رہا۔ البتہ دن کی بجائے رات کو ہوُا۔ اس دن ڈاکٹر صاحب کی تقریر عورتوں کے لئے تھی۔ مرد حضرات بھی سن سکتے تھے اور میری تقریر عورتوں میں تھی مگر ملئی ترجمہ میں یوٹیوب پر سنی جا رہی تھی، الحمدللہ۔

اس طرح رات کے 12 بجے ہمارا جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوُا۔ اور اگلے دن بھی اسی جگہ بڑے اہتمام سے اور خوشی سے سارے پروگرام دیکھے اور سنے گئے۔ کل حاضری جلسہ کی کارروائی سننے والوں کی 3500 تھی۔ ایک لیڈی انڈونیشیا کی صدر لجنہ کی بھی تقریر میرے بعد تھی جو ملئی زبان میں تھی۔ بڑی اچھی تھی۔

پاکستان سے آئے ہوئے خاندانوں سے ملاقات

ان تین دنوں کے بعد ہمارا کام سارے اپنے پناہ گزین بھائی بہنوں کے لئے وقت وقف کر کے ان کی مشکلات جان کر کوئی سہولیات اور مشوروں سے نوازنا تھا۔

ہر روز لمبی لمبی نشستوں میں بیٹھ کر ایک ایک سے ان کی بات سننا اور موازنہ کر کے اس سلسلہ میں کام کرنے والوں کو ڈاکٹر صاحب ہدایات دیتے اور مفید مشورے بھی دیتے اور ملنے والوں کو تسلی بھی دیتے۔ ان کی خواہش کے مطابق جیسا کہ آج کل رواج ہی بن گیا ہے کہ ہر شخص کیمرے والا فون اٹھائے ہوتا ہے فون پر ہی فوٹو لے کر خوش ہو کر رخصت ہوتا۔ اس طرح عورتیں مجھ سے آکر ملتیں اور کہتیں کہ ہمیں بڑا شوق تھا کہ ان کی بیگم سے بھی ملیں سو ہم سب اب آپ کو دیکھنا اور ملنا چاہتے تھے اس لئے لجنہ ملائیشیا نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ اتنی بڑی تعداد میں پاکستانی بہنوں اور بچوں کو الگ الگ مل پائیں گی اور اس کے بعد لجنہ ملائیشیا بھی جن میں سے اکثر تو آپ کو دس دس سال سے جانتی ہیں۔ ملاقات کرنا اور آپ سے مل کر کچھ سوالات بھی پوچھنا چاہتی ہیں۔ میں نے اپنی کم علمی اور خلوص کی وجہ سے حامی تو بھر لی مگر قدرے فکر مند بھی تھی کیونکہ اردو میں تقریر کئی بار کر چکی تھی مگر انگلش میں کرنا ہو اور پھر ان لوگوں کے سوال نہ جانے کیا ہوں گے؟ وغیرہ وغیرہ مگر اللہ نے جب کسی سے کام کروانا ہو تو وہ خود ہی مدد کرتا ہے، الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کے چار دن بعد ہمیں 100 میل دور ایک علاقہ Kilang میں ڈاکٹر صاحب کو جماعت کے سکول دکھانے اور طلباء سے ملانے لے گئے۔ یہاں بہت بڑی جماعت ہے اور مجھے یہاں کی صدر مکرمہ عظمیٰ شکیل کے بڑے ہال والے گھر میں لے آئے۔ عاملہ ملئی لجنہ کی چار ممبرات میرے ساتھ تھیں اور مجھے گائیڈ کرتی اور بتاتی جاتی تھیں کہ یہاں کی لجنہ بڑا اچھا کام کر رہی ہے کئی حلقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اور ریجنل صدر بشریٰ صاحبہ جو نائب امیر صاحب کی بیگم ہیں۔ میری بڑی دوست ہیں کئی سالوں سے مجھے جانتی ہیں انہوں نے کافی اردو بھی سیکھ لی ہے۔ بڑی خوش مزاج اور محنتی ہیں۔ ساتھ ساتھ رہیں۔ جلسہ شروع ہونے سے پہلے لیموں پانی پیش کیا جاتا گرمی کی وجہ سے ہر طرف پنکھے چل رہے تھے۔ ہال بڑا تھا مگر پھر بھی گرمی لگ رہی تھی۔ تقریباً 150 عورتیں بچوں سمیت تھیں جو سب پاکستانی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھنا تو یہ تھا ہر ایک سے کہ آپ کہاں سے آئی ہیں اور کب سے یہاں پر ہیں مگر میں نے سب سے پہلے یہ پوچھا کہ میری کتنی بہنیں ربوہ سے آئی ہوئی ہیں۔ اس پر کافی تعداد میں ہاتھ کھڑے ہوگئے۔ جو دیکھ کر مجھے اپنا دیس ربوہ بہت یاد آیا اور دل بھر آیا۔

اب جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت کے لئے جو تلاوت کی آیات چنی تھیں وہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا کا مضمون لئے ہوئے تھی۔ اور حدیث جو پڑھی گئی وہ خاوند کے حقوق بیوی پر۔ اس پر میں نے اپنی تقریر میں تشریح بھی کر دی اور مردوں کے ذمہ عورتوں کے حقوق پیش کر دیئے۔ اس کے بعد ایک بچی نے نظم جو پڑھی بڑی خوش الحانی سے تھی میں نے اپنے فون پر ریکارڈ بھی کر لی ہے۔ عہد نامہ میں نے ہی خود کھڑے ہو کر کہلایا بھی اور پھر اپنی تقریر میں عہد کے الفاظ پر غور کرنے اور عمل کرنے کی کوشش کرنے کی تلقین بھی کی۔ بہنیں بہت خوش نظر آرہی تھیں اور سر ہلا کر تائید کر رہی تھیں۔ نظم "میرا بچپن جہاں گزرا وہ بستی چھن گئی کیوں کر" پڑھی گئی جسے سن کر جذبات قابو میں نہ رہے اس لیے کہ وہ قادیان کے جلسہ کا دوسرا دن بھی تھا۔ میں نے موقع کی مناسبت اور حالت کے مطابق بہنوں سے باتیں کیں۔ بچوں کی تربیت اور اس ماحول میں بچوں کو اپنا دوست بنائیں اور پیار سے سمجھایا کریں۔ مجھے کئی بہنوں نے بتایا ہے کہ سکولوں میں داخلہ اور جاب نہ ملنے کی وجہ سے بچے گھروں سے دیر تک باہر رہتے ہیں اور دوسرے لڑکوں سے لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور شکائتیں بھی پولیس والوں کو کر دیتے ہیں اور سزا دلواتے ہیں چونکہ مختلف طبقوں اور مذہبوں کے لوگ یہاں آکر سیاسی پناہ (Asylum) لے کر رہ رہے ہیں اس طرح کے اور بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ ان سب کو جن کا حل ہماری جماعت ہر ممکن طریقے سے کرتی ہے اور ہر ممکن مدد بھی مہیا کرتی ہے۔ میں نے ان سب کو اپنی بولی میں سمجھایا کہ آپ اپنی مجبوری حالات کی وجہ سے یہاں آتو گئے ہیں مگر ملائیشیا کی جماعت کا فرض تو

نہیں بنتا کہ آپ کو ایک لمبا عرصہ کے لئے تمام سہولیات بمع مکان اور اخراجات کے مہیا کرے یہ تو ان لوگوں کے اعلیٰ اخلاق اور انسانی ہمدردی ہے کہ آپ سب کو خوش آمدید کہتے ہیں اور حتی المقدور سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔ مہمان تو صرف تین دن کا ہوتا ہے اور یہاں آپ میں سے اکثر تین سال سے زیادہ عرصہ رہ چکے ہیں آخر خدا تعالیٰ تو ساتھ ہے وہ جانتا ہے دلوں کا حال اور احوال اور دیکھیں کس طرح ہمارے ہزاروں خاندان دوسرے ممالک میں جا کر آباد ہو چکے ہیں اور نئی زندگی سے آرام کے دن گزار رہے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور اس ملک ملائیشیا کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ جو انسانوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا کیسے شکر گزار ہو گا۔ ان لوگوں کی بہت اچھی عادتیں اور باتیں ہیں جو ہم سب کو اپنانی چاہئیں مثلاً روزانہ صبح نہا کر سکول جانا ہے اور واپس آکر بھی نہا کر رات کا کھانا کھاتے ہیں۔ ہمیشہ مسکراتے اور خوش چہرے سے ملتے ہیں۔ پردہ کی ہی مثال لے لیں ہم لوگوں سے اچھا پردہ کرتے ہیں۔ بچپن سے ہی چھوٹی بچیوں کو سکارف اوڑھنا سکھایا جاتا ہے اور کبھی کسی عورت کے بال نہ ماتھے پر نظر آتے ہیں اور نہ برقعے سے باہر چوٹی لٹکی ہوئی آپ دیکھیں گے۔ مل جل کر رہتے اور کھلے دل سے ہر ایک سے پیار کرتے ہیں اور عزت کرتے ہیں۔ چونکہ میں اس ملک میں کئی مرتبہ آتی ہوں اور ان میں سے کئی بہنیں لندن کے جلسہ پر آتی ہیں اور میرے گھر دعوت طعام کا بھی اب تک ذکر کرتی ہیں اور شکریہ ادا کرتی ہیں اور ہاں یہ بھی بتاتی چلوں بہت سی بہنیں آپ کی طرح یہاں پلیٹ فارم سے گزر کر اب آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ، کینیڈا اور اب تو لندن بھی آرہی ہیں۔ مجھے اکثر فون کرتیں اور ایسی ہی باتیں یاد دلاتی ہیں کہ آپ ہمارا حوصلہ بڑھایا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ جب آپ اپنے تجویز کردہ ملکوں میں جائیں گی تو اپنی لوکل جماعت کی بہنیں میٹنگز میں آپ سے پوچھا کریں گی کیسی گزری آپ کی ملائیشیا کی دلچسپ باتیں اور کچھ مشکلات کیسی تھیں ضرور آپ صبر اور شکر سے ہی وقت گزار رہی تھیں۔ اپنی ان بہنوں کو آپ اپنے اچھے اخلاق اور علم سے متاثر کریں ان سے بہت سی اچھی باتیں سیکھیں اور اپنی خوبیاں اور ہنر جو آپ رکھتی ہیں ان کو سکھائیں فائدہ پہنچائیں۔ انگلش زبان سیکھ کر یہاں سے آپ نے آگے جانا ہے یہ دل میں ٹھان لیں اور ایسی پیاری یادیں چھوڑ کر جائیں کہ یہ اس طرح آپ سب کو یاد کریں جس طرح مجھ سے ان بہنوں کا ذکر اتنے پیار اور محبت سے کرتی ہیں جنہوں نے مجھے آنٹی جان کا خطاب دیا اور مجھے فون بھی کرتی ہیں تو اسی پیارے نام سے یاد کرتی ہیں۔ الحمدللہ۔

آپ سب سے مجھے بہت پیار ہے اور ڈھیروں دعائیں ہیں۔ اللہ میاں جلد آپ سب کے لئے بہترین جگہ پر لے جانے کا انتظام کرے مگر یہ ضرور ذہن میں رکھیں کہ اچھی یادیں چھوڑ کر جائیں اور اچھے کام کر کے جائیں کہ خدا تعالیٰ بھی راضی ہو اور ملائیشیا جماعت بھی خوش ہو جس نے اتنے مشکل حالات میں آپ کا ساتھ دیا۔ جَزَاكُمَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة۔

اب کل مجھے لجنہ ملائیشیا نے کہا کہ آپ نے اردو میں بہت باتیں کر لی ہیں اب ہماری لوکل لجنہ، عاملہ اور ممبرات جو 100 سے اوپر ہوں گی آپ سے انگلش میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہیں کچھ سوال و جواب بھی ہوں گے۔ میں نے حامی تو بھر لی ہے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ آمین۔ سو پروگرام کے مطابق مجھے ہوٹل سے لینے چند عاملہ ممبرز آئیں اور اپنی کار میں مجھے ساتھ لے کر مشن ہاؤس کے بڑے ہال میں جسے خوبصورت اور سجی دھجی کرسیوں پر بیٹھی ساری بہنیں (جو اسی ملک کی تھیں) موجود تھیں۔ صدر صاحبہ قدسیہ جواہری نے کہا کہ آپ ہی کا انتظار تھا ہمارا باقی پروگرام ہو چکا ہے۔ اب سارا وقت آپ کے لئے ہی ہے آئیں تقریر شروع کریں۔ میں نے بسم اللہ پڑھ کر تشہد سے مافی الضمیر جو سوچ کر آئی تھی زبانی بولنا شروع کر دیا۔ بچوں کی تربیت، ماؤں کی ذمہ داریاں اور اسلامی آداب سبھی کچھ بتاتی رہی۔ آخر میں ایک بہن نے سوالات کا سلسلہ شروع ہونے پر ہاتھ کھڑا کر کے پوچھا کہ میرا جوان بیٹا ہے اور راتوں کو دیر سے گھر آتا ہے آنے پر اس کا باپ اس پر برس پڑتا ہے اور اس طرح ہم دونوں میں بھی جھگڑا ہو جاتا ہے کہ شکر کرو کہ وہ گھر تو آگیا ہے۔ ایسے میں کیا کرنا چاہیئے؟ یہ سوال بہت سنجیدہ اور اہم تھا اور بھری مجلس میں ایک ماں کو اس کی بچپن سے تربیت نہ کرنے پر سرزنش کرنا مناسب نہ تھا لیکن بہر حال میں نے مجملہ ممبرات کو اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ کے مطابق بچوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے خود ماں باپ کو ان کے لئے رول ماڈل بننے کی طرف توجہ دلائی اور کئی مثالیں دے کر بتایا کہ آپ وہ کام یا وہ بات ہر گز بچوں سے نہ کہیں یا کریں جو آپ خود نہیں کرتیں۔ اپنا اچھا نمونہ دکھائیں مثلاً نمازیں وقت پر باوضو ہو کر پڑھنا چاہیے۔ باپ لڑکوں کو ساتھ لے جا کر مسجد میں نماز ادا کرے۔ اور بچیاں گھر میں ہوں تو اپنی امی کے ساتھ نماز پڑھ لیں بلکہ جماعت کریں اس طرح سے اگر خدا کی یاد بچوں کے دل میں رچ جائے گی تو بچے کبھی نہیں بھٹکیں گے۔ خدا کا پیار، اس کا خوف دل میں ہے تو ہر کام میں اللہ ہی کا نام لیں گے اور شکر الحمدللہ پڑھ کر ہی کریں گے۔ آپ گھبرائیں نہیں بلکہ خود بھی اس فکر مندی پر دعائیں بہت کریں صدقہ بھی روزانہ بچوں کے لئے دیتی رہیں خواہ تھوڑا ہی ہو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا، انشاء اللہ۔ ان کے بعد ایک اور بہن نے اپنا ہاتھ کھڑا کر کے یہ سوال مجھ سے کیا کہ کیا کبھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ آپ کا جھگڑا ہوا ہے؟ اس پر ہال میں قہقہہ لگا اور سب میرے جواب کے منتظر ہی تھے کہ بہنوں نے خود ہی جواب دے دیا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی ایسا ہوا ہو۔

سوالات کا سلسلہ کافی دیر چلتا رہا اور میں اپنے علم کے مطابق جواب دیتی رہی۔ آخر نماز ظہر کا وقت ہونے والا تھا بہنوں نے گروپ فوٹوز کی اجازت صدر صاحبہ سے لے کر میرے گرد گھیرا بنا لیا اور بعد میں باری باری عاملہ کی بہنوں نے بھی اجازت سے پردہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے قریباً سبھی نے تصویریں لیں۔ تصویر لینے کا رواج بہت عام ہو گیا ہے۔ جس کے لئے میں بہت احتیاط ملحوظ رکھتی ہوں۔ اگر کہیں کوتاہی یا کسی بہن کی نافرمانی کی وجہ سے منہ سے ماسک اترے ہوئی کوئی تصویر کسی نے لے لی ہو تو معاف کیجئے وگرنہ صدر صاحبہ ہمیشہ اعلان کر دیتی تھیں کہ تصویر نہ لیں۔

یہاں میں نے دیکھا کہ جماعت کو خلیفہ وقت سے بہت محبت اور قدر ہے اکثر مائیں اپنے بچوں کے مربی، واقف زندگی اور وقفِ نَو ہونے کا بتا کر تعارف کرواتیں اور حضورِ انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے کا کہتیں۔

لجنہ اماء اللہ کی تعلیمی سرگرمیاں

اب میں تھوڑا سا تعلیم کا پروگرام بھی بتاتی چلوں۔ یہاں کل ملک میں 25 مجالس ہیں اور اب تعداد اتنی بڑھتی جا رہی ہے کہ جماعت نے 6 ریجنز بنا کر کام کو اچھے رنگ میں کرنے کے لئے تقسیم بنا دی ہے۔ اور اس وقت لجنہ کی کل تعداد اڑھائی ہزار ہے اور ناصرات الاحمدیہ 3 ہزار ہیں۔ ہمارے سکولوں کا کچھ مسئلہ ہے۔ کئی سکول آن لائن ہیں اور زُوم پر سبھی پڑھائی ہوتی ہے۔ پھر بھی جو کوشش ان بچوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے کے لئے ہونی چاہیے وہ نہیں ہو رہی اس وجہ سے اکثر بچیاں مجھے گھبرا کر کہتی ہیں کہ ہم کیا کریں مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں مگر یہاں ایسا موقع نہیں بن پا رہا۔ ان کے لئے بھی میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ جلد کہیں جانے کا انتظام ہو جائے۔ آمین۔

دعا کیجئے ہمارے حافظ فضلِ ربّی صاحب کو جنہوں نے حضور انور کے ارشاد پر بڑے ہی عمدہ طریقہ سے آن لائن کلاسز ساری دنیا میں جاری کی ہوئی ہی۔ یہاں ایک دن اپنی باری پر مجھے ایک محترمہ ناصرہ منور صاحبہ اپنی بیٹی کے ساتھ خاص طور پر ملنے کا ٹائم لے کر آئیں بڑی سادہ اور معزز خاتون تھیں ان سے مل کر مجھے بہت سی ملائیشیا کے معلومات حاصل ہوئیں جو اس سے پہلے آج تک کسی نے نہیں بتائی تھیں۔ مختصر تعارف کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ یہاں تعلیم القرآن کی انچارج ہیں اور حافظ فضل ربّی صاحب کے ذریعے ہدایات لے کر بچوں کو اور بڑوں کو قرآن کریم کا صحیح تلفظ سکھاتی ہیں اور باقاعدہ قرأت میں بھی ماہرانہ صلاحیت رکھتی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر تو آپ کی اپنی قرأت بھی اچھی ہوگی کیونکہ میری بیٹی نے بھی ان کی کلاس پاس کی ہے اور وہ اچھی تلاوت کرتی ہے اور قرأت کے مقابلہ میں انعامات بھی لیتی ہے۔ ماشاء اللہ۔ اس پر میں نے ان سے تھوڑی سی تلاوت سنانے کی فرمائش کی جو انہوں نے بسم اللہ کر کے شروع کر دی۔ اللہ کے فضل سے بہت اعلیٰ اور صحیح تلاوت تھی جسے سن کر بڑا سرور حاصل ہوا۔ الحمد للہ میں نے ان کی بچی سے بھی بات چیت کی کہ بیٹا آپ کیا کرتی ہیں۔ وہ کہنے لگیں میں قرآن کریم حفظ کر رہی ہوں۔ تین پارے حفظ کر چکی ہوں۔ الحمد للہ۔

اس ضمن میں مزید پوچھنے پر مجھے بتایا کہ لجنہ کی کُل تجنید 700 ہے جو ان کلاسوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ 150 ممبرات جنہوں نے قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ باقاعدہ طور پر مکمل پڑھ لیا ہے اور ترجمہ بھی پڑھ رہی ہیں یہاں میں پھر کہوں گی کہ زبان کا مسئلہ بہت بڑا ہے۔ مدرسۃ الحفظ کا مکرم حافظ فضل ربّی سے براہِ راست رابطہ ہے۔ اور اللہ کے فضل سے سترہ بچیاں حافظہ قرآن بن رہی ہیں۔ بتایا کہ ہماری دس کلاسز ہوتی ہیں، ماشاء اللہ۔ جس روز میں Kilang گئی وہاں کی جو صدر ہیں مکرمہ عظمیٰ ان کی بچی ماشاء اللہ چودہ سال کی ہیں اور حافظ صاحب سے آن لائن پڑھ کر قرآن کریم مکمل حفظ کر چکی ہیں۔ میں نے اس بچی کو انعام دینے کو کہا مگر میرے پاس اس وقت کچھ تھا نہیں۔ اس نے سکول کے انعامات کے ساتھ "حفظ قرآن" کا بھی انعام اور سرٹیفکیٹ مجھ سے لیا۔ دوسری بہت سی طالبات کے ساتھ پھر بعد میں الگ تصویر بھی صدر صاحبہ اور میرے ساتھ کھنچوائی۔

اللہ تعالیٰ مکرم حافظ فضل ربّی کو اپنی اس خدمت کا بہت بڑا اجر عطا کرے۔ آمین۔ اس بچی کی والدہ نے حافظ صاحب کے لئے ایک تحفہ بھی میرے ہاتھ بھجوایا ہے۔ جَزَاکُمُ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ مجھے یہ بھی مکرمہ ناصرہ منور جو قرآن کی ہیڈ ٹیچر ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم کلاس میں حضرت مسیح موعودؑ کی 50 کتابیں آن لائن پڑھا کر بہنوں کو سمجھاتے اور دہرائی کراتے ہیں۔ 150 ممبرات لجنہ ہیں جو ان کلاسوں میں باقاعدہ شامل ہوتی ہیں چونکہ یہ آن لائن کلاسز ہوتی ہیں اس لئے بہنوں کے لئے ان میں گھر بیٹھے شامل ہونا بہت آسان ہو گیا ہوا ہے، الحمد للہ۔

جو چیز مجھے بے حد خوشی دے گئی وہ یہ ہے کہ جب دس سال قبل میں پہلی بار ملائیشیا گئی تھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ میں بڑی اجنبیت محسوس کرتی تھی۔ چند اسائیلم سیکر (Asylum Seeker) بہنیں میرے پاس روزانہ ظہر اور عصر کی نماز کے بعد آ کر میرے پاس بیٹھتیں اور اپنے حالات بتاتیں وہ نہایت درد بھرے اور پریشان کرنے والے ہوتے تھے۔ ان کی باتیں سن کر اس قدر فکر مند ہو جاتی تھی کہ رات کو ہوٹل میں آ کر سو نہ سکتی اور نہ ہی ڈاکٹر صاحب کو بتا سکتی تھی کیونکہ وہ بھی ان کے حالات سن سن کر پریشانی میں کم ہی سو پاتے تھے۔ ایک دوسرے سے مشورہ بھی نہ کر پاتے تھے ہمارے پاس کوئی حل بھی تو نہ تھا۔ ایک روز میں نے اپنی ان بہنوں سے پوچھا کہ آپ کا روزانہ کا معمول کیا ہوتا ہے اپنے گھروں میں؟ کہنے لگیں کچھ بھی تو

نہیں آنٹی جان۔ کاش ہم بچوں کو سکول بھجوا سکتے۔ مردوں اور لڑکوں کو کام کاج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر چھپ کر کوئی کرتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو قید میں ڈال دیتے ہیں۔ کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں ہی رہتی ہیں اور سوتی رہتی ہیں اور اب تو بیمار بھی ہونے لگی ہیں۔ دوائی بھی نہیں خرید سکتے۔ بہت کم الاؤنس ملتا ہے۔

ان کی باتیں سن کر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے ان سے کہا کہ میری بہنو! خدا نے آپ کو ہاتھ پاؤں دیئے ہیں اور چل پھر بھی سکتی ہیں ہمت کریں اور بہت سے کام ہیں جو آپ گھر بیٹھے بھی کر سکتی ہیں۔ آپ سب سے پہلے دعا کر کے اور بسم اللہ کر کے اپنے بچوں کی تربیت پر زور دیں۔ ربوہ کے علاوہ پاکستانی ملک سے یہاں آکر بھی آپ کو اسلامی ماحول مل گیا ہے۔ زبان دانی کا مسئلہ آپ نے خود حل کرنا ہے۔ میں نے بار بار شروع میں بھی اس بات پر زور دیا اور اپنے گھر میں کھانا پکا کر آپ ہوٹل میں بیچ سکتی ہیں۔ کپڑے سی کر اپنی محنت سے آمدنی پیدا کر سکتی ہیں۔ ایک دن یونہی بیٹھی باتیں کرتے کرتے مایوسی کے سائے ہٹانے کے لئے میں نے ایک ٹشو پیپر لے کر اس کو لفافے کی شکل میں فولڈ کر کے کہا کہ اگر آپ کو سموسے کھانے کا شوق ہے تو اس طرح سے میدے سے روٹیاں بنا کر یا پف پیسٹری بازار سے لے کر اس میں قیمہ اور آلو اور مٹر بھجیا بنا کر بھر کر تل لیں میں نے کہا کہ افریقہ کے سموسے میں آپ کو بنانا سکھاتی ہوں جو میں نے خود 300 سموسے مسجد مورو گورو افریقہ کے افتتاح کے موقع پر بنائے تھے۔ اس وقت میرے بچے بھی بہت چھوٹے تھے۔ آپ میدہ، قیمہ، پیاز وغیرہ لائیں میں یہاں مشن ہاؤس میں ہی سسٹر لیلیٰ سے اجازت لے کر آپ کو سموسے بنانا سکھاتی ہوں۔ بہت سارے ہم بنالیں گے اور اس روز یہ میری طرف سے ٹی پارٹی ہوگی آپ کیک تو گھروں میں بناتی ہی ہیں۔ سب مسجد کے قریب رہنے والی سب بہنوں نے اس سے اتفاق کیا اور اگلے ہی روز سب کچھ مہیا کیا اور میں نے ایک چھوٹے سے میز پر جس پر سسٹر لیلیٰ جو مربی صاحب کی بیگم ہیں نے بھی بڑی خوشی سے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ساتھ شامل ہو کر ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اس طرح سے ہم نے ایک گھنٹہ سے کم وقت میں ہی سموسے تیار کر لئے اور مشن ہاؤس کے کچن میں فرائی کر لئے اور سب نے مل کر میز سجا کر کھائے اور لطف اندوز ہوئیں۔ اس طرح بہت سی بہنوں نے سموسے بنانے سیکھ لئے اور میں نے کہا کہ اب آپ گھر میں بیٹھی سموسے بنا بنا کر کسی ہوٹل مینجر سے بات کر لیں اور فروخت کریں۔ مناسب قیمت لگائیں اپنا خرچہ ضرور نکالیں اور اجرت بھی لیں اس طرح سے چند دنوں میں آپ کا کاروبار چل نکلے گا اور واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ آج ان میں سے کئی بہنوں نے جو ابھی تک وہیں ہیں اور اپنے ریسٹورنٹ کھول رکھے ہیں اور جو بہنیں سلائی کا کام جانتی تھیں انہوں نے میری بات سنی کہ کام ہاتھ سے کرتی جائیں خواہ کھانا پکانا ہو یا سلائی کرنا ہو ذکرِ خدا سے اپنی زبان کو تر رکھیں۔ اللہ کا شکر بھی کریں کہ اس جماعت نے آپ کو اتنی عزت بھی دی ہے اور پیار بھی دیتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اسی چیز کو آگے بڑھاتے ہوئے جماعت اور لجنہ نے مل کر ان صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک چھوٹے ہال میں سلائی سنٹر کھول لیا اور جو بہنیں ماہر تھیں ان کو ٹیچر بنا کر کام کروانا شروع کیا۔ جہاں ہماری بہنوں کو کام ملنے لگا جس کے لئے گورنمنٹ نے کام کی نوعیت کو دیکھ کر ہمیں گرانٹ بھی دینی شروع کر دی ہے۔ اور اس سنٹر کا نام لیڈی ایاز سلائی سنٹر رکھ دیا یہ دیکھ کر تو میں اب حیران ہی رہ گئی اتنی ترقی کر رہی ہیں ہماری بہنیں رازق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ہمتِ مرداں مددِ خدا کے مطابق اللہ نے ان کو تین سنٹر کھولنے کی بھی توفیق عطا فرمادی ہے جو اب ملک بھر میں مشہور ہیں اور دور دور سے ان کو مختلف چیزیں بنانے کے لئے آرڈر آتے ہیں اور خاصی آمد کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ کی دعا کے ساتھ جو چیزیں بناتی ہیں ان کی فہرست بہت بڑی ہے اگر ممکن ہوا تو کوئی تصویر حاصل کر کے بھجوا سکوں گی۔ مکرمہ آنسہ شکیل ان سنٹرز کی سرپرست ہیں بڑی محبت اور محنت سے بہنوں کو سکھاتیں، حوصلہ بڑھاتیں اور مدد بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

جب اللہ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہے تو دل اس کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ آپ کو علم ہی ہوگا کہ ہمارے پہلے مبلغ مولانا محمد حسین ایاز صاحب تھے۔ جماعت نے بچوں کی تعلیم کے لئے سکول بھی کھولے ہیں جہاں آج ان کی تقسیمِ اسناد کی تقریب تھی۔ بچوں کو پرائز بھی دیئے اور کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کو مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز نے انعامات اور 100 رنگٹ (جو یہاں کی کرنسی ہے) سندات کے ساتھ دیئے۔ اور وہ سب جنہوں نے 75 فیصد سے زیادہ نمبر لئے ان کو میڈل دیئے۔ اس طرح کے 5 سکول سارے ملک میں بنا کر جماعت اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھ رہی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ صحت و تندرستی کا بھی حتی المقدور خیال رکھے ہوئے ہے۔ ایک چھوٹا سا میڈیکل سنٹر بھی کھول رکھا ہے جہاں ایک ڈاکٹر صاحب مستقل کام کر رہے ہیں اور ہمارے پناہ گزین بھائی بہنوں کو دوائیں مفت دی جاتی ہیں۔ نیز ہماری مخلص بہن سسٹر امۃ السلام جن کو ہم سب (UMI) کہتے ہیں کئی سالوں سے ہومیوپیتھی دوائیاں بنا کر اور مریضوں کی تشخیص کر کے مفت میں دینے کا کام کر رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریر کردہ کتاب علاج بالمثل کے مطابق علاج کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اچھی سمجھ اور جذبہ دے رکھا ہے۔ دوائیاں بنا کر لیبل لگا کر اور دوائیوں کے نام لکھ کر لفافوں میں بند کر کے دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور تجربہ میں برکت دیتا جائے۔ یہ بھی جماعت کی خدمت کا ایک بہترین طریق ہے۔ مشن ہاؤس کے پہلو میں ہی ان کو ایک چھوٹا سا کمرہ بنا دیا گیا ہے جہاں وہ اپنے

مقررہ وقتوں پر موجود ہوتی ہیں۔ ہیں بھی بڑی خوش مزاج۔ میں نے تو ان کے گرد دوائی لینے والوں کا ہجوم دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس خدمت کی بہت جزا دے۔

لگے ہاتھوں مشکلات کی شکار بہن بھائیوں کی مدد کے لئے میں یہ بھی درخواست کروں گی کہ اگر ممکن ہو تو وقتاً فوقتاً وقفِ عارضی کے لئے حضور اقدس کی اجازت اور رہنمائی لے کر وہاں ضرور جائیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء اور ثواب حاصل کریں۔

ڈاکٹر صاحب کی خواہش تھی کہ وہ چند یوم قبل وفات پانے والے امیر صاحب کی قبر پر دعا کے لئے ضرور حاضر ہوں اس کے لئے مصروفیت میں سے وقت نکالنا مشکل تو تھا ہی کیونکہ ہمارا احمدیہ قبرستان شہر سے کافی دور ہے۔ ایک اونچی پہاڑی پر بالکل پوری اونچائی پر موصیان کی قبریں ہیں۔ اور پھر درجہ بدرجہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سب کی قبروں پر دعائیں کرنے کا موقع جماعت نے بنا دیا اور تین چار کاروں میں ہم چار عورتیں تھیں باقی مرد حضرات تھے۔ نئے امیر صاحب، مربی صاحب اور باقی بڑے معتبر بزرگ بھی شامل ہو گئے تھے۔ ہم عورتیں تو ایک سو ساٹھ سیڑھیاں نہ چڑھ سکتی تھیں ہم کار میں ہی بیٹھی رہیں مرد حضرات سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد تو وہ بھی ہمیں دکھائی نہ دیتے تھے۔ اتنی اونچی پہاڑی تھی کہ پتھروں کی بنی سیڑھیاں بغیر سہارے اور چھڑی کے چڑھنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ آپ نے ماؤنٹ کیلمنجارو (Kilimanjaro) کے بعد اتنی چڑھائی اتنے سالوں کے بعد بغیر سہارے کے کیوں کر سر کر لی کہنے لگے کہ بس ایک جذبہ ہی تھا جو مجھے چڑھنے کی ہمت اور طاقت دے رہا تھا۔ بتایا کہ 100 سیڑھیاں چڑھنے کے بعد قدرے سانس پھول گیا تھا اور بیٹھنے کی بھی کوئی جگہ نہ تھی اور ہمارے موصی مرحومین تو اس سے اوپر آرام فرما رہے تھے۔ لہٰذا ہمت کر کے خدام کے ساتھ میں بھی چڑھ گیا۔ الحمد للہ۔ دعا کے بعد دل کو تسلّی اور سکون ملا کیونکہ ان امیر صاحب کی قیادت میں کئی بار ملائیشیا آتے رہتے تھے۔

اس کے بعد واپسی پر ایک ریسٹورانٹ کے افتتاح میں شامل ہوئے جو مقامی صدر لجنہ نے کھولا ہے۔ یہاں ظہرانے کے بعد دعا کروائی اور ہم نمازوں کے لئے مشن ہاؤس آ گئے اور پھر سیدھے اپنے ہوٹل آ گئے کہ رات کو کچھ پیکنگ کر لیں اور صبح سفر کی روانگی مشن ہاؤس سے ہی ہونا ہے۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت اور لجنہ کی بہنیں اور بچیاں موجود تھیں اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے اور ڈاکٹر صاحب سے بچوں نے چاکلیٹ لیں اور مل مل کر ہاتھ ملاتے اور دعائیں لیں۔ اس کے بعد لمبی دعا کے ساتھ ہم مشن ہاؤس سے رخصت ہوئے۔ سب ہمیں الوداع کہنے ایئر پورٹ پہنچے یہاں پھر وہی گروپس میں تصاویر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جلد ہی فائنل کال آ گئی اور ہم اتحاد ایئر لائن کے کاؤنٹر سے گزر کر جہاز میں سوار ہو گئے اور لگے شکرانے کی دعائیں پڑھنے اور آگے سفر کے لئے بھی بہت دعائیں کرنے۔ اس جہاز کی یہ خاص بات دلچسپی سے خالی نہ تھی کہ ہماری فلائٹ میں ملی جلی رنگ و نسل کی ایئر ہوسٹس تھیں ایک سے میں نے پوچھا کہ آپ کہاں سے ہو انگلش ہو؟ کہنے لگی نہیں میں یوکرائن (Ukraine) سے ہوں مجھے اسے دیکھ کر خوشی بھی ہوئی کہ اس بچی کو اپنی ہی لائن کا جاب اس جگہ آ کر مل گیا ہے۔ رازق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ سفر خوشگوار گزرا۔ ہم اگلے دن صبح 7 بجے لندن بخیریت تمام، حضور کی دعاؤں سے، اپنے گھر پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ شدید سردی تھی اور ہم نے موسم کے مطابق ملائیشیا کے ہی گرمی والے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور یہاں درجہ حرارت 5 ڈگری تھا۔

یہ تھا وہ تاریخی سفر جو ہم نے 2022ء کے آخر میں کیا اور اللہ کے فضل سے بہت معلوماتی، خوش کن اور ہمت بڑھانے والا تھا۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

نئے سال کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَجَوَارٍ مِّنَ الشَّیْطٰنِ وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ۔

(معجم الصحابۃ للبغوی: 1539)

اے اللہ! اس سال کو ہمارے اوپر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شیطان سے بچاؤ اور رحمان کی رضامندی کے ساتھ داخل فرما۔

ڈیٹرائٹ۔رہائش کا ایک مقام یا آشیانہ کی تلاش

زاہدہ ساجد

ساری دنیا سے مختلف نسلوں اور مذاہب کے لوگ زندگی کے معیار کو عمدہ بنانے اور بہتر مواقع روزگار کی تلاش میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ کچھ اپنے ملکی حالات سے تنگ آ کر یہاں سیاسی پناہ اور مذہبی آزادی کے حصول کو مدِ نظر رکھ کر آتے ہیں۔ مگر سب کے پیش نظر ایک ہی سوال ہوتا ہے کہ اتنے بڑے ملک میں رہائش کہاں اختیار کی جائے جہاں پر اُن کو اپنے اور اپنے بچوں کے لیے ان کے مزاج اور ضروریات کے مطابق سہولتیں میسّر آسکیں۔

ڈیٹرائٹ ان چند شہروں میں سے ایک ہے جہاں امریکہ میں نئے داخل ہونے والے مستقل رہائش کے متلاشی مسلمانوں کی اکثریت آباد ہونے کا سوچتی ہے۔ اس شہر میں مسلمان قریباًایک صدی سے زیادہ عرصہ سے آباد ہیں اور یہاں پہلی مسجد بھی قریباً100 سال سے قبل تعمیر کی گئی تھی۔ ڈیٹرائٹ اب ایک بڑی مسلم کمیونٹی کا گھر بن چکا ہے۔ خاص طور پر 'وین' (wayne) کاؤنٹی کے علاقے میں عرب مسلمانوں کی اکثریت آباد ہے۔ شہر میں ڈیڑھ سو سے زیادہ حلال کھانے کی جگہیں، پچاس سے زیادہ مساجد اور قریباًدس اسلامی سکول بھی ہیں۔ ایسے مونٹیسوری سکول بھی ہیں جن میں اسلامی تعلیمات بھی نصاب کا حصہ بن چکی ہیں۔

مشہور مساجد

یہاں کی مشہور مساجد اسلامک سینٹر آف امریکہ (شیعہ مسجد)، امریکن مسلم سوسائٹی۔ مسجد ڈیئربورن ہیں۔ ڈیٹرائٹ میں آج تمام نسلی پس منظر سے تعلق رکھنے والے مسلمان ہیں۔

مسجد ڈیئربورن

https://medium.com/ummah-wide/50-affordable-cities-in-america-for-muslims-84681ef95043

اِس شہر کو مسلمان چلاتے ہیں۔ یہ معلومات آپ کو درج ذیل لنک پر حاصل ہو سکتی ہیں:

وہ امریکی شہر جسے مسلمان امریکی چلاتے ہیں۔

https://www.bbc.com/news/world-us-canada-59212355

ڈیٹرائٹ کو ''موٹر سٹی'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ امریکی آٹوموبائل انڈسٹری کے تین بڑے آٹو مینوفیکچررز جنرل موٹرز، فورڈ، اور سٹیلنٹس نارتھ امریکہ) کریسلر (کا ہیڈ کوارٹر میٹرو ڈیٹرائٹ میں ہے، جی ایم موٹرز کا ہیڈ کوارٹر بھی ڈیٹرائٹ میں ہے۔ 2007ء تک، ریاستہائے متحدہ کے 310 متعین میٹروپولیٹن علاقوں میں ڈیٹرائٹ میٹروپولیٹن علاقہ برآمد کرنے والا نمبر ایک علاقہ تھا۔

ڈیٹرائٹ میں رہائش کے سالانہ اخراجات ملک میں رہائش کے اوسط اخراجات سے کم ہیں۔ لیکن یہ اب بڑھ رہے ہیں۔ ڈیٹرائٹ میں رہنے کے لیے بیشتر امریکہ کے شہروں کے مقابلہ میں بہت کم آمد میں بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ Niche نے ڈیٹرائٹ کو 2022ء کے اعداد و شمار کے مطابق سب سے کم آمد پر زندگی گزارنے والے سر فہرست 35 امریکی شہروں میں درج کیا ہے۔ تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ڈیٹرائٹ میں رہنے کی لاگت قومی اوسط سے کم ہے، پھر بھی اس میں غربت کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ذاتی رہائش کی لاگت، اور کرایہ پر رہنے کا خرچ ملکی اوسط سے کم ہے لیکن یہ سال بہ سال بڑھ بھی رہا ہے جیسا کہ ملک کے دوسرے علاقوں میں ہو رہا ہے۔ جولائی 2022ء، RENTCafe کی رپورٹ کے مطابق ڈیٹرائٹ میں اوسط کرایہ 1,176$ فی ماہ بنتا ہے جو پچھلے سال سے زیادہ ہے۔

(Posted on September 25, 2023 KeightAlex)

https://www.pods.com/blog/living-in-detroit

ڈیٹرائٹ میں تعلیم

ڈیٹرائٹ کی حکومت بغیر فیسوں کے تعلیم حاصل کرنے کے بہت سے مواقع مہیا کر رہی ہے۔ جی ای ڈی کا امتحان دینے اور ڈپلومہ حاصل کرنے کے لیے وظائف دے کر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ عوام کو اعلیٰ تعلیم کی ترغیب دینے کے لیے Detroit for Life اور Learn to Earn جیسے پروگراموں کو جاری کیا ہؤا ہے۔ بچوں کی تعلیم، سکولوں کے لئے معلامات، داخلے، فارم دوسری سہولیات وغیرہ کے جاننے کے لئے نیچے دی گئی لنک مفید ہے۔

https://www.detroitk12.org/Page/

Detroit Promise Detroit کے اہلِ رہائشیوں کے لیے تعلیمی اداروں میں ایسوسی ایٹ ڈگری، بیچلر ڈگری، یا ٹیکنیکل سرٹیفکیٹ کے لیے ٹیوشن فری تعلیم حاصل کرنے کا ایک بہترین موقع ہے۔ اخراجات کی فکر کیے بغیر اعلیٰ تعلیم کے تمام مواقع سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

ڈیٹرائٹ میں جماعت احمدیہ کا قیام

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے امریکہ میں تشریف لانے کے چند مہینے بعد ہی شکاگو میں جماعت احمدیہ کا پہلا مرکز قائم کیا لیکن وہاں پر پہلے سے افریقی مسلمانوں اور عرب مسلمانوں میں چپقلش چل رہی تھی۔ عرب مسلمان بیسویں صدی کے اوائل میں روزگار کی تلاش میں وہاں آئے تھے۔ حضرت مفتی صادقؓ نے مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ 1920ء کے موسم سرما کے دوران، آپؓ کو مسلم معاشرے کا صدر منتخب کیا گیا، جس کا مقصد علیحدگی پسندی کا خاتمہ کرنا اور امریکہ بھر کے متفرق نسلی پس منظر سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے درمیان اتحاد کو فروغ دینا تھا۔ موہنی(Mohni)، ایک غیر احمدی مسلمان اور ایک عربی اخبار السیرات کے مدیر کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اسی سال کے دوران حضرت مفتی صادق صاحبؓ نے کمیونٹی کے قومی ہیڈکوارٹر کو ہائی لینڈ پارک، ڈیٹرائٹ، مشی گن میں منتقل کر دیا۔ اس شہر نے متنوع نسلی پس منظر کے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ یہ اقدام پورے خطے میں مختلف مسلم حلقوں کو آپس میں جوڑنے کا باعث بنا۔ حضرت مفتی صاحبؓ کا قیام ڈیٹرائٹ میں کچھ ہی عرصہ رہا اور پھر شکاگو تشریف لے گئے۔

https://en.wikipedia.org/wiki/Ahmadiyya_in_the_United_States#cite_note-Turner119-33

امریکہ میں پہلی شہادت

امریکہ میں پہلے احمدی شہید کا خون ڈیٹرایٹ کی سرزمین پر بہایا گیا تھا۔ 8 اگست 1983ء کو ڈیٹرائٹ امریکہ میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ پینتیسواں جلسہ سالانہ 12-14 اگست 1983ء کو ڈیٹرائٹ، مشی گن کی اوک لینڈ یونیورسٹی میں ہونا تھا۔ اس سے چار دن پہلے مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو مشی گن میں شہید کر دیا گیا۔ اسی رات ایک اور گھر اور ڈیٹرائٹ جماعت کے مشن ہاؤس کو بھی آگ لگائی گئی۔ اوک لینڈ یونیورسٹی نے خوف کی وجہ سے جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ خبر سننے کے بعد ہدایت فرمائی کہ یہ جلسہ ملتوی نہ کریں۔ چنانچہ Huron Metropark ڈیٹرائیٹ مشی گن میں انہی تاریخوں میں جلسہ منعقد کیا گیا۔

ڈاکٹر مظفر احمد ڈیٹرائٹ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ایک فعّال کارکن تھے۔ خاص طور پر تبلیغ کا شوق رکھتے تھے اور اپنے پیشہ ورانہ مصروفیات کے باوجود اپنا زیادہ تر وقت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے رابطہ کرنے اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پھیلانے میں صرف کرتے تھے۔

https://www.alislam.org/library/books/US-Souvenir-1989.pdf

اکیسواں جلسہ سالانہ 1991ء میں ڈیٹرائٹ، میں ایسٹرن مشی گن یونیورسٹی کے احاطے میں منعقد ہوُا۔ جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کے اختتام پر انہوں نے امریکہ میں بھی لنگر خانہ چلانے کی ہدایات دیں۔ ڈیٹرائٹ میں جماعت احمدیہ کی کچھ اور مساجد اور رابطہ کے لیے معلومات درج ذیل ہیں:

مسجد محمود

1730 W Auburn Rd, Rochester Hills, MI, 48309 |

Phone: 248-293-0072

Email: info.det@ahmadiyya.us

https://masjidmahmood.us/index.php/latest-updates/

اپریل 2022ء کو روچیسٹر یونیورسٹی کے ڈاکٹر کیتھ ہیو اور 20 طلباء رمضان المبارک کے درس میں شامل ہونے کے لیے مسجد محمود آئے۔ طلبہ کو اسلام احمدیت، رمضان المبارک کے مقدس مہینے اور اسلامی تعلیمات سے متعارف کرایا گیا۔

مسجد بیت السلام

Address: 7826 Klein St, Detroit, MI 48211

Phone: (313) 922-6437

نیچے کچھ معلومات اور لنکس درج ہیں جو اس شہر میں مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کے لیے مددگار ہوسکتے ہیں۔

گورنمنٹ اور دوسری سہولیات کے لیے معلومات

کسی بھی شہر میں نئے آنے والوں کے لئے سب سے پہلا مسئلہ رہائش کا ہوتا ہے۔ اس ویب پیج پر گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم،کاروبار شروع کرنے، نئی ملازمت تلاش کرنے یا حکومت سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے نیچے دی گئی لنک کو کلک کرنے سے مدد مل سکتی ہیں۔

https://detroitmi.gov/detroitforlife

ڈیٹرائٹ میں ہجرت اور پناہ گاہ کی معلومات کے لیے اِس صفحہ پر امریکہ کی رفیوجی اور امیگریشن کمیٹی کی طرف سے مہیا کی جانے والی سروسز، قانونی مدد اور دوسرے معاملات میں راہنمائی مل سکتی ہے۔

Refugees and Immigrants in Detroit

شہر کے متعلق عام معلومات حاصل کرنے کے واسطے آپ اِس لنک کو کلک کریں: Detroit information

ذرائع نقل و حرکت

نئی جگہ پر جاکر ہر کوئی تو اپنی گاڑی نہیں خرید سکتا۔ شہر میں آنے جانے کے لئے حکوت کی طرف سے مہیا کئے جانے والے وسائل،بسوں کے چلنے کے اوقات، کرائے، معذور افراد کے لئے سہولت کے لیے درج ذیل لنک ہے:

https://detroitmi.gov/departments/detroit-department-transportation

روزگار کی تلاش میں ہوں تو اس لنک پر رجوع کریں۔

https://detroitmi.gov/opportunities/jobs

انسانی ضروریات کے مزید وسائل کی معلومات ۔یہ صفحہ ڈیٹرائٹ کی حکومت کی ملکیت ہے۔نیچے دی گئی لنک پر مختلف شعبہ جات کے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔

https://detroitmi.gov/departments/human-resources-department

ڈیٹرائٹ میں اسلام کے بارے میں معلومات

ڈیٹرائٹ میں اسلام کی آمد کی تاریخ ایک صدی سے زیادہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس وسیع و عریض تاریخ کا مطالعہ کرنا ہو تو اِس صفحہ کی طرف توجہ دیں۔شہر اور اس کے مسلمانوں کی متعدد تاریخیں، شناختیں اور مقامات پر دلچسپ معلومات ہیں۔

https://en.wikipedia.org/wiki/Islam_in_the_United_States

انسائیکلوپیڈیا آف ڈیٹرائٹ اسلامک سینٹر آف امریکہ: ایک اور جگہ جہاں پر ڈیٹرائٹ میں اسلام کے متعلق معلومات درج ہیں:

https://stanford.edu/dept/france-stanford/Conferences/Islam/Shryock.pdf

نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں مضمون میں دیئے گئے حوالہ جات سے مدد لی گئی ہے۔

بنی اسرائیل کون ہے؟

فرمایا۔ قرآن شریف میں جہاں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ مثلاً یَا بَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ۔ اے بنی اسرائیل۔ وہاں مخاطب کون ہے؟ کیا ہمارے قرآن سنانے کے وقت کوئی یہودی سامنے ہے یا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود جمع رہتے تھے؟ نہیں بلکہ وہاں تو اکثر صحابہ ہی جمع رہتے تھے۔ پس ان الفاظ کے مخاطب بھی ہم ہی ہیں۔ یہ بھی عرب میں بیان کا ایک طریقہ تھا۔ شاعر کسی پڑوسن کا نام لے کر کچھ بات کرتا اور اصل مطلب محبوبہ کو مخاطب کرنا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف روایت ہے کہ مَضَوۡا۔ وہ قوم چلی گئی اب تم مراد رکھے گئے ہو۔ اسرائیل کے معنی ہیں خدا کا بہادر سپاہی۔ تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو بہادر بنو۔ ان نعمتوں کو یاد کرو جو خدا نے تم پر کیں۔ خدا کے عہد کو پورا کرو۔ مجھے تو ان آیات کو پڑھ کر بہت حیرانی اور دکھ ہوتا ہے کہ مسلمان ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ (ارشاداتِ نور، جلد سوم ، صفحہ 58)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی خبریں

ڈنمارک میں منعقد ہونے والے سب سے بڑے کتاب میلہ میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کی شرکت۔22نومبر 2023ء

امسال ڈنمارک میں کتاب میلہ کا انعقاد مورخہ 3 تا5؍نومبر 2023ءبیلا سنٹر کوپن ہیگن میں ہوا۔ یہ جگہ مختلف بڑے ہالز پر مشتمل ہے اور سارا سال کئی نمائشیں اور میٹنگز اس جگہ پر منعقد ہوتی رہتی ہیں۔

اس کتاب میلہ کا آغاز 1992ء میں کوپن ہیگن میں واقع ایک اَور ہال میں ہوا تھا جس کو بعد میں بیلا سنٹر میں منتقل کر دیا گیا۔ اس وقت یہ ڈنمارک کا سب سے بڑا کتاب میلہ ہے۔ اس میں مختلف پبلشرز، مصنفین، جرنلسٹ اور ادب سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اس میں مصنفین سے ملنے اور ان کو سننے کے لیے آتے ہیں۔

الحمدللہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو کورونا کی وبا کے بعد دوبارہ امسال اس کتاب میلہ میں شرکت کی توفیق ملی، چونکہ ڈنمارک میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے مختلف واقعات رونما ہو چکے ہیں اور اس کی روک تھام کے لیے گورنمنٹ بھی ایک قانون لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس لیے لوگوں کی توجہ بھی قرآن کریم کو دیکھنے اور پڑھنے کی طرف پہلے سے زیادہ ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعتی سٹال پر قرآن کریم کے ڈینش زبان کے ترجمہ کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی سیرت پر ڈینش میں شائع ہونے والی کتاب بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ ڈینش زبان میں شائع ہونے والا دیگر لٹریچر بھی سٹال پر موجود تھا جو لوگوں کو مفت فراہم کیا گیا۔

(محمد اکرم محمود۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل ڈنمارک)

ہالینڈ کے شہر آئندہوفن میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قرآن سیمینار اور نمائش کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ یکم نومبر بروز بدھ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کے تحت ہالینڈ کے شہر آئندہوفن (Eindhoven) میں قرآن سیمینار اور نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا مقصد قرآن کی خوبصورت تعلیم کو اجاگر کرنا تھا۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لیے شہر کے سنٹر اور دیگر مقامات پر دو ہفتے پہلے فولڈرز تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم بھی تقسیم کیے گئے اور اسلامی بینرز بھی آویزاں کیے گئے۔ اس پروگرام کے حوالے سے مقامی اخبار میں اعلان بھی شائع کیا گیا۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ تقریباً 32؍ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ کاشف اکمل صاحب مہتمم تبلیغ نے جماعت کا تعارف، اس کمپین کی تفصیلات اور ہالینڈ میں جماعتی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد سفیر صدیقی صاحب مربی سلسلہ نے "قرآن میں کیا لکھا ہوا ہے" کے موضوع پر پریزنٹیشن پیش کی اور سوال و جواب ہوئے۔

28؍غیر از جماعت احباب اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ لوگوں کی طرف سے اس پروگرام کے حوالے سے اچھے تاثرات ملے۔ پروگرام والے دن مہمانوں کو جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم دیے گئے۔ آخر پر مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ (رپورٹ: عدیل باسم۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

مسجد بیت الفتوح لندن میں فلسطین اور اسرائیل کے مابین قیام امن کے لیے Prayers for Peace

جماعت احمدیہ برطانیہ نے اسرائیل اور فلسطین کے مابین جاری جنگی حالات کو ختم کرنے اور اس کے نتیجے میں دونوں جانب متاثرہ افراد کے لیے Prayers for Peace کے نام سے مسجد بیت الفتوح میں مورخہ 5؍نومبر 2023ء بروز اتوار شام پانچ بجے ایک پروگرام کا اہتمام کیا جس میں بین المذاہب نمائندگان سمیت قریباً دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ یہ پروگرام آن لائن بھی یوٹیوب لنک کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا جسے دنیا بھر میں ہزاروں افراد نے دیکھا۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جاری اس جنگ میں کام آنے والوں کے لیے تمام شاملین نے کھڑے ہو کر دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔

مہمان مقررین نے اپنی تقاریر میں مختلف خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ انتہائی مشکل وقت ہے جس کا مظاہرہ ہم صدیوں سے دیکھ رہے ہیں اور موجودہ حالات میں فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان ہونا چاہیے تاکہ دونوں طرف کے عوام امن و سکون سے رہ سکیں۔ اس جنگ میں دونوں طرف کے معصوم افراد کی جانیں چلی گئیں۔ تمام افراد کی زندگیاں بہت قیمتی ہیں۔ اس وقت متاثرہ افراد تک نہ صرف امداد پہنچانا بہت ضروری ہے بلکہ دنیا کے عالمی راہنماؤں کے ساتھ مل کر قیام امن کی کوششیں بھی کرنی چاہئیں۔ ہم سب کے لیے یہ مشکل کی گھڑی ہے اور یہاں ہم سب کے اکٹھے ہونے کا مقصد یہی ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لیے دعائیں اور کوششیں کریں۔

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر کا عربی زبان میں قیام امن کی دعاؤں پر مشتمل ایک ویڈیو پیغام انگریزی سب ٹائٹل کے ساتھ حاضرین کو دکھایا گیا جبکہ پروگرام کے دوران مختلف مذاہب کی مذہبی کتابوں سے آپس میں پیار محبت اور امن و سکون سے رہنے کے حوالے سے اقتباسات بھی پڑھے گئے۔ بچوں کے ایک گروپ نے 'محبت سب کے لیے' کے عنوان پر ایک خوبصورت نظم بھی سنائی۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے اختتامی تقریر میں تمام شاملین کا اس پروگرام میں شمولیت کے لیے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم عزم کر لیں تو نہایت تیزی سے قیام امن کے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز آپ نے تمام نمائندگان مذاہب سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اس خطے میں جلد از جلد امن قائم کرنے اور وہاں کے عوام الناس کو سکون سے زندگی گزارنے کے لیے اپنے اپنے لیڈران کے ذریعے جنگ بندی کی بھرپور کوششیں کریں۔ اجتماعی دعا میں تمام حاضرین اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے اور اس طرح یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ (رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

https://www.alfazl.com/2023/11/21/84153/

جماعت احمدیہ کے وفد کی نائب وزیر اعظم تنزانیہ سے ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے وفد کو مورخہ 18؍ستمبر کو نائب وزیر اعظم مکرم Doto M. Biteko صاحب سے دارالسلام آفس میں ملاقات کا موقع ملا۔ یہ نائب وزیر اعظم کے ساتھ ساتھ وزیر توانائی بھی ہیں۔

اس وفد میں مکرم طاہر محمود چودھری صاحب امیر و مشنری انچارج کے ہمراہ عبد الرحمٰن عامے صاحب نائب امیر و مبلغ سلسلہ، عابد محمود بھٹی صاحب نائب امیر و پرنسپل جامعہ، ڈاکٹر صالح کتاب پازی صاحب صدر مجلس انصار اللہ، یحيٰ کمبولایا صاحب سیکرٹری امورِ عامہ اور عبد اللہ کومبو صاحب سیکرٹری اُمورِ خارجہ شامل تھے۔

ملاقات کی ابتدا میں نائب امیر صاحب نے شاملین کا تعارف کروایا۔ مکرم امیر صاحب نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور ہر سطح پر جماعت کی طرف سے حکومت کے لیے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ نائب وزیر اعظم صاحب نے جماعتی وفد کے تشریف لانے پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کو جانتے ہیں اور جماعت کی خدمتِ انسانیت کے لیے کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تنزانیہ میں صحت، تعلیم اور دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے جماعت خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم اور کتاب ''اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل کا حل'' کے سواحیلی تراجم کا تحفہ پیش کیا۔

(رپورٹ: شہاب احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں تحریک جدید کے دوسرے جبکہ مجموعی طور پر چھٹے دفتر کا اجرا اور مظلوم فلسطینیوں کے لیے دعا کی تحریک

(3؍نومبر 2023ء، اسلام آباد، ٹلفورڈ) امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نواسیویں (89) سال کے دوران افراد جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی قربانی کا تذکرہ فرمایا اور نوّے ویں (90) سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

دفتر ششم کے اجرا کا اعلان: مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احباب جماعت کے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد حضور انور نے تحریک جدید کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس کے مختلف دفاتروں کا ذکر فرمایا۔ یاد رہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ہر دفتر کی میعاد انیس سال مقرر فرمائی تھی۔ اسی لحاظ سے حضور انور نے

تحریک جدید کے دفتر پنجم کے انیس سال مکمل ہونے پر آج کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے دفتر ششم کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب نئے شامل ہونے والے نو مبائعین اور نئے پیدا ہونے والے بھی یا جو پہلے کسی دفتر میں نہیں ہیں دفتر ششم میں شامل ہوں گے۔ پس جماعتی انتظامیہ اس کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں اس کے مطابق عمل کریں۔ حضور انور نے تحریک جدید کے نواسیویں سال کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال جماعت عالم گیر کو 17.20 ملین پاؤنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ وصولی گزشتہ سال سے 7 لاکھ 49 ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے مظلوم فلسطینیوں کے حق میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطینیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں ہمیشہ، انہیں نہ بھولیں۔ عورتیں اور بچے جس ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان فرمائے۔

https://www.alfazl.com/2023/11/06/82981/

میلبرن ایسٹ، آسٹریلیا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میلبرن ایسٹ (Melbourne East) آسٹریلیا کو مورخہ 4 / نومبر 2023ء جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

جلسہ کا آغاز عاطف احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے ہوا۔ صدر مجلس نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی اہمیت کو حاضرین کے سامنے بیان کیا نیز جلسہ کے دوران خصوصی طور پر درود شریف کا ورد کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعد ازاں ایک نظم پیش کی گئی۔

نور احمد شمس صاحب نے بعنوان "حضرت محمد ﷺ کی ازدواجی زندگی"، محمد حامی کلیم صاحب نے "آنحضور ﷺ کو بچوں سے محبت و شفقت"، عزیزہ نور جہاں صاحبہ نے بعنوان "حضرت محمد ﷺ میری پسندیدہ شخصیت" اور عیسیٰ جعفری صاحب نے بعنوان "رسول کریم ﷺ سے میری محبت" تقاریر کیں۔ اس کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے انتہائی خوش الحانی سے ترانہ بھی پیش کیا۔

جلسہ کی اختتامی تقریر صدر جلسہ نے بعنوان "آنحضرت ﷺ بطور امن کے سفیر" پیش کی اور آپ نے دنیا کے موجودہ سیاسی حالات کے تناظر میں آنحضور ﷺ کی زندگی سے مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آنحضور ﷺ نے ہمیشہ امن کے قیام کے لیے کوشش کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ جلسہ میں کُل ۱۵۵/ احباب جماعت کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

(رپورٹ: نعیم احمد۔ سیکرٹری تربیت میلبرن ایسٹ آسٹریلیا)

جماعت احمدیہ لتھوانیا کا پہلا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لتھوانیا کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 13 و 14 / اکتوبر 2023ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع "خلافت امنِ عالم کی ضامن" رکھا گیا جس کو مین بینر پر آویزاں کر کے سٹیج کے بیک گراؤنڈ پر نصب کیا گیا اور ساتھ ہی آیتِ استخلاف کا عربی متن اور لتھوانین ترجمہ دائیں اور بائیں جانب لگایا گیا۔

جلسہ سالانہ لتھوانیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 9/ ممالک (لتھوانیا، لاٹویا، اسٹونیا، ناروے، جارجیا، جرمنی، پولینڈ، یوکے اور بیلاروس) سے کُل 75/ احمدی احباب شامل ہوئے جبکہ 57/ غیر از جماعت مہمانان شامل ہوئے۔ اس طرح پہلے جلسہ سالانہ لتھوانیا کی کُل حاضری 132/ رہی۔

دوسرے دن بروز ہفتہ 57/ غیر از جماعت مہمانان نے شرکت کی جنہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امن کے حوالہ سے دورہ جات اور بطور امن کے سفیر سرگرمیوں پر مبنی ویڈیو ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔

(ماخوذ از https://www.alfazl.com/2023/11/18/83987/)

ٹیکساس میں کتابوں کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، جماعت آسٹن کو 11 تا 12 نومبر، 2023ء کو اس سال آسٹن میں ٹیکساس بک فیسٹیول (Texas Book Festival) میں شرکت کا موقع ملا۔ مربی سلسلہ مکرم سلمان شیخ، مربی سلسلہ مکرم مصور احمد اور جماعت آسٹن کے مقامی سیکرٹری اشاعت مکرم راشد منور کے تعاون اور محنت سے یہ فیسٹیول نہایت کامیاب رہا۔ قارئین کے افادہ اور دلچسپی کے لیے دو دن پر مشتمل اس کامیاب تقریب کا مختصر جائزہ پیش ہے:

10 قرآن کریم فروخت ہوئے

احباب میں درج ذیل لٹریچر تقسیم کیا گیا:

150 Life of Muhammad ﷺ	150 ریویو آف ریلیجنز	150 ہسپانوی زبان میں جماعتی لٹریچر
200 فلائر (Flyers)	World Crisis and Pathway to Peace 175	50 مختلف تعارفی مواد

لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ مقامی شہریوں اور چرچوں سے نئے روابط قائم ہوئے۔ لائبریریوں اور بک سٹورز سے تعارف ہوا جنہوں نے ہم سے جماعتی کتب کے لیے درخواست کی۔ ان نمایاں کامیابیوں میں مربیان کرام، شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ امریکہ اور مقامی اشاعت سیکرٹری کا تعاون شامل تھا۔ ان شاء اللہ اگلے سال ہم اس فیسٹیول میں مزید ایک اور میز خریدنے یعنی اسے وسیع پیمانے پر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح اپریل 2024ء میں سین انٹونیو (San Antonio) میں ایک کتاب میلہ (Book Fair) منعقد کرنے کی تجویز بھی زیرِ غور ہے۔ (ترجمہ از رپورٹ مرسلہ مربی سلسلہ مکرم قاسم چودھری)
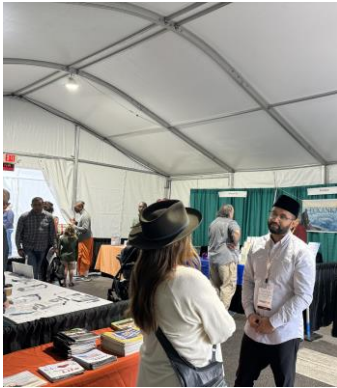
لجنہ صد سالہ تقریبات رپوٹ—ورجینیا ساؤتھ مجلس

بشریٰ چودھری، سابق مقامی صدر لجنہ ساؤتھ ورجینیا مجلس

(2022ء-2023ء) پوری دنیا کی لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں ایک خاص سال رہا جس میں لجنہ اماء اللہ نے پوری دنیا میں اپنے پہلے سو سال مکمل ہونے پر اس سال کو جشن تشکر کے طور پر منایا۔ امریکہ کی لجنہ اس لحاظ سے خوش قسمت رہی کہ ان کا یہ سال پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امریکہ تشریف آوری سے شروع ہؤا، الحمدللہ۔

نیشنل صدر لجنہ مکرمہ دیا طاہرہ بکر کی زیر قیادت صد سالہ تقریبات کمیٹی نے بہت سے پروگرام مرتب کیے ان کی منظوری کے بعد تمام مجالس ہائے امریکہ کو عمل درآمد کے لئے بھجوائے گئے۔ ورجینیا ساؤتھ مجلس نے بھی ان تمام کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے 100 فیصد مکمل کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے بعض کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نیشنل شعبہ تعلیم نے تمام قرآن کریم سے اوامر و نواہی اور احکامات کو اکٹھا کرنے کا کام ریجنل سطح پر تقسیم کیا جسے ریجنل صدر صاحبہ، سنٹرل ساؤتھ نے تمام ریجن سے تیس ممبرات لجنہ کی ایک کمیٹی بنائی جنہوں نے مکرمہ ریحانہ شاہین کی نگرانی میں دن رات محنت کر کے پارہ نمبر 2'4'5' اور 23 مکمل کیا اور کمپیوٹر میں ڈالا۔

ورجینیا ساؤتھ مجلس کا قیام 2004ء میں عمل میں آیا اور 2023ء تک تین لجنہ صدران نے اپنے اپنے عرصۂ صدارت میں خدمت کی توفیق پائی اور اس سال کی اہمیت کے پیش نظر 2004ء سے 2023ء تک کی تمام خدمات کو بڑی محنت سے جمع کر کے مجلس کی تاریخ کو تحریراً اور وِڈیو کی شکل میں ترتیب دے کر محفوظ کیا گیا اور وڈیو کو لجنہ اجتماع میں تمام بہنوں کے سامنے پیش کیا جس میں خلیفۂ وقت کی رہنمائی میں لجنہ اماء اللہ کی بتدریج ترقی دکھائی گئی۔

صد سالہ جوبلی کے پیغام کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے ایک سفید رنگ کی 2.5 انچ کی پلاسٹک پلیٹ بنوائی گئی جس کے درمیان لجنہ اماء اللہ امریکہ صد سالہ جوبلی کا لوگو تھا اور اسے سنہری سٹینڈ اور سنہری پیکنگ میں ہر ممبر لجنہ کو تحفہ دیا گیا۔

یہ کام لوکل فنڈ اور نیشنل صدر صاحبہ کی منظوری سے ہؤا اور سب نے اسے بہت

پسند کیا۔

لوکل سطح پر پہلی مرتبہ والی بال کی ٹیم بنائی گئی اور ورجینیا ساؤتھ سے ایک ممبر نے یوکے میں ہونے والی نیشنل والی بال گیم میں شرکت بھی کی- اس سال لجنہ اجتماع کا موضوع " صد سالہ جوبلی اور اللہ کی خادمائیں" تھا جس کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ موضوع کے پیشِ نظر اجتماع اور صد سالہ جوبلی کی تقریب والے دن خاص نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں لجنہ نے اس موضوع پر اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزیں پیش کیں جن میں حضرت خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کا لجنہ کو ایک پیغام، لجنہ اماء اللہ کے جھنڈے کا ماڈل، تمام پچھلے اجتماعات کے لوگو، پنز (Pins)، اور صد سالہ جوبلی یو ایس اے، صد سالہ جوبلی خلافت، اور صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ کی بعض چیزوں بھی شامل تھیں۔ سالانہ لجنہ اجتماع کے موقع پر دوسرے مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ مطالعہ کتب کا مقابلہ بھی رکھا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی 25 کتب شامل تھیں۔ اس میں 27 ممبرات نے حصہ لیا-

سوویئنر فنڈ ریزنگ شاپ، اخراجات کو پورا کرنے کے لئے پروگرام کا حصہ تھی مقامی سطح پر فنڈ جمع کرنے کے لیے صد سالہ جوبلی لوگو والے کپ (Cups) ٹی شرٹس اور سجاوٹ کی بڑی پلیٹ رکھی گئی جن کی آمد سے حاصل ہونے والی رقم افریقن ماڈل ویلیج اور نیشنل لجنہ کانفرنس ہال کے لئے بھیجی گئی- اس آمد کا 50 فیصد منافع نیشنل لجنہ کانفرنس ہال کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ اسی طرح ممبرات کے لئے جماعت کے لٹریچر کو دیکھنے اور خریدنے کے لئے ایک بک اسٹال قائم کیا گیا تھا۔

شعبہ اشاعت کی ہدایات کے مطابق عائشہ میگزین اور لجنہ میٹرز کے خصوصی شمارہ کے لیے نظم اور مضامین بھجوائے گئے-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، ورجینیا ساؤتھ مجلس کا جشن تشکر 20 مئی 2023ء بروز ہفتہ منعقد کیا گیا۔ اس جشن تشکر کے موقع پر 220 ممبراتِ لجنہ (73٪ لجنہ) اور 66 ناصرات (90٪ ناصرات) اور 50 سے زائد بچوں اور بعض غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی، الحمد للہ۔ صد سالہ جشن تشکر کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف ممبرات کو مخصوص فرائض اور ذمہ داریاں تفویض کی گئی تھیں جو انہوں نے بڑی ذمہ داری اور جوش وخروش سے نبھائیں۔

اس دن کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوُا۔ لجنہ ممبرات اور ناصرات نے مسجد مسرور میں، نماز سینٹرز میں اجتماعی، اور گھروں میں انفرادی طور پر نماز تہجد کا اہتمام کیا۔

مجلس کی نوعمر ممبرات لجنہ نے مسجد کو خوبصورت جھنڈیوں اور دیگر آرائشی اشیاء سے سجایا اور اس موقع پر اپنے جذبات کی عکاسی کے لئے پوسٹرز بھی تیار کیے۔

شرکاءِ جلسہ کے لطف اندوز ہونے کے لئے ایک بہت ہی معلوماتی اور منظّم پروگرام تیار کیا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز قرآنِ پاک کی تلاوت سے ہوُا۔ مقامی صدر لجنہ اماءاللہ نے اپنے افتتاحی کلمات میں لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے اجراء اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا اس مجلس کے قیام کا کیا مقصد تھا، پر روشنی ڈالی۔ اور کس طرح خلفاء احمدیت کی مسلسل رہنمائی ہمیشہ اس تنظیم کو حاصل رہی ہے۔

اس موقع پر لجنہ ممبرات نے گروپ نظم تیار کی۔ ناصرات نے بھی ایک گروپ نظم پیش کی جس میں انہوں نے لجنہ کی خدمات اور صلاحیتوں کو خوب سراہا۔ لجنہ کی تاریخ کو ایک ویڈیو کلپ کے ذریعے پیش کیا گیا۔ ماضی کی اور موجودہ مقامی صدرات نے کچھ ابتدائی لجنات کے ساتھ ساؤتھ ورجینیا کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا اور کچھ پرانے واقعات بھی سنائے۔

ایک وڈیو میں مجلس میں موجود مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والی ممبرات نے سپینش ، سیرالیون کی ، انگلش اور اردو زبان میں "لجنہ اماء اللہ کا مطلب آپ کی نظر میں" پر اپنے جذبات کا اظہار ایک پیغام کی صورت میں بڑے دلکش انداز میں پیش کیا۔

اس خاص موقع پر حاضرین کی BBQ ، مختلف مٹھائیوں اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی- مقامی صدر لجنہ نے تمام ناصرات اور بچوں کو چاکلیٹ تقسیم کیں- صد سالہ جوبلی کے موضوع پر کیک بنانے کا مقابلہ بھی ہؤا، نوعمر ممبرات نے اس میں بھر پور حصہ لیا- چھوٹے بچوں کے لئے باؤنسنگ ہاؤس منگوایا گیا-

تمام ناصرات اور سات سال سے کم عمر بچوں کو اپنے ساتھ گھر لے جانے کے لئے چھوٹے چھوٹ گڈی بیگ دیئے گئے۔ اس موقع کی مناسبت سے، تحفے کے طور پر ہر لجنہ ممبر کو ایک چھوٹی سی یادگار پلیٹ دی گئی جس پر صد سالہ جوبلی کا لوگو پرنٹ کیا گیا تھا- یہ یادگار پلیٹیں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ امریکہ کی منظوری کے بعد تیار کروائی گئی تھیں-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھنے کے لئے شعبہ تربیت کی طرف سے ایک لیٹر بوتھ کا اہتمام گیا تھا۔ ممبرات کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ایک نمائش منعقد کی گئی ۔ مقامی لجنہ کی تاریخ ، مسرور مسجد کی تاریخ ، مقامی ممبرات کی مالی قربانیاں ، اور کامیابیاں فریموں میں سجا کر رکھی گئیں۔ پروگرام کی تمام سرگرمیاں آپس میں پیار اور محبت کو بڑھانے ، اخلاقی اقدار کو فروغ دینے ، اور نوجوان لڑکیوں میں قائدانہ خصوصیات کی ترقی کے لئے تیار کی گئی تھیں۔

لجنہ کی خادمات کے لئے آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے، جنھوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک محنت کی ، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے ، آمین۔

اللہ کے فضل ساتھ ہوں جب آئے سالِ نَو

طاہرہ زرتشت

اللہ کے فضل ساتھ ہوں جب آئے سالِ نَو
اب امن کا قیام ہو جب آئے سالِ نَو

گریگورئین کیلنڈر کے مطابق سال کا اختتام 31 دسمبر اور آغاز یکم جنوری سے ہوتا ہے۔ امریکہ سمیت ساری دنیا میں نئے سال کا جشن بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ کرسمس کی وجہ سے بڑے بڑے بازار گلیاں ، کوچے، عمارتیں رنگ برنگے قمقموں اور قسم ہا قسم کی سجاوٹوں سے دل کش منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ بالعموم ہر چھوٹے بڑے کے لئے یہ سج دھج نہایت پُرکشش اور جاذبِ نظر ہوتی ہے۔ نسبتاً سرد ممالک میں جہاں موسمِ سرما کے ان مہینوں یعنی، دسمبر اور جنوری میں برف باری ہوتی ہے۔ برف کی سفیدی کی وجہ سے دسمبر کی سیاہ راتیں بھی دن کی طرح روشن ہو جاتی ہیں۔ یوں دکھائی دیتا ہے جیسے ہر طرف چاندی کا فرش بچھا دیا گیا ہو۔ ایسے علاقوں میں اس قسم کی روشنیاں اور سجاوٹیں دیکھنے والوں کے لئے سحر انگیز ہوتی ہیں۔

دنیا کی مختلف اقوام، ایشیا، مشرقِ وسطی، شمالی اور جنوبی امریکہ، براعظم افریقہ کے ممالک نیز یورپ بھر میں نئے سال کی رنگارنگ تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

آسٹریلیا کے باسی سڈنی اور اس کی بندر گاہ کے کنارے جمع ہو کر ہزاروں روشنیوں اور کئی اقسام کی آتش بازی کا نظارہ کرتے ہیں اور اسے دیکھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے۔ امریکہ کے ٹائم اسکوائر کا چرچا ہر سال اس لئے بھی ہوتا ہے کہ یہاں ایک کرسٹل گیند کو بلندی سے نیچے گرایا جاتا ہے۔ شہری ٹائم اسکوائر کے اس بال کو بلندی سے نیچے گرتا دیکھ کر نئے سال کا استقبال کرتے ہیں یہ منظر نیویارک کے باسیوں کو بہت بھاتا ہے وہ اس موقع پر نہایت خوش نظر آتے ہیں۔

ملائشیا کی بات کریں تو پیٹروناس ٹاورز (Petronas Towers) وہ مقام ہے جہاں ہر سال ہی جشن کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔

جنوبی کوریا میں ایک بڑی گھنٹی بجا کر نئے سال کی آمد کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ گھنٹی اس ملک کے دارالحکومت سیوَل میں ایک مقام پر نصب ہے۔

ماسکو کا ریڈ سکوائر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ روس میں ہزاروں لوگ ریڈ سکوائر کا رخ کرتے ہیں اور یوں نئے سال کا جشن مناتے ہیں۔ جرمنی میں برلن شہر میں نئے سال کے آغاز پر گھنٹہ گھر سے گونجنے والی آواز کے ساتھ ہی آتش بازی کا خوبصورت مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ دوبئی کا برج خلیفہ دنیا بھر میں مشہور ہے اس بلند ترین عمارت سے نئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لئے آتش بازی کا شاندار مظاہرہ کیا جاتا ہے اور یہ منظر دیدنی ہوتا ہے۔

سالِ نو کے اس جشن پر سرکاری و غیر سرکاری دعوتوں کا انتظام بھی کیا جاتا ہے نیز اپنے دوستوں رشتہ داروں کے ساتھ اپنے گھروں میں، ہوٹلوں میں بھی رنگا رنگ کی تقاریب بڑے اہتمام سے منعقد کی جاتی ہیں جن میں طرح طرح کے کھانے اور بے انتہاء شراب نوشی شامل ہے۔ ان تقاریب میں ملے گلے کے علاوہ، ناچ گانے کی محفلیں ہوتی ہیں نیز بڑے پیمانے پر آتش بازی کی جاتی ہے۔

سالِ نو کی آمد پر بھی کرسمس کی طرح تہنیتی پیغامات اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور ایک کثیر رقم اس پر خرچ ہوتی ہے۔ آپس میں تحائف تقسیم کئے جاتے ہیں شور شرابے اور، راگ و رنگ کی محافل سے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے ساری رات شراب نوشی، آتش بازی، ہلڑ بازی جاری رہتی ہے۔ اس وقت ایسا ماحول ہوتا ہے کہ کوئی شریف النفس گھر سے باہر نکلنے کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کی حالتِ زار دیکھ کر دل لرز اٹھتا ہے۔ سڑکیں، پارک، باغات آتش بازی کی باقیات سے آلودہ نظر آتے ہیں جگہ جگہ شراب کی خالی بوتلیں، بکھرا ہوا کانچ دکھائی دیتا ہے نیز چیختے چلاتے انسانی ہیولے بد روحوں کی صورت جابجا بھٹکتے دکھائی دیتے ہیں۔

اس رات کئی حادثات بھی جنم لیتے ہیں شراب کی مدہوشی میں اکّا دکّا جرائم کے واقعات ہو جانا بھی معمول کی بات ہے۔ پولیس ہائی الرٹ رہتی ہے۔ جب یکم جنوری یعنی سال کا پہلا دن طلوع ہوتا ہے تو کئی قیمتی جانیں ٹریفک کے حادثات میں ضائع ہو چکی ہوتی ہیں۔ کسی نہ کسی گھر کے جل کر خاکستر ہونے کی خبر بھی اخبار کی سرخیوں میں ملتی ہے۔

ان تمام مسائل کے باوجود اب یہ تہوار دنیا بھر میں انسانی معاشرے کا لازمی جزو بن چکا ہے۔ اس تہوار پر ہر سال اخراجات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خاص و

عام اپنے خالق و مالک سے غافل، سود و زیاں سے بے نیاز ایک ہی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں۔

لیکن کچھ لوگ ان معاملات کی وجہ سے بد دل اور پریشان بھی نظر آتے ہیں اور سوچنے پر مجبور ہیں کہ ہم کس طرف جارہے ہیں۔ وہ اس کا برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

وقت کی اس تبدیلی کو شعراء بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اس موضوع پر طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ تعمیر پسند حلقوں سے تعلق رکھنے والے شعراء نے اس تبدیلی کے پسِ منظر میں بھی فنا اور زوال کے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ اور عاقبت کو پیشِ نظر رکھنے والے اس میں کوئی نہ کوئی انذار کا پہلو تلاش کرتے ہیں اور صالح فکر کو خوبصورت پیراہن میں پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند شعراکا ذکر کریں گے۔ ایک شاعر، ظفر اقبال کا ایک شعر ہے، شاعرانہ پیرایہ اظہار نے اسے بڑی وسعت دی ہے۔ وہ کہتے ہیں ؎

چہرے سے جھاڑ پچھلے برس کی کدورتیں
دیوار سے پرانا کیلنڈر اتار دے

اس میں شاعر نے کس لطیف انداز میں نئے جوش اور جذبہ کے عزم سے زندگی گزارنے کی اپیل کرتے ہوئے پرانی بشری کمزوریوں کو ترک کرنے کا مشورہ دیا ہے ؎

ایک پتہ شجرِ عمر سے لو اور گرا
لوگ کہتے ہیں مبارک ہو نیا سال تمہیں

یہ شعر نہایت سچا شعر ہے۔ نیا سال ہمیں گویا یہ پیغام دے رہا ہوتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے مستقل رہنے کی جگہ نہیں ہے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے، اپنے محاسبہ کی ضرورت ہے۔ اسی معنویت کا ایک اور شعر جو نہایت خوبصورت فکر کے ساتھ عمدہ مشورہ لئے ہوئے ہے ؎

نئے سال میں پچھلی نفرت بُھلا دیں
چلو اپنی دنیا کو جنت بنا دیں

خوشگوار زندگی کے لئے یہ اصول ہے کہ پرانی باتیں پرانی رنجشیں بھلا کر آئندہ زندگی کو نئے عزم کے ساتھ خوشگوار بنایا جائے نفرت، بغض کو دل و دماغ سے نکالے بغیر نہ تو گھریلو زندگی جنت بن سکتی ہے اور نہ ہی معاشرہ میں امن قائم ہو سکتا ہے خاص طور پر آج کل کے حالات پر غور کریں تو دنیا انہی نفرتوں کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر آکھڑی ہوئی ہے۔ اور یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ بغض و نفرت کی یہ آگ ساری دنیا کو جلا کر خاکستر کر سکتی ہے۔

نئے سال کی آمد ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ ہماری زندگیوں میں ایک اور سال کم ہو گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم فکر کریں جو بھی ہم نے زندگی میں اہم امور انجام دینے تھے نہیں دے سکے تو آئندہ منصوبہ بندی کریں اور کمزوریوں، کوتاہیوں پر نادم ہوتے ہوئے اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب کچھ اس کے برعکس ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی کیفیت کو ابنِ انشایوں بیان کرتے ہیں ؎

اک اجنبی کے ہاتھ میں دے کر ہمارا ہاتھ
لو ساتھ چھوڑنے لگا آخر یہ سال بھی

جو سال آنے والا ہے ہمارے لئے ایک اجنبی کی طرح ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ اپنے ساتھ کیا کیا تغیر لائے مستقبل کے حالات کیا ہوں اس کا علم سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں ؎

اک سال گیا اک سال نیا ہے آنے کو
پر وقت کا اب بھی ہوش نہیں دیوانے کو

عجیب بات ہے کہ انسان کتنی جلدی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ ابھی کووڈ کی وبا کی زہر ناکیاں قصہ پارینہ نہیں بلکہ انسانیت کے جسم و جاں پر اس کی وحشت کے نشان تازہ ہیں۔ اس سال میں انسانی جانوں کا اس قدر نقصان ہؤا کہ شہروں کے شہر اُجڑ گئے کئی ممالک بری طرح متاثر ہوئے، کووڈ کے حملے نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا، دنیا کے سارے نظامِ زندگی کو درہم برہم اور نظامِ معیشت کو تباہ برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ آنے والے سال کے متعلق ہم نہیں جانتے کہ وہ اپنے ساتھ کیا کیا بلائیں لے کر آتا ہے۔ اللہ نہ کرے کہ ایسا پھر کبھی دوبارہ ہو لیکن غیب کا علم تو کوئی نہیں جانتا۔

قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے قرآنی تعلیم کو آسان فہم بنادیا ہے۔ اسلام کی تعلیم بہت پیاری اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے زندگی کے ہر پہلو پر انسان کی راہنمائی فرمائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے عمل کرنا سکھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالاِ سْلَامِ وَ رِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَ جِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

(معجم الصحابہ للبغوی 1539)

ترجمہ: اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن و ایمان، سلامتی، اسلام کے ساتھ اور رحمٰن کی رضامندی، اور شیطان سے بچاؤ کے ساتھ داخل فرما۔

پس نیا دن ہو یا نیا مہینہ یا نیا سال اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طریق یہی ہونا چاہئے کہ وہ دعائیں کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی

مانگتے ہوئے، عبادتوں کے حق ادا کرتے ہوئے تقویٰ کے ساتھ اس کے فرمانبردار عبد بنتے ہوئے داخل ہوں۔ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے آئندہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا عہد کرتے ہوئے اور شیطان سے، خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے، صدقات دیتے ہوئے داخل ہوں۔ ہم نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آنے والے آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ہمیں اس قسم کی لہو ولعب کی مجالس سے ہمیشہ اپنا دامن پاک رکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اس لئے ہم دعاؤں کے ساتھ اس سے مدد مانگتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے نوافل و نماز ادا کرتے ہوئے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُم لَهْوًا وَّ لَعِباً وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُم كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ۔ (الاعراف :52)

ترجمہ: (اُن پر) جنہوں نے اپنے دین کو لغویات اور کھیل کود بنا رکھا تھا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے پس آج کے دن ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جیسے وہ اس دن کی ملاقات کو بھلا بیٹھے تھے اور بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمیں ہر قسم کی لغویات بچنا چاہئے

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون: 4)

ترجمہ: اور وہ لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا طریق: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سالِ نو کے موقع پر اپنا ایک واقعہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں:

مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لنڈن میں New Year's Day (نیو ایئرز ڈے) کے موقع پر پیش آیا یعنی اگلے دن نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹرافالگر سکوائر Trafalger Square میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں، کوئی مذہبی روک نہیں ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات بوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اسی طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں مجھے بھی موقع ملا میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز ابھی میں نے ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے میں گھبرا گیا میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں اس لئے شاید بے چارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کر رہا ہے اس چیز نے اور اس موازنہ نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا

God bless you .God bless you. God bless you.

God bless you.

(خطبہ جمعہ 20 اگست 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یکم جنوری 1999ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو نئے سال کی مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا:

سب سے پہلے تو دنیا کی تمام جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لئے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو بہر صورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جا رہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی۔

(الفضل 12 اپریل 1999ء)

جماعت بالعموم نئے سال کے آغاز پر تہجد و نوافل کا التزام کرتی ہے۔ نئے سال کے پہلے دن جب ساری رات ہنگامہ برپا کرنے والے نشے میں دھت پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں نمازِ تہجد کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ جب دنیا لغویات میں محو ہوتی ہے جماعت کے بچے بوڑھے، عورتیں مرد سب دعاؤں اور عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔

اس شب ہمارے خدام و انصار با جماعت نمازِ تہجد اور نمازِ فجر ادا کرنے کے فوراً بعد شدید سردی میں ٹولیوں کی صورت صفائی کا سامان لئے اپنے اپنے علاقوں کے پارک، سڑکوں، باغات کا رخ کرتے ہیں اور رات کے طوفانِ بدتمیزی کی باقیات کی صفائی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ رک رک کر انہیں دیکھتے ہیں اور حیرت سے پوچھتے ہیں کہ یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو۔ انہیں یہ جان کر حیرانی ہوتی ہے کہ یہ سب رضا کارانہ طور پر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر رہے ہیں اور اس پر کسی اجرت کے طلب گار نہیں ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اسی وقت کہلا سکتے ہیں جب ہم میں اور دوسرے لوگوں میں نمایاں فرق ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو

خدا کی طرف بلانے آئے ہیں اگر ہم نے آپ کی بیعت کی ہے تو پھر ہمیں قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وہ جو اس سلسلے میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی اُن کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے“۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد2، صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ)

(/https://www.alislam.org/urdu/khutba/2011-09-02)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

آپؑ فرماتے ہیں: ”خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہم احمدی خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پر چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہدِ بیعت لیا اور اس عہدِ بیعت میں شرائطِ بیعت سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔ پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارک بادوں اور دنیا داری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گذشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے عہدِ بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 30 دسمبر 2016ء الفضل انٹرنیشنل لنڈن)

اللہ تعالیٰ ہمیں عہدِ بیعت اور اس کی تمام شرائط پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری زندگیاں اور ہمارے کردار ساری دنیا کے لئے بہترین نمونہ ہوں۔ خدا کرے کہ ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے یہ سال بابرکت اور امن و سکون کا موجب ہو۔ دنیا پر چھائے ہوئے ظلمات کے بادل چھٹ جائیں اور دائمی امن کے سامان پیدا ہوں۔ انسان اپنے پیارے رحیم و کریم و واحد و یگانہ خدا کو پہچان کر اس کی پناہ میں آجائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مغفرت بے حساب ہو جائے	مرحمت لا جواب ہو جائے
قرب رحمت مآب حاصل ہو	وصل عالی جناب ہو جائے
دل کے مالک پکار سُن دل کی	ہر دعا مستجاب ہو جائے
بادِ رحمت سے اڑ کے ہر غم و فکر	ایک بھولا سا خواب ہو جائے

(درّ عدن)

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے
امریکہ سے تعلق رکھنے والے درجِ ذیل وفات یافتگان کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی

مکرم شفیق احمد جسکانی صاحب (امریکہ)

19؍ستمبر 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1959ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی اہلیہ مکرمہ شمیم جسکانی صاحبہ کے پڑداداتھے۔ مرحوم نے 1982ء میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن میں بطور صوبائی صدر کام کیا اور پھر وہاں سے بطور نیشنل صدر ریٹائر ہوئے۔ مرحوم 1971ء میں کیلیفورنیا (امریکہ) منتقل ہوئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

مکرم محمد احمد ابن مکرم ملک محمد نواز (امریکہ)

30؍نومبر 2022ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حاجی رجادہ صاحب نے 1930ء میں قادیان جاکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ مرحوم تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات بڑی باقاعدگی سے اپنی فیملی کے ساتھ سنا کرتے تھے۔ خلافت سے آپ کا اطاعت اور وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا اور بچوں کے ہمراہ تبلیغی پروگراموں میں شامل ہوتے تھے۔ آج کل امریکہ میں مقیم تھے جہاں آپ اپنی فیملی کے ہمراہ اگست 2018ء میں سری لنکا سے بطور ریفیوجی منتقل ہوئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

مکرم ریاض احمد زاہد صاحب ابن مکرم صوفی عنایت اللہ خان مرحوم (چک سکندر ضلع گجرات۔ حال امریکہ)

26؍دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ نے اپنی مجلس کے قائد اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ لوکل جماعت کے نائب صدر اور سیکرٹری سمعی وبصری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1988ء میں آپ پاکستان سے امریکہ منتقل ہوگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ شامل ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد خان (شکاگو۔ امریکہ)

12؍فروری 2023ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم خان محمد ابراہیم خان صاحب (آف کپورتھلہ) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ جماعت کی فعال ممبر تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک اور مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ 2008ء میں پاکستان سے امریکہ منتقل ہوگئی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب (اکاؤنٹنٹ شعبہ مال۔ امریکہ)

21؍فروری 2023ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم کے نانا حضرت چودھری قائم دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم محمد آباد سٹیٹ سندھ میں حاصل کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ملازمت شروع کی اور ساتھ ہی اسلامیات میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1998ء میں فیملی کے ساتھ امریکہ شفٹ ہوگئے اور شعبہ مال امریکہ کے علاوہ ایم ٹی اے مسرور ٹیلی پورٹ سلور سپرنگ میری لینڈ میں بطور شفٹ انچارج خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ افراد جماعت کو ہومیوپیتھی ادویات کی ترسیل کا کام بھی کرتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، منکسر المزاج، نرم دل، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم نے قرآن کریم کے کچھ حصے حفظ کیے ہوئے تھے اور بڑی خوش الحانی سے ان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسلام احمدیت اور نظام جماعت کے بارہ میں گہرا علم رکھتے تھے اور خلافت سے بہت عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم حمید اللہ خان صاحب (مربی سلسلہ) کے بھائی تھے۔

مکرمہ منیرہ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر (ریٹائرڈ) سلطان احمد چودھری صاحب (امریکہ)

4؍مارچ 2023ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا مکرم چودھری فیض بخش صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت ہنس مکھ، مہمان نواز، غریب پرور اور سلسلہ سے انتہائی عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ ایثار، قربانی اور خدمت کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ لجنہ میں کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مکرم محمد نواز سیال (امریکہ)

22؍مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کو پاکستان میں قائد مجلس واہ کینٹ، قائد علاقہ راولپنڈی، جنرل سیکرٹری جماعت کوئٹہ، ناظم انصار اللہ کوئٹہ، نائب ناظم علاقہ راولپنڈی، سیکرٹری تعلیم القرآن اسلام آباد اور سیکرٹری مال کے طور پر جماعتی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پنجگانہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صلح جو، خوش اخلاق، حلیم طبع، مہمان نواز، لوگوں کی خوشی غمی میں شرکت کرنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔

مکرم چودھری غلام قادر (امریکہ)

15؍اپریل 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت منشی محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ 1960ء میں امریکہ منتقل ہوئے۔ دینی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہے۔

مکرمہ امۃ السمیع شفیق صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر الدین صاحب (جماعت شارلٹ امریکہ)

25؍اپریل 2023ء کو ایک کار حادثہ میں 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ (نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ امریکہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ کے والد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب واقف زندگی تھے جنہیں مبلغ انچارج نائیجیریا اور مبلغ انچارج زیمبیا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مکرم ملک محمد اشرف (امریکہ) ابن مکرم ملک برکت علی مرحوم (سابق امیر جماعت حافظ آباد)

8؍مئی 2023ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے اور آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص یوکے) کے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔

مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد صاحب (نوشہرہ کینٹ۔ حال ورجینیا امریکہ)

5؍مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ آف پشاور کے بیٹے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ) کے داماد اور مکرم مرزا مقصود احمد صاحب (سابق امیر جماعت پشاور) اور مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ (سابق صدر جماعت ضلع نوشہرہ و سابق صدر بار ایسوسی ایشن نوشہرہ) کے بھائی تھے۔ مرحوم محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے ابتدائی دور میں وہاں لیکچرر اور پرنسپل بھی رہے۔ آپ علم دوست اور وسیع معلومات رکھتے تھے۔ اپنے مضمون فلاسفی پر عبور رکھنے کے علاوہ انگریزی زبان کے بھی ماہر تھے۔ ایک زمانہ میں آپ کے تحقیقی مضامین اور تبصرے انگریزی اخبار ''پاکستان ٹائمز'' میں شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر طبقہ اور ہر عمر کے شخص سے اس کی طبیعت اور دلچسپی کے موافق گفتگو کرنے کے ماہر تھے۔ 1960ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا تو مرحوم اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ جب بھی کوئی نامور غیر ملکی شخصیت یا وفد صوبہ سرحد کے دورہ پر آتا تو آپ اس موقع پر بطور جماعتی نمائندہ شامل ہو کر جماعت کا تعارف کرواتے اور قرآن کریم کا ترجمہ اور

جماعت کا لٹریچر پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، خلافت کے شیدائی، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی طور پر مرحوم نے قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ، قائد خدام الاحمدیہ ضلع پشاور، ناظم انصاراللہ ضلع پشاور، صدر جماعت نوشہرہ اور امیر جماعت ضلع نوشہرہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

مکرم بشیر احمد پرویز ابن مکرم راج ولی (دوالمیال۔ حال امریکہ)

13 ؍مئی 2023ء کو 89 سال کی عمر میں امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا مکرم مستری غلام احمد صاحب (آف دوالمیال) کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صابر وشاکر، دعاگو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ 1979ء میں جرمنی آ گئے تھے اور وہاں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ گو مبلغ نہ تھے مگر زندگی ایک سادہ اور فدائی مبلغ کی طرح گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب (مشی گن۔ امریکہ)

14 ؍مئی 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے عقیدت اور جماعت کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب آجکل بطور قائد تربیت مجلس انصاراللہ فن لینڈ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ حاجہ مجیدہ عبد اللہ (امریکہ)

21 ؍مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا تعلق حیدر آباد انڈیا سے تھا۔ مرحومہ کے والدین چھوٹی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد مرحومہ کی کفالت مکرم خلیل ناصر صاحب (سابق مشنری انچارج امریکہ) نے اپنے ذمہ لی اور اسی دوران مرحومہ نے اسلام احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور انہیں مجیدہ عبد اللہ کا نام دیا گیا۔ مرحومہ کی مادری زبان Telgu تھی۔ آپ نے بڑی محنت اور لگن سے عربی اور اردو زبانیں سیکھیں تا کہ قرآن کریم پڑھ سکیں اور دعائیں یاد کر سکیں۔ 1947ء میں پارٹیشن کے بعد کراچی اور پھر امریکہ منتقل ہو گئیں۔ مرحومہ کی شادی 1965ء میں چودھری غلام قادر صاحب مرحوم سے ہوئی۔ 1970ء میں خاوند سے علیحدگی کے بعد اپنے دو کمسن بچوں کو اکیلے پالا۔ 1997ء میں آپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ حج کرنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد نظام وصیت میں شامل ہوئیں۔ مرحومہ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اپنی زندگی کے تمام معاملات میں دعاؤں پر انحصار کیا کرتی تھیں۔ بہت سادگی سے زندگی گزاری اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔

مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب مرحوم (ربوہ۔ حال لاس اینجلس امریکہ)

4 ؍جون 2023ء کو 86 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم فضل کریم صاحب اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنے والی، تہجد گزار، خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت کی اطاعت گزار ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ جماعت کے معروف شاعر اور ریجنل امیر بیت الفتوح مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شکیل صدیقی صاحب برکینا فاسو میں مربی تھے اور 29 سال کی عمر میں وہیں پر وفات پا گئے تھے۔ آپ کے ایک پوتے مکرم مصطفی صدیقی صاحب (مربی سلسلہ) آجکل عربی ڈیسک یوکے میں کام کر رہے ہیں۔

مکرمہ مسعودہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (میری لینڈ امریکہ)

23 ؍جون 2023ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ملک علی حیدر صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، محنتی، نافع الناس، ایک نیک ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ لمبی بیماری کو بہت صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم اعجاز احمد ملک صاحب (میری لینڈ۔امریکہ)

22؍جولائی 2023ء کو83؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ پاکستان کے صوبہ سرحد میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر کام کرتے رہے اور بہت ایمانداری اور سادگی سے زندگی گزاری۔ ضلع مردان میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال چارسدہ جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1992ء میں امریکہ منتقل ہوئے اور لمبا عرصہ بطور لوکل سیکرٹری وصایا خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کو عمرہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی مکمل ادائیگی بھی کر چکے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم دانش احمد ملک صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ ثالثہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ مکرم مسعود ملک صاحب (نائب امیر امریکہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی مثال دو طرح کی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی مثال دو طرح کی ہے۔ ایک وَابِل کی یعنی موٹے قطروں والی تیز بارش کی اور دوسرے طَلّ کی یعنی کمزور ہلکی بارش بالکل پھوار جیسے پڑتی ہے یا شبنم کی۔ زیادہ کشائش رکھنے والا تو دین کی خاطر بہت خرچ کرتا ہے یا کر سکتا ہے لیکن غریب آدمی یہ حسرت رکھ سکتا ہے اسے خیال آسکتا ہے کہ یہ تو خرچ کر کے مالی قربانی میں بڑھ رہا ہے، امیر آدمی بڑی بڑی رقمیں دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بن رہا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے والا بن گیا ہے یا بننے کی کوشش کر رہا ہے یا بن جائے گا۔ میرے پاس تو معمولی رقم ہے میں کس طرح اس کے برابر پہنچ سکتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح زرخیز زمین کو تھوڑی بارش یا شبنم سے بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے اسی طرح کشائش نہ رکھنے والے کی تھوڑی قربانی طلّ کا درجہ رکھتی ہے اور وہ بھی جو تھوڑی قربانی ہے پھل پھول لانے میں کم کردار ادا نہیں کرے گی۔ قربانیوں کا پھل تو اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، ہر عمل کو پھل تو اللہ تعالیٰ نے لگانا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے حالات اور تمہاری نیتیں جانتا ہے اس لیے وہ تمہاری تھوڑی قربانیوں کو بھی دو چند بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر پھل لگائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آج ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔

صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ کس طرح ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے اس میں سے ایک درہم کی قربانی کر دی اور ایک شخص کے پاس بے شمار دولت اور جائیداد تھی اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم کی قربانی دی۔ (سنن النسائی کتاب الزکاۃ باب جھد المقل حدیث 2528)

اس کی ایک لاکھ درہم کی قربانی اس کی دولت کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ پس اللہ تعالیٰ تو نیتوں کو پھل لگاتا ہے اور اس عمل کو پھل لگاتا ہے جو ان حالات میں کیے جاتے ہیں۔ غریب کی بھی تسلی فرما دی کہ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری تھوڑی قربانیوں کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ تھوڑی قربانیاں بھی جہاں تمہارے ایمانوں کو مضبوط کرنے والی ہیں وہاں جماعت کی مضبوطی کے بھی سامان کرتی ہیں۔ **پس اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک جذبہ سے دی ہوئی قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتی ہیں۔**

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 7؍جنوری 2022ء)

سانحہ ہائے ارتحال
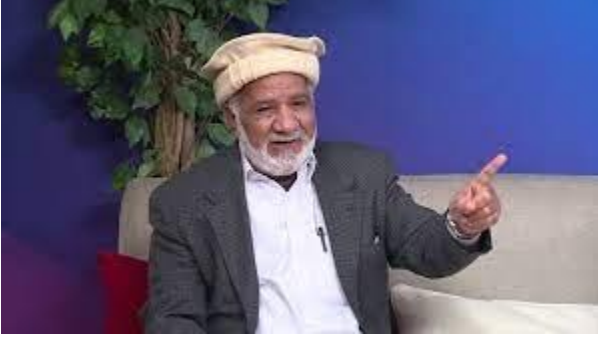
مکرم عبدالکریم قدسی: معروف شاعر مکرم عبدالکریم قدسی 9 نومبر 2023ء کو فریڈرکس برگ، ورجینیا میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم عبدالکریم قدسی 6 جون 1946ء کو کرتو، ضلع شیخوپورہ، پاکستان میں پیدا ہوئے۔ 1968ء میں ملازمت کی خاطر لاہور تشریف لے گئے۔ آپ نے 2013ء میں سری لنکا ہجرت کی۔ 2016ء میں امریکہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ اردو اور پنجابی کے معروف شاعر تھے۔ آپ کے بہت سے مجموعہ ہائے کلام چھپ چکے ہیں اور ان میں سے کچھ پر آپ کو قومی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

آپ کو پوری زندگی جماعت کی خدمت اور خلافت احمدیہ کے پیغام کی اشاعت کی توفیق ملی۔

آپ کے لواحقین میں اہلیہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم عبدالکریم قدسی مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمہ نسیمہ لئیق: مکرمہ نسیمہ لئیق ممبر ڈیٹرائٹ جماعت Johns Hopkins ہسپتال، میری لینڈ میں ایک لمبے عرصہ تک زیرِ علاج رہنے کے بعد 14 نومبر، 2023ء کی صبح انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم ڈاکٹر سید تنویر احمد (ڈیٹرائٹ)، مکرم سید عزیز احمد (سیاٹل) اور مکرمہ سیدہ حمیرا احمد کی والدہ تھی اور مکرم سلمان اختر (میری لینڈ) کی ساس تھیں۔ آپ کے شوہر مکرم سید لئیق احمد مرحوم کو 28 مئی 2010ء میں ماڈل ٹاؤن مسجد لاہور میں شہید کر دیا گیا تھا۔ احمدیت، اسلام کی راہ میں اپنے شوہر کی شہادت نے مرحومہ کے ایمان کو اور مضبوط کر دیا۔

مرحومہ مکرمہ نسیمہ لئیق یکم جنوری 1940ء کو بھاگلپور، بہار، ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محبوب الحسن مرحوم احمدی نہیں تھے جبکہ آپ کی والدہ مکرمہ ام الوراء مرحومہ احمدی تھیں۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت ان کے Grand Parents کے ذریعہ سے آئی جو کہ فدائی مخلص احمدی تھے۔

مرحومہ نسیمہ لئیق خود بھی نہایت مخلص احمدی تھیں۔ آپ کے آٹھ بچوں میں سے سات خدا کے فضل سے موصی ہیں اور مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے ان تھک محنت سے تمام بچوں کو تعلیم دلوائی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ان کی اولاد میں جماعت کی محبت دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے:

ڈاکٹر سید تنویر احمد (ڈیٹرائٹ، مشی گن، یو ایس اے)

ڈاکٹر رباب احمد یو کے، لندن

حمیرا احمد میری لینڈ، امریکہ

ڈاکٹر حجاب احمد، کینیڈا

سید عزیر احمد سیاٹل، امریکہ

سید محمد احمد ٹورانٹو، کینیڈا

نزہت احمد، Walsall، ویسٹ مڈلینڈز، یو کے

سید قمر احمد، Huddersfield یو کے

ثبات قدم اور کفار کے مقابلہ پر نصرت الٰہی کی دعا

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت طالوت (جدعون) جب اپنے دشمن جالوت کے مقابل پر نکلے تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کی اور ان کے دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۝

(البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

مغفرت، رحم اور دشمن کے مقابل نصرت طلبی کی جامع دعا

یہ دعائیں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پر مشتمل ہیں۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کے لیے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش کے اس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ (تفسیر طبری جزء3، صفحہ 434)

سورۃ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل و عیال کو یاد کراؤ۔ کیونکہ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دعا پر مشتمل ہیں۔ (سنن الدارمی کتاب فضل القرآن سورۃ فاتحہ)

اس جگہ ان دونوں آیات کا صرف دعائیہ حصہ دیا جا رہا ہے:

سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۗ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ۝

ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔

اے ہمارے ربّ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا وقفه وَاغۡفِرۡ لَنَا وقفه وَارۡحَمۡنَا وقفه اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۝

اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

(خَزِيۡنَةُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 7,6,5)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂِ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂِ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءِ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂِ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیِ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂِ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂِ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
5-14 جنوری،جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
6-7 جنوری،ہفتہ تا اتوار	لوکل،معاون تنظیمیں،ریویو 2023ء،منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-14 جنوری،جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام،ڈیلس
14 جنوری،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15 جنوری،پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے،لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری،ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو(طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری،اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری،اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری،ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری،اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
29 جنوری،پیر	ڈے آن دی ہِل(Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 1-10 فروری،جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل،واشنگٹن
3-4 فروری،ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری،جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11 فروری،اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
17 فروری،ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
19 فروری،پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری،اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 1-10 مارچ،جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ،ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء،دارالقضا،امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
2-3 مارچ،ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-3 مارچ،ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ،اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
8-10 مارچ،جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring) کانفرنس(LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک،نارتھ ورجینیا
9 مارچ،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
10-9مارچ، ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
10مارچ، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12مارچ۔9اپریل، منگل تامنگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16مارچ، ہفتہ	وقفِ نَو اویئرنس ڈے (Awareness Day)، بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17مارچ، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے، Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
25-19مارچ، منگل تاپیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24مارچ، اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 10-1 / اپریل، پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-6 / اپریل، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 / اپریل، بدھ	عیدالفطر	لوکل	**جماعت**
14 / اپریل، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
28-26 / اپریل، جمعہ تااتوار	مجلس شورٰی، جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی 5-3 مئی، جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
5-4 مئی، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 مئی، ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟ 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12 مئی، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
19-17 مئی، جمعہ تااتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن، میساچیوسٹس
19 مئی، اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی، پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 2-1 جون، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-1 جون، ہفتہ تااتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
10-1 جون، ہفتہ تاپیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
16-7 جون، جمعہ تااتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
8جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9جون، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
16-15 جون، جمعہ تااتوار	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ (لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16 جون، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے، Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17جون،پیر	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
22جون،ہفتہ	وقفِ نَوکا کرداراور ذمہ داریاں EST 9-7:30بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
28-30جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
جولائی 4جولائی،جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-7جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
6-7 جولائی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
14 جولائی،اتوار	Qur'an Talks،EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-20 جولائی،اتوار تاہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26-28 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29جولائی تا8اِگست،پیر تاجمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن ووَقفِ عارضی	
اِگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/اگست،ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار(Webinar)،7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
10/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
11/اگست،اتوار	Qur'an Talks،EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11/اگست،اتوار	وصایاویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
11-17/اگست،اتوار تاہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس(طلباءوطالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ(طلباء) ساؤتھ ورجینیا،ورجینیا(طالبات)
22-23/اگست،جمعرات تاجمعہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-25/اگست،جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
ستمبر 30/اگست تایکم ستمبر،جمعہ تااتوار	MSLM24کانفرنس	AAMS, AWSA,AMMA , IAAAE	آرلینڈو،فلوریڈا
31/اگست تا 2 ستمبر،ہفتہ تاپیر	لیبرڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
7-8ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8ستمبر،اتوار	Qur'an Talks،EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13-22ستمبر،جمعہ تااتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس،اوہائیو
15ستمبر،اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم،یو ایس اے	AAMS	TBD
21ستمبر،ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈیمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
30-21 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
اکتوبر 10-1 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-4 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
6-5 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-11 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14-12 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27-26 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 3-2 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
10-8 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ	لجنہ اماء اللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِونگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 10-1 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
8-7 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار (Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
29-27 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا